

# حقایق مصحف فاطمه

علیها السلام



تألیف:

کرار حسین اظهري مبارکپوري



# حقائق

## مصحف فاطمه عليها السلام

﴿تأليف﴾

کترار حسین اظہری مبارکپوری نزیل حوزہ علمیہ قم مقدسہ ایران



مؤسسه نشر امام لیتنظری

خیابان چهارمردان - کوچه ۱۷ مقابل مسجد گذر قلعه ایران - قم

موبائل: ۰۹۱۲۱۱۲۰۹۳۵

فون: ۷۷۷۲۶۷۸-۲۵۱-۰۰۹۸

فاکس: ۷۷۴۵۶۴۰

تلفن: ۷۷۳۶۷۶۰



## شناختنامہ

نام کتاب:.....حقائق مصحف فاطمہ علیہا السلام  
 مؤلف:.....کرار حسین اظہری مبارکپوری نزیل حوزہ علمیہ قم مقدسہ ایران  
 اصلاح و نظر ثانی:.....صدر العلماء حجۃ الاسلام الحاج علامہ مسرور حسن صاحب قبلہ مجیدی مبارکپوری واعظ قمی  
 ناشر:.....مؤسسہ امام المنتظر (عج) قم مقدسہ ایران  
 تعداد:.....ایک ہزار  
 کمپوزنگ:.....محمد رضا اظہری (فرزند مؤلف و دیگر افراد خانوادہ)  
 مطبع:.....مطبع وفا - جزایری  
 طبع اول:.....۱۳۸۶ھ ش، ۱۴۲۷ھ  
 شابک:.....۹۶۴-۷۴۰۸-۸۰-۳

قیمت: ۲۷۰۰ تومان

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

✽ مؤلف سے خط و کتابت کا پتہ ✽

اظہری کتب خانہ محلہ شاہ محمد پور مبارک پور

کرار حسین اظہری ابن جناب منزل حسین صاحب منزل مرچن مبارک پور ضلع اعظم گڑھ (یو۔ پی) ہندوستان۔ پین کڈ 276404 فون: 0091.5462.329259  
 ایران قم۔ میدان سعیدی انتہائے کوچہ رزائی (9) پلاک 146۔ فون و فیکس نمبر: 0098.251.6610614 (اظہری فون: 6629643)

✽ ناشر سے خط و کتابت کا پتہ ✽

ایران قم۔ خیابان انقلاب کوچہ نمبر (17) رویدئے مسجد گذر قلعہ مؤسسہ امام المنتظر (عج) فون نمبر 7736760

پاکستان: لاہور ماڈل ٹاؤن ایچ بلاک حوزہ علمیہ جامعہ المنتظر موبائل: 3004132218



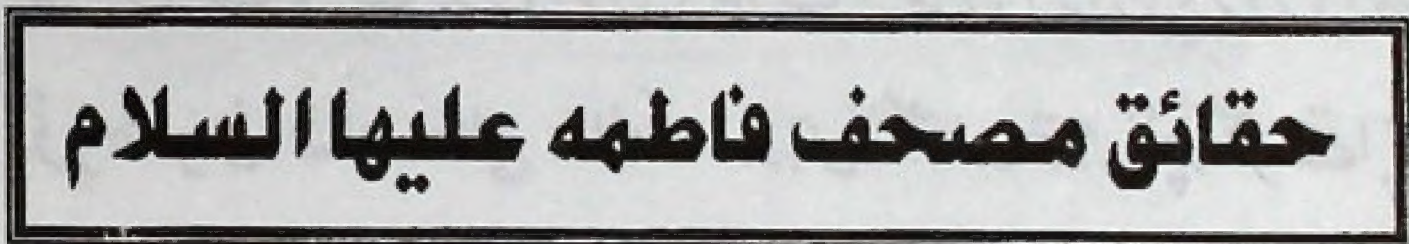
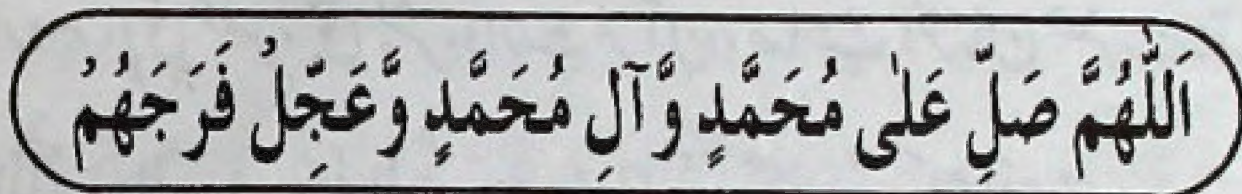
## اهداء

حضرت صدیقہ طاہرہ، جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جن کے نام نامی سے یہ ”مصحف مقدس“ منسوب ہے..... اور ان کے دو فرزند مداردہر، ولی عصر، منجی بشر، وارث قرآن، صاحب الزمان حضرت بقیۃ اللہ عجّل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف جو اس ”مصحف“ کے محافظ ہیں..... نیز ان کے نائب برحق، بانی انقلاب اسلامی ایران، روح اللہ امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کو، جو اس ”مصحف مقدس“ پر مفتخر تھے اپنی یہ حقیر کاوش، نذر کرتا ہوں۔ ”کز قبول افتد زہب عرو مشرفہ“

کرار حسین اظہری مبارک پوری







NAME:.....نام:

FATHER'S NAME:.....نام والد:

DATE:.....تاریخ:

TEL:.....فون نمبر:

ADDRESS:.....پتہ:

.....

.....

.....



## ﴿قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾

نَضَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاَهَا وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا : خدا

خوش کرے اس بندہ کو جو میری باتوں (حدیثوں) کو سنے (لکھے) اور جس نے نہیں سنا

ہے اس تک پہنچائے۔ (رسالہ پیامبرائی: شہید مطہریؒ، ص ۶۴، بحوالہ کافی: ۱/۴۰۳)

## ﴿دعائے سلامتی امام زمان علیہ السلام﴾

محدث قمیؒ نے تیسیوس (۲۳) شب قدر کے اعمال میں تحریر فرمایا

ہے: اس شب بلکہ ہر وقت امام زمانہ حضرت حجت (عَجَّلَ اللَّهُ تَعَالَى

فَرَجَهُ الشَّرِيف) کی سلامتی کے لئے اس دعا کی تکرار کرتا رہے: اَللّٰهُمَّ

كُنْ لَوْ لِيكَ الْحُجَّةُ بْنُ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ

فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا

وَدَلِيلًا وَعَيْنًا حَتَّى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ طَوْعًا وَتُمَتِّعَهُ فِيهَا

طَوِيلًا. (مفتاح الجنان: محدث قمیؒ، باب ۲، فصل ۳، ص ۴۱۷، ۴۲۶ نمبر ۴)

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ﴾

❀ مومنین کرام ہر شب و روز کم سے کم ایک مرتبہ ضروریہ دعا پڑھیں ❀



۵ دسمبر ۱۳۸۵

باسمہ تعالیٰ

شعبہ ۶ - آذر ۱۳۸۵  
شماره ۶۴ - ۱۸ - ۱۲

مرکز تحقیقاتی علوم اسلامی

مدرسہ عالی فقہ و معارف اسلامی (حجتیہ)



﴿الحمد لله رب العالمین﴾

با احترام۔ بدینوسیله از طرف مدرسہ عالی فقہ و معارف اسلامی مجوز

داده می شود کہ طلبہ محترم جناب آقای کرار حسین اظہری پایان نامہ

خوبش را با عنوان "حقایق مصحف حضرت فاطمہ (س)، بہ زبان اردو در

داخل کشور جمهوری اسلامی ایران و یا خارج از کشور بہ چاپ برساند۔



آدرس: قسم - خیابان حجتیہ - مدرسہ مبارکہ حجتیہ - تلفن: ۷۷۴۲۰۸۶ - فکس: ۷۷۴۶۸۵۵  
IRAN - QOM - Tel: 7742086 - Fax: 7746855

### ..... اجازت اشاعت .....

احترام کے ساتھ "مدرسہ عالی فقہ و معارف اسلامی" (سابق مدرسہ حجتیہ) کی جانب سے محترم طالب علم جناب کرار حسین اظہری کو یہ اجازت دی جا رہی ہے کہ وہ "حقائق مصحف فاطمہ علیہا السلام" نام کے اپنے "پایان نامہ" (تھیسز) کو اردو زبان میں جمہوری اسلامی ایران کے اندر اور بیرونی ممالک میں نشر کریں، روز بروز ان کی توفیقات میں اضافہ ہو۔  
(حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے مصطفیٰ محامی (دام ظلہ العالی)

مدیر مدرسہ عالی فقہ و معارف اسلامی۔ (۲۷ نومبر ۲۰۰۶ء، ۵ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ ق)



## عرض ناشر

مؤسسہ امام الممتظر (عج) نے معارف الہی سے فیضیاب ہونے والے مومنین کے لئے عملی اور تحقیقی موضوعات پر مشتمل کتب کی نشر و اشاعت کی سعادت حاصل کی ہے۔

ان میں سے ایک موجودہ کتاب ”حقائق مصحف فاطمہ سلام اللہ علیہا“ ہے یہ اردو معاشرہ میں اپنی نوعیت میں ایک منفرد کتاب ہے جو شائع ہو رہی ہے اس میں تمام بحثوں کو مختلف ابواب میں ہر پہلو سے تحقیق کر کے علماء اور مؤلفین کے نظریات کو پیش کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں جو بعض اعتراضات کئے گئے ہیں ادلہ کے ساتھ ان کے محکم جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔

✽ مصحف فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ائمہ ہدی علیہم السلام:

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا:

”نَحْنُ حُجَجُ اللَّهِ عَلَى الْبَرَايَا وَ جَدَّتُنَا فَاطِمَةُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا حُجَّةٌ عَلَيْنَا.“

”ہم لوگوں پر خدا کی حجت ہیں اور ہماری جدہ حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام ہم پر حجت ہیں۔“

معصوم علیہ السلام کے اس فرمان کی روشنی میں جو بات واضح اور آشکار ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا ”علم“ ہماری ”جدہ ماجدہ“ کی جانب سے ہے۔

مصحف فاطمہ علیہا السلام پر ائمہ ہدی علیہم السلام کی خاص توجہ تھی اور اس مضمون پر یہ جملہ ملتا ہے: ”مصحف ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔“

کتاب مصحف کا شمار، ودائع (وتبرکات) امامت میں ہے جو وراثت کے طور پر ائمہ علیہم السلام کو ملی ہے جو اس وقت امام عصر حضرت حجتہ بن حسن عسکری علیہا السلام کے پاس موجود و محفوظ ہے۔



## ❁ مصحف اور مکتب تشیع:

”مصحف“ مکتب تشیع پر تہمت نہیں بلکہ ایک فخریہ اعزاز ہے جسے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصیت نامہ میں ذکر فرمایا ہے: ”ہمیں فخر ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام جس کے مطالب و مندرجات حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو الہام کئے گئے یہ کتاب ہماری ہے۔“

## ❁ حقیقت مصحف:

مصحف ایک واضح اور آشکار حقیقت ہے جس کے مطالب، قرآن مجید میں نہیں ہیں اس کا حجم، قرآن مجید کے تین (۳) برابر ہے، پیغمبر اسلام کی وفات کے بعد ملائکہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی تسلی و دلا سے لئے روزانہ آتے، آپ کے غم کو ہلکا کرتے اور گفتگو میں قیامت تک زمین پر ہونے والے چھوٹے بڑے واقعات کو بیان کرتے تھے اسی وقت حضرت علی علیہ السلام اپنے قلم مبارک سے ان مطالب کو تحریر فرما لیتے تھے خلاصہ یہ کہ ”مصحف“ کے تمام مطالب و مضامین صرف تاریخی حوادث اور ملائم و فتن پر مشتمل ہیں۔

آخر میں مؤسسہ امام المنتظر (عج) اس تحقیقی مجموعہ کے مؤلف حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ کرار حسین اظہری (مبارک پوری اعظمی ہندی نزیل قم مقدسہ) دامت توفیقاتہ کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے بہت زیادہ زحمت اور کوششوں کے نتیجے میں اسے تکمیل کے مرحلہ تک پہنچایا ہماری دعا ہے کہ خداوند متعال ان کی توفیقات خیر میں مزید اضافہ کرے۔ (آمین)

مؤسسہ امام المنتظر (عج) قم مقدسہ ایران

مورخہ ۱۱/ ذی قعدۃ الحرام ۱۴۲۷ھ قمری ۱۲/ ۹/ ۱۳۸۵ھ شمسی

روز ولادت با سعادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام





## فہرست عناوین

### عناوین ..... صفحہ نمبر

۲.....	اہداء.....
۴.....	شنانامہ۔ خط و کتابت کا پتہ.....
۵.....	حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہمیت تبلیغ.....
۵.....	ہر وقت حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی سلامتی کے لئے دعا کی تاکید.....
۷.....	عرض ناشر.....
۹.....	فہرست.....
۲۳.....	تقریظ (۱) حجۃ الاسلام والمسلمین آیت اللہ آقائے سید ہاشم حسینی بوشہری دامت برکاتہمدیر حوزہ علمیہ قم مقدسہ ایران.....
۲۵.....	تقریظ (۲) حجۃ الاسلام والمسلمین آیت اللہ آقائے جعفر الہادی دامت برکاتہمدیر حوزہ علمیہ قم مقدسہ ایران.....
۲۹.....	تقریظ (۳) حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے ڈاکٹر احمد عابدی دامت برکاتہمدیر حوزہ علمیہ قم مقدسہ ایران.....
۳۱.....	تقریظ (۴) حجۃ الاسلام والمسلمین صدر العلماء الحاج علامہ سرور حسن مجیدی قمی مبارکپوری دام ظلہ العالی (ہندوستان).....
۳۶.....	تقریظ (۵) حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا سید حسین مہدی حسینی قمی دام ظلہ العالی ممبئی (ہندوستان).....
۴۳.....	مفت کتب.....



## باب اول

### تعریف مصحف

- ۵۱..... تعریف لغوی مصحف
- ۵۶..... فرق بین صحف و مصحف
- ۵۷..... لفظ مصحف کے حرکات
- ۵۸..... لفظ مصحف کی مزید وضاحت
- ۵۹..... تعریف اصطلاحی مصحف
- ۶۰..... خلاصہ معنی مصحف
- ۶۱..... کیا مصحف، قرآن کا خصوصی نام ہے؟
- ۶۱..... معیار شناخت معنی مصحف
- ۶۳..... لفظ مصحف، نزول قرآن کے بعد
- ۶۳..... کیا خود قرآن نے اپنے کو مصحف بتایا؟
- ۶۵..... قرآن میں قرآن کے اسماء و صفات (۶۷ عدد)
- ۷۳..... نام پر بلا وجہ اعتراض!
- ۷۴..... کیا پیغمبرؐ نے قرآن کو مصحف کہا؟
- ۷۴..... لفظ مصحف و صحابہؓ
- ۷۵..... روایات اہل سنت پر اشکالات



میں زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں پھر بھی مزید اطمینان و یقین کے لئے دونوں  
گروہ کے اقوال کو ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے:

### عدم تحریف قرآن کے سلسلے میں اقوال علمائے اہل سنت:

(۱) عبدالرحمن جزیری نے کتاب ”الفقه علی المذاهب الاربعہ“ میں  
کہا: جو روایات بتاتی ہیں کہ قرآن کے بعض حصے، قرآن میں داخل نہیں یا اس کا کچھ  
حصہ حذف ہو گیا ہے تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسی روایات کو جھٹلائیں اور ان  
کو بیان کرنے والے راویوں کے لئے بددعا کریں کہ ان کا ٹھکانا برا ہو۔ [۱۷]

(۲) زرکشی نے کتاب برہان میں آیہ ”إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ  
لَحَافِظُونَ [۱۸] وَ إِنَّا عَلَيْنَا جَمْعُهُ وَقُرْآنُهُ [۱۹]: بیشک ہم ہی نے قرآن  
نازل کیا اور ہم ہی تو اس کے نگہبان بھی ہیں اس کا جمع کر دینا اور پڑھوا دینا تو یقینی  
ہمارے ذمہ ہے۔“ کے بعد کہا: امت کا اجماع ہے کہ اس سے مراد قرآن مجید کا  
محفوظ ہونا ہے تاکہ مکلفین اس پر عمل کر سکیں نیز اسی طرح قرآن مجید، وجوہ غلط  
و تخلیط سے محفوظ ہے۔ [۲۰]

(۳) قاضی نے کہا: اخبار آحاد کو دیکھ کر یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ عبداللہ، ابی  
بن کعب، زید، عثمان، علی یا ان کی کسی اولاد یا ان کے خاندان کی طرف یہ نسبت  
دیں کہ وہ خدا کی کتاب کی کسی آیت یا کسی حرف کا انکار کرتے ہیں یا بدلتے



ہیں یا جو قرأت رائج ہے اس کے خلاف پڑھتے ہیں یہ بات بہت نامناسب ہے  
سننے کے قابل نہیں بلکہ ہمارے زمانہ میں ادنیٰ مومنین کے بارے میں ایسی نسبت  
دینا مناسب نہیں ہے۔ [۲۱]

(۴) ابو الحسن علی بن اسماعیل اشعری کہتے ہیں: قطعاً قرآن مجید میں کچھ  
اضافہ نہیں ہوا ہے اور قاعدۃ ایسی چیز ممکن ہی نہیں۔ [۲۲]

یہ وہ حقائق ہیں جنہیں علمائے اہل سنت نے قبول کیا ہے ان کے علاوہ خود اہل  
سنت میں کچھ ایسے علماء بھی موجود ہیں جو صرف اس بات کے قائل نہیں کہ قرآن  
مجید میں تحریف نہیں ہوئی بلکہ وہ اس سے بھی بڑھ کر کہتے ہیں: ”شیعہ بھی تحریف  
کے قائل نہیں ہیں“ ذیل میں ان کے کلمات اور نظریات کو نقل کیا جا رہا ہے: [۲۳]  
(۵) رحمت اللہ ہندی اپنی کتاب اظہار الحق میں لکھتے ہیں:

بارہ اماموں کے ماننے والے اکثر شیعہ علماء کے نزدیک قرآن مجید ہر طرح  
کی تحریف اور تبدیلی سے محفوظ ہے ان کے بعض علماء (اخباری) جو کہتے ہیں کہ  
”قرآن میں کمی واقع ہوئی ہے“ شیعوں کے نزدیک یہ نظریہ غلط ہے وہ ایسے علماء  
کی باتیں قبول نہیں کرتے ہیں۔ [۲۴]

(۶) ہم عصر استاد ڈاکٹر محمد عبداللہ دراز بھی قائل ہیں کہ شیعہ، تحریف کو قبول  
نہیں کرتے وہ کہتے ہیں: صرف موجودہ قرآن، جہان اسلام میں وہ منفرد کتاب  
ہے جو تیرہ سو سال کی طولانی مدت میں رائج رہی ہے شیعوں کے درمیان بھی یہی



رواج رہا ہے... [۲۵]

(۷) شیخ محمد مدنی الازہری یونیورسٹی کے شعبہ دینیات کے استاد کہتے ہیں:  
ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں ایسے شخص سے جو یہ کہے: ”شیعوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن ناقص ہے۔“ ان کی کتابوں میں صرف کچھ روایات اس طرح کی ملتی ہیں مگر ویسی ہی روایات ہماری کتابوں میں بھی موجود ہیں فریقین کے محققین ان ساری روایات کو ضعیف جانتے ہیں انھوں نے ایسی روایات کے باطل و غلط ہونے کو واضح طور پر بیان کیا ہے... جو شخص چاہے وہ سیوطی کی لکھی ہوئی کتاب ”الافتان“ اور اسی جیسی دوسری کتابوں کا مطالعہ کر کے یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ ہم ایسی روایات کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ [۲۶]

مصر کے ایک شخص ”ابن الخطیب محمد عبد اللطیف“ نے ”الفرقان“ نام کی ایک کتاب لکھی اس میں اس طرح کی جھوٹی، جعلی اور متروک روایات کو بھر دیا ان تمام روایات کو خود اہل سنت کی کتابوں سے نقل کیا ہے تو کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اہل سنت، قرآن مجید کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں؟ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن میں کمی واقع ہوئی ہے اس کی دلیل فلاں روایت ہے جسے فلاں راوی نے بیان کیا ہے یا فلاں کتاب میں اسے لکھا ہے؟

شیعوں کا بالکل یہی نظریہ ہے اس طرح کی کچھ روایات ان کی کتابوں میں ہیں ویسی ہی روایات ہماری کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ [۲۷]



(۸) فاضل معاصر ڈاکٹر محمد تیجانی سماوی کہتے ہیں: اگر آپ مشرق سے مغرب تک اور پھر شمال سے جنوب تک پوری دنیا میں تمام اسلامی ممالک کی سیر کریں تو بغیر کسی کمی و زیادتی کے یہی قرآن ہر جگہ ملے گا اور تحریف قرآن کے سلسلہ میں شیعوں کو جو غلط نسبت دی جاتی ہے وہ صرف ان کی عیب جوئی اور بدنامی کے لئے ہے کیوں کہ شیعوں کے عقائد میں کہیں بھی اس کا کوئی اثر تک نہیں ہے... واقعاً اگر شیعوں کے پاس کوئی دوسرا قرآن ہوتا تو لوگوں کو ضرور اس کی خبر ہو جاتی۔

میں کبھی بھی اس عظیم واقعہ کو فراموش نہیں کر سکتا جب میں پہلی مرتبہ شیعوں کے علاقے میں سیر کرتے ہوئے پہنچا میرے ذہن میں اس طرح کی شیعوں کے خلاف اچھالی اور اڑائی ہوئی باتیں تھیں لہذا جب بھی میری نظر کسی بڑی و ضخیم [۲۸] کتاب پر پڑتی میں فوراً اسے لے کر ورق پلٹنے لگتا تھا کہ شاید وہ خیالی قرآن پا جاؤں مگر بہت جلد یہ خیال خام ختم ہو گیا اور مجھے پتہ چل گیا کہ یہ بھی شیعوں کے خلاف ایک جھوٹ اور سراسر تہمت ہے تاکہ [نادان] لوگ شیعوں سے بدگمان و بدظن ہو جائیں۔

ابھی ایسے بہت سے افراد موجود ہیں جو کتاب ”فصل الخطاب“ کو شیعوں کے خلاف بھڑکانے کا بہانہ بنا کر بے انصافی کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ سارے شیعہ تحریف کے قائل ہیں حالانکہ ایسی بہت سی کتابیں لکھی جاتی ہیں جن میں صرف کتاب لکھنے والے کی اپنی ذاتی رائے ہوتی ہے... [اگر ایسی کتابوں کی وجہ سے شیعہ کا تحریف کا قائل ہونا ثابت ہو جائے تو] اہل سنت و الجماعت،



شیعوں سے زیادہ تہمت و ملامت کے حقدار ہوں گے۔ [۲۹]

## عدم تحریف قرآن کے سلسلے میں اقوال علمائے شیعہ:

شیعہ بھی تمام مسلمانوں کی طرح موجودہ قرآن کو ایک آسمانی کتاب جانتے ہیں چوں کہ شیعہ، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعی پیرو ہیں اور بزرگان شیعہ نے اب تک قرآن مجید کی مختصر، متوسط اور ضخیم تقریباً دو ہزار [۳۰] تفسیریں حضرات معصومین علیہم السلام کے نورانی اقوال کی روشنی میں لکھی ہیں اور وہ اپنی نمازوں میں جو خداوند عالم کی سب سے بڑی عبادت اور ستون دین ہے اسی قرآن کے سوروں کی تلاوت کرتے ہیں اور اپنی مجلسوں و محفلوں اور دوسرے پروگراموں میں اسی کتاب خدا کی تلاوت کرتے ہیں اور نورانیت بخشتے ہیں محکم طور پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ موجودہ قرآن جو اس وقت دنیا کے تمام مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے یہ وہی ہے جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا نہ کم ہے نہ زیادہ یعنی قطعاً اس میں تحریف نہیں ہوئی ہے اس سلسلہ میں شیعہ بزرگ علماء کے اقوال نقل کئے جا رہے ہیں محقق معاصر حضرت آیت اللہ محمد ہادی معرفت دام ظلہ العالی اپنی گرانقدر کتاب ”مصونیت قرآن از تحریف“ میں لکھتے ہیں:

(۱) شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنے رسالہ اعتقادات میں تحریر فرماتے ہیں:



ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند عالم نے اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو قرآن نازل فرمایا وہ یہی ہے جو مجلد اور تمام لوگوں کے اختیار میں ہے اور قطعاً اس سے زیادہ نہ تھا اور قول مشہور کی بنا پر اس میں کل ایک سو چودہ (۱۱۴) سورے ہیں اور اگر کوئی شخص ہم شیعوں کی طرف نسبت دیتے ہوئے یہ کہے کہ ”قرآن اس سے زیادہ تھا“ تو وہ مسلم طور پر جھوٹا ہے۔ [۳۱]

(۲) شیخ مفید علیہ الرحمہ اوائل المقالات میں فرماتے ہیں:

بزرگ شیعوں کی ایک جماعت نے کہا ہے: ”قرآن مجید کا ایک سورہ، ایک آیت یہاں تک کہ ایک لفظ بھی کم نہیں ہوا ہے“ خود میرا بھی بالکل یہی عقیدہ ہے اس بات کا احتمال دینا کہ قرآن میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے اس کا باطل ہونا قطعی و مسلم ہے... [۳۲]

جس رسالہ میں آپ نے مسائل کے جواب دیئے ہیں اس میں فرمایا: اگر کوئی شخص اعتراض کرتے ہوئے یہ کہے: آپ حضرات کیسے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن میں کوئی کمی و زیادتی نہیں ہوئی ہے جب کہ (روایات کی روشنی میں) اماموں نے بعض آیات کی قرائت، موجودہ قرآن کے خلاف کی ہے منجملہ:

آیت (۱) ”كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ“ کو ”كُنْتُمْ خَيْرَ أَيْمَةٍ“  
آیت (۲) ”وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا“ کو ”أَيْمَةً  
وَسَطًا“ پڑھا ہے!



ہم جواب دیں گے: یہ سب اخبار آحاد ہیں ان کے صحیح ہونے پر ہمیں اطمینان نہیں ہے لہذا ان کے بارے میں سکوت اختیار کریں گے اور جو کچھ قرآن مجید میں موجود ہے اس سے عدول نہیں کریں گے۔

اس کے علاوہ جواب میں یہ کہنا بھی ممکن ہے: قرآن مجید کے لئے ان موارد میں دو قرائت نازل ہوئی ہیں ایک تو وہی جو قرآن میں موجود ہے اور دوسری وہ قرائت ہے جو روایات آحاد میں وارد ہے اہل سنت بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ قرآن مختلف صورتوں میں نازل ہوا ہے۔ [۳۳]

(۳) محدث بزرگوار فیض کاشانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اگر یہ روایات [جن سے تحریف کا توہم ہوتا ہے] صحیح ہوں تو موجودہ قرآن پر کوئی اعتماد ہی نہیں رہ جائے گا جب کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے: وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ: اور یہ قرآن تو یقینی ایک عالی رتبہ کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو اس کے آگے ہی پھٹک سکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے۔ [۳۴]

نیز دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ:

بیشک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی تو اس کے نگہبان بھی ہیں۔ [۳۵، ۳۶]

(۴) قاضی القضاۃ محقق کرکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جن روایات میں یہ وارد ہے: ”جبرئیل جو قرآن لائے تھے وہ اہل بیت یا

قائم آل محمد علیہم السلام کے پاس موجود ہے۔“ ان سے مراد یہ ہے کہ قرآن کی مکمل



حقیقی تفسیر و تاویل صرف اہل بیت علیہم السلام کے پاس ہے۔ [۳۷]  
(۵) جمہوری اسلامی ایران کے عظیم الشان بانی اور رہبر امام خمینی علیہ الرحمہ  
نے تہذیب الاصول میں فرمایا:

قرآن مجید کے جمع، حفظ و ضبط، قرائت و کتابت کے سلسلہ میں مسلمانوں  
نے جس قدر اہتمام کیا ہے اگر کوئی اس پر غور و فکر کرے تو تحریف کا جو خیال خام  
ہے اس کا باطل ہونا ثابت ہو جائے گا تحریف کے قائلین نے جن روایات کو اپنی  
دلیل قرار دیا ہے وہ اس قدر ضعیف ہیں کہ ان سے استدلال نہیں کیا جاسکتا یا وہ  
جعلی ہیں اور ان کے جعلی ہونے کی علامتیں ہر طرف سے آشکار ہیں یا ان کا مفہوم  
اس قدر اجنبی اور حقیقت سے دور ہے کہ ان پر اعتناء نہیں کیا جاسکتا اس سلسلہ میں  
کچھ ایسی صحیح روایات بھی ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ تحریف صرف قرآن کی تفسیر و تاویل  
میں ہوئی ہے اس کے الفاظ اور عبارتوں میں نہیں ہوئی ہے۔

ہمارے نظریہ کا خلاصہ یہ ہے کہ کتاب عزیز [قرآن مجید] بالکل وہی ہے جو  
تمام لوگوں کے اختیار میں اور ایک جلد کے اندر موجود ہے اس میں کسی طرح کی کمی  
یا زیادتی نہیں ہوئی ہے البتہ قرائتوں میں جو اختلاف ہے وہ ایک جدید مسئلہ ہے  
یہ قاریوں کے اپنے اپنے ذاتی اجتہاد کی بنا پر پیدا ہوا ہے اس کا وحی الہی (جسے روح  
الامین قلب سید المرسلین (ص) پر نازل کئے تھے) سے کوئی رابطہ اور واسطہ نہیں  
ہے۔ [۳۸] تحریف کا دعویٰ، محققین شیعہ و سنی کے نزدیک بالکل غلط اور ایکدم سے



بے بنیاد ہے... [۳۹]

## نظریہ بزرگان دیگر:

دوسرے شیعہ علماء کا بھی یہی عقیدہ ہے یا خود انھیں کی تالیفات میں یہ اقوال و نظریات موجود ہیں یا دوسروں نے ان کے اقوال کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے مثلاً قول سید مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو امین الاسلام طبرسی نے مجمع البیان میں نقل فرمایا ہے... ذیل میں فہرست وار کچھ دوسرے علماء کے بھی اسمائے گرامی نقل کئے جا رہے ہیں:

۶۔ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ علیہ الرحمہ (مجمع البیان: ۱/۱۵۱، فن پنجم)

۷۔ محقق اردبیلی علیہ الرحمہ (مجمع الفائدة: ۲/۲۸۱)

۸۔ شیخ طوسی علیہ الرحمہ (تبیان: ۳/۱)

۹۔ علامہ طبرسی علیہ الرحمہ (مجمع البیان: ۱/۱۵۱، فن پنجم)

۱۰۔ علامہ حلی علیہ الرحمہ (اجوبة المسائل المہنائیة: ص ۱۲۱، مسألہ ۱۳)

۱۱۔ شیخ الفقہاء شیخ جعفر کاشف الغطاء علیہ الرحمہ (کتاب الصلوٰۃ من کتاب

القرآن: ص ۲۹۸، ۲۹۹ بحث ۷، ۸)

۱۲۔ محقق شیخ محمد حسین کاشف الغطاء علیہ الرحمہ (اصل الشیعہ و اصولہا: ص ۱۳۳)

۱۳۔ شیخ الاسلام محمد بن حسین شہبائی علیہ الرحمہ



۱۴۔ شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ

۱۵۔ محقق تبریزی علیہ الرحمہ (اثق الوسائل فی شرح الرسائل: ص ۹۱)

۱۶۔ علامہ بلاغی علیہ الرحمہ (تفسیر آلاء الرحمن: ۱/۲۵، ۲۷، مقدمہ پنجم)

۱۷۔ محقق بغدادی سید محسن اعرجی علیہ الرحمہ (شرح الوافیہ ابواب الحج، باب

حجۃ الکتاب، نسخہ خطی)

۱۸۔ امام سید شرف الدین عاملی علیہ الرحمہ (فصول المهمہ: ۱۶۴)

۱۹۔ سید محسن امین عاملی علیہ الرحمہ (اعیان الشیعہ: ۴۱/۱)

۲۰۔ علامہ امینی علیہ الرحمہ (الغدیر: ۱۰/۳)

۲۱۔ علامہ طباطبائی علیہ الرحمہ (تفسیر المیزان: ۱۲/۱۰۴ تا ۱۳۳)

۲۲۔ آیت اللہ العظمیٰ خوی علیہ الرحمہ (البیان: ص ۲۱۵ تا ۲۵۴) [۴۰]

آقائے برکات عاملی نے اپنی کتاب میں ۱۔ صدوق ۲۔ مفید ۳۔ علم الہدیٰ ۴۔

شیخ طوسی ۵۔ طبرسی ۶۔ علامہ حلی ۷۔ شیخ جعفر کاشف الغطاء کے اقوال کو نقل کرنے

کے بعد آخر میں فرمایا: جن حضرات کو اس سے زیادہ تفصیل کی ضرورت ہو وہ علامہ

محقق شیخ محمد ہادی معرفت کی کتاب ”صیانة القرآن من التحریف“ کی

طرف مراجعہ کریں انھوں نے بہت زیادہ اقوال کو نقل فرمایا ہے اور اسی طرح

علامہ سید میلانی نے بھی اپنی کتاب ”التحقیق فی نفی التحریف عن القرآن

الشریف“ میں علماء کے اقوال کو نقل فرمایا ہے۔ [۴۱]



- ۷۶..... لفظ مصحف اور علمائے متقدمین
- ۷۶..... لفظ مصحف اور علمائے متاخرین و معاصرین
- ۷۷..... (ج) خلاصہ

## باب دوم

### مصحف حضرت علیؑ

- ۸۱..... حضرت علیؑ جامع قرآن ہیں
- ۸۲..... خصوصیات مصحف حضرت علیؑ
- ۸۳..... کاش مصحف حضرت علیؑ موجود ہوتا!
- ۸۴..... کیوں مصحف علیؑ تک رسائی نہ ہوئی؟
- ۸۵..... کیوں مصحف علیؑ کو قبول نہ کیا؟
- ۸۶..... مصحف علیؑ اس وقت کہاں ہے؟

## باب سوم

### مصحف متعدد

- ۹۱..... کیا یہی قرآن، مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے؟



## روایات تحریف کے متعلق شیعوں کا عقیدہ:

مذہب شیعہ یہ اعلان کرتا ہے کہ اس کے مذہب میں ابھی تک کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی ہے جس کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ یہ ہو: ”اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب صحیح ہے۔“

شیعوں کا ایسا عقیدہ صرف خداوند عالم کی کتاب کے بارے میں ہے مذہب شیعہ کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ جو حدیث، خدا کی کتاب قرآن یا دلیل عقلی کے خلاف ہو اسے دیوار پر دے مارو خود شیعوں کا یہی موقف، قرآن کی تنزیہ (عدم تحریف) پر ایک عظیم دلیل ہے پس اگر کوئی روایت، قرآن و عقل کے خلاف ہو تو اس کے مطابق عمل نہیں کیا جائے گا چاہے اس کی سند، علم رجال کے اعتبار سے بالکل صحیح ہی کیوں نہ ہو بشرطیکہ وہ توجیہ و تاویل کے قابل نہ ہو۔ [۴۲]

شیعوں کا یہ عقیدہ کتنا بہترین عقیدہ ہے کیوں کہ شیعوں کے نزدیک عصمت صرف چودہ معصومین علیہم السلام میں منحصر ہے ان حضرات کے علاوہ کوئی علم اور اجتہاد کے جس قدر بھی بلند درجہ پر فائز ہو اس کی رفتار و گفتار اور اس کی تحریر و تقریر میں خطا و غلطی کا امکان ہے صرف ”امکان“ ہی نہیں بلکہ غلطی ”واقع“ بھی ہوئی ہے اس سلسلہ میں بہت سے نمونے اور دلائل موجود ہیں بزرگ علماء سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں جو تاریخ کے صفحات اور ان کی کتابوں میں محفوظ ہیں جن کا انکار



نہیں کیا جاسکتا ان کے نظریات شیعہوں کے عقائد حقہ کے سراسر خلاف ہیں دوسرے شیعہ علماء نے ان کو جواب دیا ہے مثلاً صاحب ”فصل الخطاب“ نے جو تحریف کا اپنا ذاتی عقیدہ اس کتاب میں ظاہر کیا شیعہوں ہی کی جانب سے اس کا جواب دیا گیا اسی باب کے آخر میں اس کی تفصیل آئے گی، ان شاء اللہ۔

عربی مثل ہے: لِكُلِّ عَالِمٍ هَفْوَةٌ: ہر عالم سے لغزش اور غلطی ہوتی ہے۔

ایک شیعہ کا دوسرے شیعہ کو جواب دینا بھی ایک واضح دلیل ہے کہ شیعہ ہمیشہ حق و حقانیت کی حمایت کرتا ہے وہ کسی شخص یا شخصیت کی خواہ مخواہ حمایت نہیں کرتا ہے اور نہ کسی سے مرعوب ہوتا ہے اس سلسلہ میں دوسری باتیں بھی پانچویں باب میں ”علامہ مجلسی“ کی نظر میں کتاب دلائل الامامہ کی اہمیت“ کے عنوان سے بیان کی جائیں گی۔

## روایات تحریف کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ:

اہل سنت کے علماء کے درمیان یہ مشہور ہے: ”جو کچھ صحاح ستہ (حدیث کی چھ معتبر کتابوں) میں لکھا ہے وہ سب کا سب صحیح ہے۔“

اہل سنت کے نزدیک قرآن مجید کے بعد صحاح ستہ میں سب سے زیادہ صحیح و معتبر کتابیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہیں لیکن ان کی دوسری کتابوں کی طرح ان دونوں کتابوں میں بھی روایات تحریف، موجود ہیں تو علمائے اہل سنت کی ان روایات



کے بارے میں کیا رائے ہے؟ کیوں کہ ان کے نزدیک صحاح کی تکذیب کرنا  
ممنوع ہے! [۴۳]

انھوں نے بعض روایات کے سلسلہ میں کنارہ کشی اور توجیہ و تاویل کی مگر پھر  
بھی بعض روایات میں ان کی یہ تاویل قابل قبول نہیں ہے خصوصاً وہ روایات جن  
میں یہ صراحت ہے کہ قرآن کا بعض حصہ، حذف ہو گیا ہے جیسا کہ آیہ رجم کے  
بارے میں عمر نے کہا یہ روایات سابقاً گزر چکی ہیں ان روایات کے بارے میں  
اہل سنت کا یہ نظریہ ہے کہ جو آیات موجود تھیں پھر حذف ہو گئیں جیسے آیہ رجم تو ان  
کی صرف تلاوت، نسخ ہوئی ہے لیکن جو لوگ نسخ تلاوت کے قائل ہیں وہ جس بات  
سے فرار کے لئے یہ کہہ رہے تھے اسی میں گرفتار ہو کر رہ گئے اسی لئے خود اہل سنت  
کے بعض علماء مثلاً جزیری اور سائیس وغیرہ نے قول نسخ کا انکار کیا ہے۔ [۴۴]

## روایات تحریف کے متعلق توجیہات:

ان توجیہات اور محال کو فریقین کے علماء نے ذکر کیا ہے:  
(۱) تفسیر پر حمل کرنا:

جو الفاظ بعض آیات میں اضافہ ہوئے ہیں وہ ان کی تفسیر کے عنوان سے ہیں  
چنانچہ سیوطی نے ابن مسعود سے جو روایت نقل کی ہے وہ اسی قبیل سے ہے ”ان  
علیاً مولیٰ المؤمنین“ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے تفسیر عیاشی میں یہی کلمات



اس طرح تبدیل ہو کر وارد ہوئے ہیں: ”بولاية علي بن ابي طالب (عليهما السلام)“ [۴۵] نیز ”اسمائے رجال“ سے متعلق روایت عیاشی بھی اسی قبیل سے ہے کیونکہ اس روایت کو حمل کریں گے کہ عصر رسالت میں کچھ ایسے قرآن موجود تھے جن میں ان افراد کے نام لکھے ہوئے تھے جن کے بارے میں وہ آیتیں نازل ہوئی تھیں۔ [۴۶]

(۲) تحریف معنوی پر حمل کرنا:

عاشور کے دن حضرت امام حسین علیہ السلام کا خطبہ بھی اسی قبیل سے ہے۔

(۳) سنت نبویہ پر حمل کرنا:

بعض نے آیہ رجم کے بارے میں کلام عمر کو سنت پر حمل کیا ہے اور کہا: اس سے مراد، قرآن نہیں ہے۔ [۴۷]

(۴) دعا پر حمل کرنا:

بعض نے مصحف ابی بن کعب کے بارے میں وارد شدہ روایت سیوطی کو دعا پر حمل کیا اور کہا: دوزخ اند سوروں سے مراد، دعا ہے۔

(۵) حدیث قدسی پر حمل کرنا:

جس آیہ رجم کے بارے میں عمر نے دعویٰ کیا بعض نے اسے حدیث قدسی پر حمل کیا اور کہا: وہ قرآن سے نہیں ہے۔

یہ تمام توجیہات، نامعقول ہیں لہذا سب سے بہتر یہ ہے کہ روایات تحریف کو



دیوار پردے ماریں۔

قرآن کریم کے بارے میں اہل بیت (علیہم السلام) کا موقف:  
گزشتہ بحثوں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ”مصحف فاطمہ“ (علیہا السلام)  
جس کا ذکر شیعہ اثنا عشری کی اہم کتابوں منجملہ کافی، بصائر اور بحار وغیرہ میں ہوا  
ہے وہ نہ تو قرآن ہے اور نہ قرآن کی جنس سے ہے یہاں پر تکمیل بحث کے لئے  
قرآن کریم کے بارے میں موقف اہل بیت (علیہم السلام) کو بیان کر دینا بہت  
مناسب ہے وہ قرآن جو تواتر کے ساتھ ہمارے ہاتھوں میں بغیر کسی کمی زیادتی اور  
تبدیلی کے پہنچا۔

جس قرآن کو جبریل علیہ السلام خداوند عالم کے حکم سے اہل بیت علیہم السلام  
کے جد بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے  
آنحضرتؐ کے اہل بیت (علیہم السلام) نے اس کے لئے بڑے اہتمام کئے  
ابوالائمہ حضرت علیؑ ابن ابیطالبؑ بھی قرآن مجید کے ایک بہترین  
کاتب تھے تو ارتخ و احادیث گواہ ہیں کہ حضرات معصومین علیہم السلام نے ہمیشہ  
اپنے ماننے اور چاہنے والوں کو قرآن مجید کی تلاوت اور اس کی تعلیم و تعلم کی تاکید  
کی اس کے حفظ کرنے اور پڑھنے کی تشویق کی خود وہ حضرات بھی مسلمانوں کے  
مجمع میں آیات وحی کی تلاوت فرماتے تھے اور متعدد موارد میں، پیچیدہ مسائل میں



اس کی آیات کریمہ سے استدلال فرماتے تھے یہاں تک کہ شہادت کے بعد بھی جب سروتن میں جدائی ہوگئی تب بھی اسی قرآن کی آیات پاک کی تلاوت کی جیسا کہ کرامات رضویہ کی جلد اول فصل ششم میں شرح شافیہ، جلاء العیون، ناسخ التواریخ اور روضۃ الاحباب کے حوالہ سے لکھا ہے:

عزیز خدا، نور دیدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میوہ قلب زہرا علیہا السلام حضرت سید الشہداء علیہ آلاف التحیہ والثناء کے سر مبارک نے متعدد مقامات پر اس آیت کریمہ کی تلاوت کی: وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ : اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے! [۴۸]

### ظہور بقیۃ اللہ و تلاوت آیت کتاب اللہ:

فریقین کی روایات میں وارد ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کی آخری فرد حضرت بقیۃ اللہ، حجت خدا، منتقم خون سید الشہداء علیہ السلام ظہور کے وقت اسی قرآن کی تلاوت فرمائیں گے چنانچہ اہل سنت کے بھی ایک عالم ابن صباغ مالکی نے اپنی کتاب ”فصول المہمہ“ میں لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ہمارے قائم ظہور کے وقت خانہ کعبہ کی دیوار پر تکیہ دے کر یہ آیت پڑھیں گے: بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ وَمَا اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ: خدا



کا بقیہ تمہارے واسطے کہیں اچھا ہے بشرطیکہ تم اس پر ایمان رکھو اور میں تو کچھ تمہارا نگہبان نہیں یعنی تم کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ [۴۹]

### ﴿شعر فارسی در منقبت حضرت مهدی علیہ السلام﴾

چہ خوش است صوت قرآن ز نو دلربا شنیدن      برخت نظارہ کردن، سخن خدا شنیدن [۵۰]

### ﴿منظوم ترجمہ اردو از مولانا مسرور مجیدی﴾

تجھ دلبر، دلربا سے کتنا اچھا ہے قرآن سننا!      نظارہ تیرے رخ کا، سننا کلام رب کا!  
شیعوں نے اپنی تفسیروں میں قرآن کے فضائل لکھے ہیں ہمارے استاد محترم  
حضرت حجتہ الاسلام والمسلمین آقائے حاج جعفر الہادی (خوشنویس) دام ظلہ  
العالی نے ”القرآن الکریم فی احادیث النبی و اہل بیتہ الطاہرین“  
نام سے ایک علیحدہ مستقل کتاب لکھی جس میں تقریباً تین سو پچاس (۳۵۰) احادیث  
کو اسناد و مصادر کے ساتھ جمع کیا ہے شیعہ و سنی دونوں کی جانب سے اس کتاب کا  
سرگرم استقبال کیا گیا یہ اہم کتاب قاہرہ اور ایران میں متعدد بار شائع ہو چکی ہے نیز  
فارسی اور اردو میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا ہے:

### خلاصہ:

جو قرآن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اور آج تک  
مسلمانوں کے ہاتھوں ہاتھ ہم تک پہنچا جس کی وہ شب و روز تلاوت کرتے



ہیں شیعہ بھی تمام مسلمانوں کی طرح اس پر پورا پورا عقیدہ رکھتے ہیں اور قطعاً ان کے پاس کوئی دوسرا قرآن نہیں ہے، شیعوں کے شہروں میں قرآن کریم کا شائع ہونا مسجدوں، گھروں اور مدرسوں میں اس کا موجود ہونا اس کی واضح دلیل ہے کہ اس وقت تقیہ کا زمانہ نہیں ہے کہ کوئی کہے: ”شیعہ تقیہ کر رہے ہیں اور ان کے پاس دوسرا قرآن ہے جسے چھپائے ہوئے ہیں۔ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا فِی الصُّدُورِ۔

### عصیمی کی شیعوں پر عظیم تہمت:

شیعہ بزرگ علماء کے اقوال و نظریات سابقاً تفصیل کے ساتھ بیان کئے جا چکے کہ قرآن مجید کے متعلق سب کے عقیدے اور نظریے درست ہیں وہ قرآن کو کلام الہی جانتے ہیں جو جبرئیل امین کے ذریعہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوا اس کے علاوہ قطعاً کوئی دوسرا قرآن نہیں ہے کیونکہ اگر ہوتا تو یقینی طور پر کہیں نہ کہیں ہمارے مخالفین کو ضرور مل جاتا کیوں کہ جو چیز موجود ہوتی ہے غالباً وہ ظاہر بھی ہو کر رہتی ہے جب تلاش کے بعد مل جاتا تو وہ دوسروں کو دکھاتے کہ یہ شیعوں کا قرآن ہے! بہر حال شیعوں کی جانب سے اس قدر توضیحات کے بعد متعصب عصیمی نے شیعوں پر یہ تہمت لگائی ہے:

”جو قرآن تمام مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے شیعہ ان کے منکر ہیں اور ان

کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ کلام الہی نہیں ہے!“ [۵۱]



## شیعہ اور سنی میں تحریف کے دو قائل:

قرآن مجید کے تحریف نہ ہونے کے سلسلہ میں فریقین کے جو متعدد اقوال سابقاً نقل کئے جا چکے افسوس کہ اس کے باوجود بھی دو افراد تمام علماء کے مخالف ہیں جو تحریف کے قائل ہیں شیعوں میں مرزا حسین نوری طبرسی صاحب کتاب ”فصل الخطاب“ اور اہل سنت میں ابن الخطیب محمد محمد عبداللطیف صاحب کتاب ”الفرقان“ جو مصر کے ایک مشہور عالم تھے۔

ان دونوں نے مذکورہ کتابوں میں تحریف قرآن سے متعلق بہت زیادہ روایات کو جمع کیا ہے مگر کثرت کے ساتھ صحیح روایات کے ہوتے ہوئے ان دو کتابوں کی شاذ و ضعیف روایات کی کوئی اعتناء نہیں کی جائے گی اسی لئے دوسرے دیندار علماء نے ان کی رد میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ [۵۲]

ان کے علاوہ کچھ مختصر دوسرے علماء بھی ہیں جو انھیں جیسا عقیدہ رکھتے ہیں لیکن چوں کہ تحریف کے سلسلہ میں انھوں نے کوئی مستقل کتاب نہیں لکھی لہذا وہ قابل ذکر نہیں ہیں بہر حال تحریف سے متعلق جب وہ دونوں کتابیں شائع ہو کر منظر عام پر آئیں تو پورے عالم اسلام میں ایک ہلچل مچ گئی چنانچہ کتاب ”مصونیت قرآن“ میں اس سلسلہ میں لکھا ہے:



## کتاب فصل الخطاب کے خلاف چیخ و پکار:

جب کتاب فصل الخطاب شائع ہو گئی تو خود کتاب، اس کے مؤلف اور ناشر کے خلاف ہر طرف چیخ و پکار شروع ہو گئی ہر محفل و مجلس میں اس کے خلاف شدید تبصرے ہونے لگے۔ [۵۳]

اہل قلم حضرات کو جوش آیا اس کا جواب دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرنے لگے سخت لہجہ اور ٹھوس عبارت میں اس کی باتوں کو رد کرنے لگے ایسے افکار و عقائد کے نشر ہونے کی گنجائش نہ رہی چنانچہ آقائے نوری کے معاصر فقہ محقق شیخ محمود معرب تہرانی نے ”کشف الارتیاب فی عدم تحریف الکتاب“ نام کی ایک بہترین کتاب لکھی اس کتاب میں چار ہزار بیت شعر اور تین سو صفحات ہیں اس کی تالیف ۱۲۰۲ھ، ق میں مکمل ہوئی۔

اس کتاب میں ایسی ایسی محکم دلیلیں ہیں کہ شیخ نوری کو مجبوراً اپنا نظریہ بدلنا پڑا اسی لئے خود انھوں نے اس کے جواب میں فارسی میں ایک رسالہ لکھا [۵۴] اور ہمیشہ تاکید کرتے رہے کہ جس کے پاس میری کتاب فصل الخطاب [۵۵] کا کوئی نسخہ ہو اس کے پاس یہ رسالہ بھی ہونا چاہئے کیونکہ یہ اس کا متمم ہے اور مقصود مولف کو واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ [۵۶]



۹۲..... تحریف شدہ مصاحف

۹۳..... ۱۔ مصحف عائشہ

۹۳..... ۲۔ مصحف حفصہ

۹۳..... ۳۔ مصحف حضرت ام سلمہؓ

۹۴..... ۴۔ مصحف عبداللہ ابن مسعودؓ

۹۴..... ۵۔ مصحف ابی بن کعب

۹۵..... (۱) سورۃ الخلع (۲) سورۃ الحفد

✽ روایات تحریف کا بین الفریقین موجود ہونا ✽

۹۵..... ✽ کتب اہل سنت میں روایات تحریف کے نمونے

۹۵..... (۱) آیہ زجم

۹۶..... (۲) آیہ ولایت علیؑ

۹۷..... (۳) آیہ جہاد (۴) آیہ شہادت (۵) حروف قرآن

۹۷..... ✽ کتب شیعہ میں روایات تحریف کے نمونے

۹۷..... (۱) اسمائے رجال

۹۸..... (۲) ولایت حضرت علیؑ

۹۹..... (۳) قول حضرت امام حسینؑ روز عاشورا

۹۹..... روایات تحریف کے سلسلہ میں علمائے فریقین کا رد عمل

✽ عدم تحریف قرآن کے سلسلے میں اقوال علمائے اہل سنت ✽

۱۰۰..... (۱) نظریہ عبدالرحمن جزیری (صاحب کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ)

۱۰۰..... (۲) نظریہ زرکشی (صاحب کتاب البرہان فی علوم القرآن)



## کتاب فرقان کا حادثہ:

یہ کتاب [۵۷] جب مصر میں شائع ہوئی تو بڑا خلفشار ہوا ”الازہر“ یونیورسٹی نے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا اس کی ملامت و مذمت کی اور اعلان کیا کہ اس کے مطالب سراسر باطل و فاسد ہیں حکومت سے اس کتاب کی نشر و اشاعت اور خرید و فروخت کو ممنوع قرار دینے کی درخواست کی حکومت وقت نے اس درخواست کو قبول کر کے اس کے سارے نسخے جمع کروائے۔ [۵۸] لیکن اس کے بہت سے نسخے دوسرے اسلامی ممالک میں پہنچ گئے اور وہاں باقی رہ گئے۔ [۵۹]

## تالیف فصل الخطاب کی علت:

کتاب مصونیت قرآن میں لکھا ہے: آقائے نوری کے خیال میں جو چیز اس کتاب کی تالیف کا باعث بنی وہ یہ ہے کہ مخالفین نے اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب اور ان کے دشمنوں کے عیوب کو قرآن سے حذف کر دیا تھا اس زمانہ کے ہندوستانی علماء نے ان سے یہ سوال کیا تھا:

”قرآن مجید میں ائمہ معصومین علیہم السلام کا نام کیوں نہیں لکھا ہے؟“

اس کے جواب میں انھوں نے یہ کتاب لکھی تھی۔ [۶۰]



حضرت علیؓ کا نام قرآن میں کیوں نہیں ہے؟

سند صحیح کے ذریعہ ابوبصیرؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؓ سے آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم: خدا کی اطاعت کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جو تم میں سے صاحبان حکومت ہوں ان کی اطاعت کرو۔ [۶۱] کے بارے میں سوال کیا کہ لوگ کہتے ہیں:

اس آیت میں خداوند عالم نے کیوں حضرت علیؓ اور ان کے خاندان والوں کا نام نہیں لیا؟ امام علیؓ نے فرمایا: نماز کا حکم بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا مگر نماز کی رکعتوں کی تعداد (کہ دو، تین ہے یا چار) قرآن میں نہیں لکھی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تفسیر بتائی اسی طرح دوسرے احکام بھی ہیں۔ [۶۲]

امام علیؓ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور دیگر ائمہ علیہم السلام کا نام قرآن میں نہیں ہے حالانکہ قرآن میں متعدد موارد میں عموماً سے مراد وہی حضرات ہیں۔ [۶۳]

کیا واقعاً حاجی نورؒی، تحریف کے قائل ہیں؟

تفسیر نمونہ میں لکھا ہے: مرحوم حاج شیخ آقا بزرگ تہرانی جو مرحوم حاجی نورؒی



کے خاص اور قریبی شاگردوں میں سے تھے انھوں نے مستدرک الوسائل کی جلد اول میں اپنے استاد [محدث نوری] کے حالات میں لکھا ہے:

”میں نے کتاب“ فصل الخطاب“ کے بارے میں بارہا اپنے استاد سے سنا کہ وہ فرمایا کرتے تھے: ”جو باتیں فصل الخطاب میں ہیں وہ میرا ذاتی و شخصی عقیدہ و نظریہ نہیں ہیں بلکہ اس کتاب کو میں نے بحث و اشکال (اور اعتراض) کے لئے لکھا ہے اور اشارہ میں عدم تحریف کے بارے میں اپنا عقیدہ بیان کیا ہے بہتر تھا کہ میں اس کا نام یہ رکھتا: ”فصل الخطاب فی عدم تحریف الكتاب.“

اس کے بعد محدث تہرانی فرماتے ہیں: ”ہم عملی اعتبار سے اچھی طرح اپنے استاد کی روش دیکھتے ہیں کہ وہ روایات تحریف کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے بلکہ انھیں ایسی روایات سمجھتے تھے کہ دیوار پردے مارا جائے صرف وہی شخص ہمارے استاد کی طرف تحریف کی نسبت دے سکتا ہے جو ان کے عقیدہ و مرام سے آشنا نہیں ہوگا۔“ [۶۴]

علامہ آقا بزرگ تہرانی کی بات تسلیم کر لینے کے بعد شیعوں میں کوئی تحریف کا قائل نہیں رہ جائے گا پس الحمد للہ شیعوں سے مکمل طور سے تحریف کی تہمت دور ہو جائے گی البتہ صرف کچھ اخباری لوگ رہ جائیں گے لیکن ان کے قول و عقیدہ کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔

تفسیر نمونہ کی گیارہویں جلد میں صفحہ ۱۸ سے ۳۲ تک عدم تحریف قرآن کی بحث اور اس کے دلائل بیان کئے گئے ہیں قارئین کرام مطالعہ فرما سکتے ہیں۔





باب چہارم

حضرت فاطمہؑ (علیہا السلام) کی طرف منسوب کتابیں







## حضرت فاطمہ (علیہا السلام) کی طرف منسوب کتابیں

حضرات معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین کی روایات کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طرف کئی کتابیں منسوب ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱۔ کتاب اخلاق ۲۔ کتاب تشریح ۳۔ لوح فاطمہ علیہا السلام ۴۔ کتاب وصیت
- ۵۔ مصحف فاطمہ علیہا السلام، ذیل میں ہر ایک کی تفصیل بیان کی جا رہی ہے:

### ۱۔ کتاب اخلاق:

روایات میں اس کتاب کا کوئی خاص عنوان نہیں وارد ہوا ہے اور اس کے مندرجات سے ایک حدیث یہ ہے: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ: جو شخص خدا اور روز جزا (قیامت) پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیکی و احسان کرے۔ [۱]

بعض علماء نے اس جیسی دوسری روایات کو دیکھ کر کہا: ”مصحف فاطمہ علیہا السلام معارف، اخلاق و آداب پر مشتمل ہے کیونکہ اس طرح کے لکھے ہوئے مطالب،



مصحف فاطمہ علیہا السلام کے ایک حصہ میں موجود ہیں۔“ لیکن اس قول پر کوئی شاہد نہیں ہے اس لئے کہ سابق مضامین کا مصحف فاطمہ علیہا السلام کے نام سے کوئی ذکر نہیں ہے اور مذکورہ مصحف میں اخلاق و آداب کے متعلق کچھ نہیں لکھا ہے۔ [۲]

## ۲۔ کتاب تشریح:

کتاب سابق کے مانند اس کا بھی کوئی خاص عنوان نہیں ہے البتہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے اس کا ذکر ہوا ہے مدینہ میں منصور کا ایک عامل تھا جس نے زکوٰۃ کے بارے میں سوال کیا تھا اور آپ نے اس کتاب سے جواب دیا تھا... فاقبل علیہ عبد اللہ بن الحسن فقال: من این اخذت هذا؟ قال: قرئت فی کتاب امّک فاطمة... عبد اللہ بن حسن آگے بڑھے اور پوچھا: آپ نے یہ حکم کہاں سے بیان فرمایا: حضرت نے جواب دیا: میں نے تمہاری ماں ”فاطمہ“ کی کتاب میں اسے پڑھا ہے۔ [۳]

اس روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ”فاطمہ“ کی طرف ایک ایسی کتاب کی نسبت دیتے ہیں جو مسائل شرعیہ پر مشتمل ہے علامہ سید محسن امین کے نظریہ کے مطابق یہ کتاب وہی مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے۔ [۴]

موصوف کی یہ بات واضح اور ثابت نہیں ہے خصوصاً اس روایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس میں وارد ہے: ”مصحف فاطمہ علیہا السلام میں حلال اور حرام کا



وجود نہیں ہے۔“ [۵]

علامہ امینؒ کے علاوہ دوسرے علماء بھی قائل ہوئے ہیں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام احکام پر مشتمل ہے جیسا کہ آقائے محمد علی مہدوی راد نے اپنے مقالہ میں لکھا ہے:

۱۔ محقق عالیقدر لبنانی ہاشم حسنی: ”مصحف فاطمہ علیہا السلام احکام پر مشتمل

ہے۔“ [۶]

۲۔ محقق سید محمد رضا جلالی حسینی: ”کتاب فاطمہ علیہا السلام وہی ہے جو مصحف

فاطمہ علیہا السلام کے نام سے مشہور ہے طبق روایت فروع کافی (۵۰۷/۳) جو

زکوٰۃ نقدین سے متعلق ہے۔“ [۷]

۳۔ علامہ سید محمد حسین فضل اللہ: ”قول ارنج یہ ہے کہ مصحف، حلال و حرام

پر مشتمل ہے۔“ [۸]

۴۔ مشہور خطیب سید محمد کاظم قزوینی: ”مصحف فاطمہ علیہا السلام ایک ضخیم

کتاب ہے جو تمام احکام شرعی نیز عقوبات اسلامی کے قوانین پر مشتمل ہے۔“ [۹]

ان تمام حضرات کو ”حسین بن ابی علاء“ کی روایت جو اصول کافی [۱۰] میں

مروی ہے نیز روایت زکوٰۃ و حکایت منصور دوانیقی [۱۱] سے یہ دھوکہ ہوا ہے، اس

سلسلہ میں آئندہ مفصل بحث کی جائے گی۔



### ۳۔ لوح فاطمہ علیہا السلام:

لغت میں لوح کے معنی ہیں: ہر وہ چیز جو لکھنے کے لئے استعمال ہو خواہ وہ لکڑی ہو یا ہڈی، بہر حال لوح فاطمہ علیہا السلام کا ذکر، کتب شیعہ میں کثرت کے ساتھ ہے یہ بہت مشہور ہے۔ [۱۲] اور اس کا مضمون، شہرت کا باعث بنا ہے کیوں کہ اس میں ائمہ معصومین علیہم السلام کے اسمائے گرامی نص کی صورت میں مذکور ہیں اور خبر لوح، متعدد الفاظ و اسانید کے ساتھ مروی ہے منجملہ کافی میں حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے منقول ہے:

دخلت علی فاطمة علیها السلام و بین یدیها لوح فیہ اسماء  
الاولیاء من ولدها فعددت اثنی عشر آخرهم القائم ثلاثة منهم  
محمد و ثلاثة منهم علی: [۱۳] جناب جابرؓ بیان کرتے ہیں: میں حضرت  
فاطمہ زہراءؓ علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے سامنے ایک تختی تھی جس پر  
ان کی اولاد کے تمام اوصیاء کے نام لکھے ہوئے تھے میں نے شمار کیا تو وہ بارہ (۱۲)  
تھے ان میں سب سے آخری حضرت قائم علیہ السلام تھے اور ان میں سے تین کے نام  
نامی محمد (علیہم السلام) تھے اور تین کے اسم گرامی علی (علیہم السلام) تھے۔

اس روایت میں تین محمد (علیہم السلام) سے مراد بالکل واضح ہے وہ یہ حضرات ہیں:

۱۔ پانچویں امام حضرت محمد باقر علیہ السلام۔



۲۔ نویں امام حضرت محمد تقی علیہ السلام۔

۳۔ بارہویں امام حضرت مہدی آخرا زمان علیہ السلام۔

یہ عدد شیعہ امامیہ کے عقیدہ کے مطابق ہے لیکن حدیث شریف کا یہ فقرہ ”ثلاثة منهم علی“ ان میں سے تین (۳) اماموں کے نام علی (علیہم السلام) ہوں گے، یہ شیعہ عقیدہ کے خلاف ہے کیوں کہ ”علی“ نام کے چار امام ہیں صرف تین ہی نہیں ہیں جیسا کہ اس روایت میں ہے اور ان چار علی (علیہم السلام) سے مراد یہ حضرات ہیں:

- ۱۔ پہلے امام حضرت علی علیہ السلام۔

۲۔ چوتھے امام حضرت زین العابدین علیہ السلام۔

۳۔ آٹھویں امام حضرت علی رضا علیہ السلام۔

۴۔ دسویں امام حضرت علی نقی علیہ السلام۔

عدد ”علی“ میں منافات کو حل کرنے کے طریقے:

چوں کہ اس روایت میں صرف تین ”علی“ علیہم السلام کے بارے میں خبر دی گئی ہے جب کہ حضرات ائمہ علیہم السلام میں چار اماموں کے نام ”علی“ (علیہم السلام) ہیں لہذا اس مشکل کو حل کرنے کے لئے تین احتمال بیان کئے جا رہے ہیں:

- ۱۔ مِنْهُمْ کی ضمیر لفظ ”ولدھا“ کی طرف لوٹے گی تو مراد یہ ہوگی: اولاد حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے ”علی“ نام کے تین امام یہ



- (۳) نظریہ قاضی ..... ۱۰۰
- (۴) نظریہ ابوالحسن علی بن اسماعیل اشعری ..... ۱۰۱
- (۵) نظریہ رحمت اللہ ہندی (صاحب کتاب اظہار الحق) ..... ۱۰۱
- (۶) نظریہ ڈاکٹر محمد عبداللہ دراز (معاصر) ..... ۱۰۱
- (۷) نظریہ شیخ محمد مدنی (استاد شعبہ دینیات الازہر یونیورسٹی مصر) ..... ۱۰۲
- (۸) نظریہ فاضل معاصر ڈاکٹر محمد تجمالی ساوی (صاحب کتاب "لا کون مع الصادقین") ..... ۱۰۳
- ❖ عدم تحریف قرآن کے سلسلے میں اقوال علمائے شیعہ ❖
- (۱) نظریہ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ (صاحب رسالہ اعتقادات) ..... ۱۰۴
- (۲) نظریہ جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ (صاحب اوائل المقالات) ..... ۱۰۵
- (۳) نظریہ محدث بزرگوار جناب فیض کاشانی علیہ الرحمہ (صاحب تفسیر صافی) ..... ۱۰۶
- (۴) نظریہ جناب قاضی القضاۃ محقق کرکی علیہ الرحمہ ..... ۱۰۶
- (۵) جمہوری اسلامی ایران کے عظیم الشان بانی اور رہبر امام خمینی علیہ الرحمہ کا نظریہ ..... ۱۰۷
- نظریہ بزرگان دیگر (۱۷ شیعہ علماء کے نام مع حوالے) ..... ۱۰۸
- روایات تحریف کے متعلق شیعوں کا عقیدہ ..... ۱۱۰
- روایات تحریف کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ ..... ۱۱۱
- روایات تحریف کے متعلق توجیہات (۵/عدد) ..... ۱۱۲
- قرآن کریم کے بارے میں اہل بیت علیہم السلام کا موقف ..... ۱۱۳
- ظہور بقیۃ اللہ و تلاوت آیت کتاب اللہ ..... ۱۱۵
- ❖ شعر فارسی در منقبت حضرت مہدی علیہ السلام ❖ ..... ۱۱۶
- ❖ منظوم ترجمہ اردو از مولانا مسرور مجیدی ..... ۱۱۶



حضرات ہوں گے:

۱۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام۔

۲۔ حضرت امام علی رضا علیہ السلام۔

۳۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام۔

اس صورت میں یہ کہا جائے گا کہ حدیث کو بیان کرنے والا راوی اصلاً حضرت علی علیہ السلام کا اسم مبارک بیان ہی نہیں کر رہا تھا۔

۲۔ لفظ ثلاثہ میں ناخین سے غلطی ہوگئی کیوں کہ صحیح اصل روایت اس طرح سے وارد ہوئی ہے: ”و اربعة منهم علی:“ ان میں سے ”علی“ نام کے چار امام ہوں گے۔ اس احتمال پر ابوالجارود کی روایت جو حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے منقول ہے تائید کرتی ہے کیوں کہ اس میں لفظ ”اربعة“ (چار) آیا ہے۔ [۱۴]

۳۔ احتمال ہے کہ ضمیر منهم کو الاثنی عشر کی طرف لوٹائیں کیوں کہ لوح میں حضرت علی علیہ السلام [بن ابیطالب علیہ السلام] کا اسم مبارک ذکر نہیں ہوا ہے بلکہ حضرت کا لقب بیان ہوا ہے اسی وجہ سے راوی نے اس طرح نہ کہا! ”و اربعة منهم علی۔“ [۱۵]

۴۔ کتاب وصیت:

متعدد روایات میں متعدد اسناد کے ساتھ وارد ہے کہ حضرت فاطمہ زہراء علیہا



السلام اپنی شہادت کے بعد ایک کتاب چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوئیں اس میں آپ کی وصیتیں تھیں چنانچہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے سند صحیح کے ذریعہ حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے [ابو بصیر مرادی] سے فرمایا: کیا میں تم سے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی وصیت کو بیان کروں؟ عرض کیا ہاں!... [۱۶]

### وصیت کے مضامین:

حضرت زہرا علیہا السلام کی وصیت میں دو باتوں کی زیادہ تاکید تھی:  
۱۔ شرعی امور سے متعلق وصیت ۲۔ سیاسی امور سے متعلق وصیت۔

### ۱۔ شرعی امور سے متعلق وصیت:

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے لئے سات (۷) باغات وقف کئے تھے بنت رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی یہ سفارش و تاکید تھی کہ ان کے بعد حضرت علیؑ اس وقف کے متولی ہوں گے ان کے بعد حضرت امام حسنؑ پھر حضرت امام حسینؑ... وہ روایت یہ ہے:  
ناسخ التوارخ میں کتاب کافی کے حوالہ سے ابو بصیرؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو جعفر [امام باقرؑ] نے وصیت نامہ کو نکال کر اس طرح پڑھا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا أَوْصَتْ بِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ



رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْصَتْ بِحَوَائِطِهَا السَّبْعَةِ الْعَوَافِ  
وَالِدَلَالِ وَالْبُرْقَةِ وَالْمِثْبِ وَالْحُسْنِ وَالصَّافِيَةِ وَمَا لِأُمِّ إِبْرَاهِيمَ إِلَى  
عَلِيِّ عليه السلام بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَإِنْ مَضَى عَلِيُّ عليه السلام فَإِلَى الْحَسَنِ عليه السلام فَإِنْ  
مَضَى الْحَسَنُ عليه السلام فَإِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام فَإِنْ مَضَى الْحُسَيْنُ عليه السلام فَإِلَى  
الْأَكْبَرِ مِنْ وَلَدِهِ شَهِدَ اللَّهُ عَلَى ذَالِكَ وَالْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدُ وَ الزُّبَيْرُ  
بْنُ الْعَوَّامِ وَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا فاطمه بنت محمد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی وصیت ہے جو انھوں نے ان سات (۷) باغوں سے متعلق کی ہے:

۱۔ عواف ۲۔ دلال ۳۔ برقہ ۴۔ ميث ۵۔ حنی ۶۔ صافیہ ۷۔ حاطط ام ابراہیم،  
ان میں تصرف کا حق حضرت علی عليه السلام بن ابیطالب عليه السلام کو ہوگا اور وہی ان کے  
متولی ہوں گے جب وہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو امام حسن عليه السلام ان کے بعد  
امام حسین عليه السلام پھر ان کی سب سے بڑی اولاد متولی اور وارث ہوگی اس وصیت  
نامہ کے مضامین پر خداوند عالم، مقداد بن اسود، زبیر بن عوام گواہ ہیں اور اس کو  
حضرت علی عليه السلام نے لکھا ہے۔ [۱۷] یہ وصیت، اوقاف سے متعلق ہے۔

اس روایت کو صاحب حقیقت مصحف فاطمہ علیہا السلام نے شیخ طوسی کی کتاب  
تہذیب سے نقل فرمایا ہے اور اس میں نمبر چار میں الميث کے بجائے ”الميثب“  
(”م“ کے بعد ”ی“ پھر ”ث“) ضبط ہے آقائے برکات عاظمی نے کہا:



یہ سات (۷) باغوں کے نام ہیں اگر کسی کو یہ معلوم کرنا ہو کہ یہ کہاں واقع ہیں تو تہذیب جلد نہم صفحہ ۱۲۵، حاشیہ نمبر (۱) کا مطالعہ کرے۔ [۱۸]

## ۲۔ سیاسی امور سے متعلق وصیت:

جن لوگوں نے حضرت زہرا علیہا السلام پر ظلم و ستم کئے تھے آپ نے ان کے متعلق یہ تاکید کی تھی کہ قطعاً وہ لوگ میرے جنازے میں شرکت نہ کریں چنانچہ تاریخ التواریخ میں منقول ہے:

أَوْصَتْ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ: جَزَاكَ اللَّهُ عَنِّي خَيْرَ الْجَزَاءِ يَا بَنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! أَوْصِيكَ أَوَّلًا: أَنْ تَتَزَوَّجَ بَعْدِي أَمَامَةً فَإِنَّهَا تَكُونُ لَوْلَدِي مِثْلِي فَإِنَّ الرِّجَالَ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ... أَنْ تَتَّخِذَ لِي نَعَشًا... أَنْ لَا يَشْهَدَ أَحَدٌ جَنَازَتِي مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ظَلَمُونِي وَأَخَذُوا حَقِّي فَإِنَّهُمْ عَدَوِي وَعَدُوُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَتْرُكْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ وَلَا مِنْ أَتْبَاعِهِمْ وَأَدْفِنِي فِي اللَّيْلِ إِذَا أَوْهَنْتِ الْعُيُونُ وَنَامَتِ الْأَبْصَارُ.

خبر میں وارد ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے حضرت علی علیہ السلام سے یہ تین (۳) وصیتیں کیں: اے جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے



چچا زاد فرزند! خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

میری پہلی وصیت یہ ہے کہ میرے بعد آپ ”امامہ“ [۱۹] سے شادی کر لیں کیونکہ وہ میری اولاد کے لئے بالکل میرے جیسی ہوں گی مردوں کے لئے شادی کرنا ضروری ہے۔  
دوسری وصیت یہ ہے کہ میرے لئے ایک تابوت بنائیں [اسمیں جنازہ اٹھائیں]  
تیسری وصیت یہ ہے کہ جن لوگوں نے میرے اوپر ظلم کئے اور میرے حق کو غصب کر بیٹھے ان میں سے کوئی ایک بھی میرے جنازے میں شریک نہ ہو کیوں کہ وہ لوگ میرے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہیں ان میں سے اور ان کے پیروکاروں میں سے کسی ایک کو میری نماز جنازہ بھی نہ پڑھنے دیں، مجھے رات میں دفن کریں جب لوگوں کی آنکھیں بند ہوں اور وہ سوچکے ہوں۔ [۲۰]

دوسری روایت میں وارد ہے کہ مذکورہ مطالب اور شہادتین کے بعد وصیت نامہ کے آخر میں یہ لکھا تھا: اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَاَقْرِءْ عَلٰی وُلْدِی السَّلَامَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ: علی! میں آپ کو خدا کے حوالہ کرتی ہوں قیامت تک میری ساری اولاد کو سلام عرض کریں۔ [۲۱]

صاحب حقیقت مصحف نے اس روایت کے آخر میں ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے: ”... وَكَتَبَ عَلٰی بَیْدِهِ: اس وصیت نامہ کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے لکھا۔ [۲۲]

آقائے برکات نے فرمایا: بعض نے ذکر کیا ہے کہ حضرت زہرا علیہا السلام



کی وفات بعد حضرت علیؑ کو ان کے سرہانے یہ وصیت نامہ ملا۔ [۲۳]  
اس میں کوئی منافات نہیں کہ حضرت علیؑ اسے لکھے ہوں کیونکہ احتمال  
ہے کہ مولا کے لکھنے کے بعد حضرت زہرا علیہا السلام نے اسے حفاظت سے رکھ لیا  
ہو اور پھر وفات سے پہلے اسے اپنے سرہانے رکھ دیا ہو بہر حال یہ وصیت، مصحف  
فاطمہ علیہا السلام میں بھی موجود ہے۔ [۲۴]

حضرت امام جعفر صادقؑ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:  
وَلْيُخْرِجُوا مَصْحَفَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَإِنَّ فِيهِ وَصِيَّةَ فَاطِمَةَ  
عليها السلام: وہ لوگ مصحف فاطمہ علیہا السلام کو نکال کر لائیں کیوں کہ اس کے  
اندر ان کی وصیت، درج ہے۔ [۲۵]

## ۵۔ مصحف فاطمہ علیہا السلام:

اس کتاب کا ذکر بہت سی روایات میں متعدد اسناد کے ساتھ ہوا ہے اور اس  
کتاب حاضر کا اصل موضوع یہی ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ ہے۔

## صحیح روایات کی تشخیص کے طریقے:

مناہج ثلاثہ کے بارے میں بحث کرنا ضروری ہے واضح رہے کہ صحیح روایات کی  
تشخیص کے لئے یوں تو بہت سے طریقے ہیں مگر ان میں سے صرف تین بہت زیادہ



اہمیت کے حامل ہیں جنہیں ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے:

### طریقہ اول:

تمام رُواۃ جو سلسلہ سند میں واقع ہیں ان کے بارے میں تحقیق کی جائے اگر ان کے اندر معتبر شرائط منجملہ وثاقت وغیرہ ہوں تو ان کی روایت قابل اعتبار ہوگی ورنہ ان کی حدیث کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

### طریقہ دوم:

روایت کے معتبر ہونے کا معیار صرف معیار سابق ہی نہیں ہے کیونکہ سند کے علاوہ کچھ دوسرے قرائن بھی ہیں جو روایت کے صحیح و معتبر ہونے میں دخالت و اہمیت رکھتے ہیں اس لئے کہ کبھی کبھی رجال سند میں تمام شرائط معتبر موجود ہوتے ہیں لیکن اس کے ضعیف ہونے پر خارجی قرینہ، دلالت کرتا ہے مثلاً گزشتہ علماء اس روایت سے اعراض کئے ہوں یہی ان کا اعراض کرنا اور اس حدیث کو چھوڑ دینا اس بات پر دلیل ہے کہ نقل میں کوئی خلل و نقص ضرور ہے ورنہ وہ اعراض نہ کرتے۔

### طریقہ سوم:

کچھ روایات، احکام شرعی سے مربوط ہیں اور کچھ عقیدہ و تارتخ وغیرہ سے ان



دونوں کے صحیح و معتبر ہونے میں فرق ہے کیوں کہ جو روایات، احکام شرعی سے مربوط ہیں ان میں سند روایت کی تحقیق ہوتی ہے اور پھر اسی کے لحاظ سے وہ معتبر ہوتی ہیں اور جو روایات، عقیدہ و تاریخ وغیرہ سے مربوط ہیں ان کے اثبات کے کچھ دوسرے طریقے ہیں منجملہ یہ کہ اگر علماء کسی روایت کے اخذ پر تسالم و اتفاق کر لیں تو یہی ان کا مذہبی تسالم و اتفاق، روایت کے معتبر ہونے میں کافی ہوگا پھر اس کی سند کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ [۲۶]

### مصحف فاطمہ علیہا السلام مناجت ثلاثہ کی روشنی میں:

مصحف فاطمہ علیہا السلام سے متعلق تمام روایات، مناجت ثلاثہ کے لحاظ سے صحیح و معتبر ہیں کیوں کہ ہمارے علماء نے روایات مصحف کو تسلیم کیا ہے اور گزشتہ علماء میں بھی کوئی ایک ایسا عالم نہیں جو ان روایات کا مخالف ہو البتہ بعض نے اس مقام پر کہا:

”حضرت علی علیہ السلام ایک کاتب کے عنوان سے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے پاس موجود تھے تو جبریل کا حضرت زہرا علیہا السلام پر نازل ہونا بعید ہے کیونکہ حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ علیہا السلام سے افضل ہیں یا جبریل کا حضرت زہرا علیہا السلام سے بات کرنا بعید ہے۔“

ایسے نظریوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے آئندہ باب ششم میں اس کی مفصل بحث



آئے گی وہاں پر آیات و روایات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فرشتے ایسے لوگوں سے بھی بات کرتے ہیں جو نبی نہیں ہوتے بلکہ پاکدامن خواتین سے بھی انھوں نے گفتگو کی ہے۔

علامہ سید محسن امین عالمیؒ فرماتے ہیں:

جبریل کا حضرت زہرا علیہا السلام سے گفتگو کرنا قطعاً بعید نہیں ہے اور ان باتوں کا حضرت علیؑ کا سننا انھیں کتاب میں لکھنا اور اس کا نام ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ رکھنا بعید نہیں ہے خاص طور سے ایسی صورت میں جب ائمہ حضرات نے ان مطالب کو بیان فرمایا ہے اور ثقہ راویوں نے ان سے نقل کیا ہے ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر کوئی اس کا انکار کرے یا بعید سمجھے یا اسے غلو شمار کرے تو وہ انصاف سے خارج ہے کیا خداوند عالم کی قدرت پر بھی شک کی کوئی گنجائش ہے!... [۲۷]

آقائے برکات عالمی نے صاحب اعیان الشیعہ کا یہ قول نقل کرنے کے بعد فرمایا: ”مؤلف مرحوم کے فرزند آقائے سید حسن امینؒ نے اس کتاب کے جدید ایڈیشن سے علامہ سید محسنؒ کے ان فقرات کو حذف کر دیا ہے۔“ [۲۸]

اسانید مصحف فاطمہ علیہا السلام:

روایت مصحف میں جو بعض صحیح سندیں وارد ہوئی ہیں انھیں ذیل میں بیان کیا



جار رہا ہے تاکہ اگر سند کے اعتبار سے کسی کو شک ہو تو اس کا شک دور ہو جائے:

(۱) ثقۃ الاسلام کلینیؒ نے کافی میں روایت مصحف کو اس طرح سے نقل فرمایا ہے:

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَجَّالِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ... قَالَ: وَإِنَّ عِنْدَنَا الْجَامِعَةَ... طَوَّلَهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ... وَإِنَّ عِنْدَنَا لِمُصْحَفٍ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ! قَالَ: مُصْحَفٌ فِيهِ مِثْلُ قُرْآنِكُمْ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاللَّهُ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٍ وَاحِدٌ... إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. [۲۹]

ابو بصیرؒ کہتے ہیں: میں حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں... امامؑ نے فرمایا: بیشک جامعہ ہمارے پاس ہے... یہ جامعہ ایک ایسا طومار [صحیفہ] ہے جس کی لمبائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے ستر (۷۰) ہاتھ ہے... بیشک مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس ہے اور لوگوں کو کیا پتہ کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کیا ہے! اس کے بعد فرمایا: وہ ایک ایسا مصحف ہے جو تمہارے پاس موجودہ قرآن کے تین برابر (تین گنا) ہے خدا کی قسم! اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی



- ۱۱۶..... (ج) خلاصہ
- ۱۱۷..... عصیمی کی شیعوں پر عظیم تہمت
- ۱۱۸..... شیعہ اور سنی میں تحریف کے دو قائل
- ۱۱۹..... کتاب ”فصل الخطاب“ کے خلاف چیخ و پکار
- ۱۲۰..... کتاب ”فرقان“ کا حادثہ
- ۱۲۰..... تالیف ”فصل الخطاب“ کی علت
- ۱۲۱..... حضرت علیؑ کا نام قرآن میں کیوں نہیں ہے؟
- ۱۲۱..... کیا واقعاً حاجی نورؒ کی تحریف کے قائل ہیں؟

## باب چہارم

### حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی طرف منسوب کتابیں

- ۱۲۵..... (۱) کتاب اخلاق
- ۱۲۶..... (۲) کتاب تشریع
- ۱۲۸..... (۳) لوح فاطمہ علیہا السلام
- ۱۲۹..... عدد ”علی“ؑ میں منافات کو حل کرنے کے طریقے
- ۱۳۰..... (۴) کتاب وصیت
- ۱۳۱..... وصیت کے مضامین
- ۱۳۱..... الف (شرعی امور سے متعلق وصیت



نہیں ہے۔ [یعنی تم لوگ قرآن کے ظاہر اور اس کی تفسیر سے جو باتیں سمجھتے ہو وہ مصحف فاطمہ علیہا السلام میں نہیں ہیں لیکن قرآن کے باطنی معنی اور اس کی تاویل جسے صرف ہم سمجھتے ہیں وہ مصحف، قرآن کی تفصیل ہے، مرآۃ]۔ [۳۰]

## ۱۔ کافی کی روایتِ اوّل کے اسناد:

اس روایت کی سند میں حسب ذیل راوی موجود ہیں:

(۱) عدۃ من اصحابنا: خود کلینی علیہ الرحمہ نے اس ”عدۃ“ کے اسماء کی تصریح کی ہے اور اس ”عدۃ“ کے سارے رُواۃ قطعی طور پر ثقہ ہیں جیسے علی بن ابراہیم بن ہاشم۔ [۳۱]  
(۲) احمد بن محمد: یقینی طور پر اس نام سے ان دو افراد میں سے کوئی ایک مراد ہے: ۱۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ ۲۔ احمد بن محمد بن خالد برقی، دونوں کا شمار شیعہ کے بزرگوں اور ثقہ افراد میں ہوتا ہے۔ [۳۲]

(۳) عبد اللہ بن حجال: اس راوی کے بارے میں نجاشی نے دو مرتبہ فرمایا: ثقہ ہیں! ثقہ ہیں! [۳۳]

(۴) احمد بن عمر حلبی: نجاشی نے انھیں ثقہ شمار کیا ہے۔ [۳۴]

(۵) ابوبصیر: یہ بھی ثقہ ہیں، محققین پر یہ باتیں مخفی نہیں ہیں۔ [۳۵]

**توضیح:** چونکہ ”عدۃ“ کی تشریح میں آقائے اکرم برکات عاظمی نے صرف ”علیٰ

بن ابراہیم بن ہاشم“ کا نام بیان فرمایا لہذا البقیہ نام بھی بیان کئے جا رہے ہیں:



نجاشیؒ جیسے علم رجال کے فنکار اور دوسرے بھی ماہر رجالی علماء جن کی بات قابل اعتبار ہے انھوں نے لکھا ہے کہ کلینیؒ نے فرمایا:

”میری کتاب میں جہاں یہ عبارت ہو: ”عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى“ اس سے مراد یہ افراد ہیں:

محمد بن یحییٰ، علی بن موسیٰ کمندانی، داؤود بن کوزہ،

احمد بن ادريس، علی بن ابراهیم بن ہاشم۔ [۳۶]

نجاشیؒ نے ”محمد بن یحییٰ“ کے بارے میں مزید لکھا ہے: ابو جعفر عطارمیؒ اپنے زمانہ میں اصحاب کے شیخ تھے، ثقہ، عین اور کثیر الحدیث تھے آپ کی کتاب کا نام ”مقتل الحسین علیہ السلام“ اور ”نوادر“ ہے۔ [۳۷]

۲۔ مصنف فاطمہ علیہا السلام کے سلسلہ میں ایک دوسری روایت بھی ہے جس کی سند بالکل صحیح اور معتبر ہے اسے بھی کلینی علیہ الرحمہ نے کافی میں نقل فرمایا ہے:

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ ابْنِ رِثَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ الْجَفْرِ فَقَالَ: هُوَ جِلْدُ ثَوْرٍ مَمْلُوءٌ عِلْمًا... قَالَ: فَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ؟ فَسَكَتَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَبَحْثُونَ عَمَّا تُرِيدُونَ وَعَمَّا لَا تُرِيدُونَ إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَكَّثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْمًا وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ



شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَ كَانَ جَبْرِئِلُ عليه السلام يَأْتِيهَا فَيُحْسِنُ عَزَائَهَا عَلَى  
أَبِيهَا وَيُطِيبُ نَفْسَهَا وَيُخْبِرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ وَيُخْبِرُهَا بِمَا  
يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَ كَانَ عَلَى يَكْتُبُ ذَلِكَ فَهَذَا مُصْحَفُ  
فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ. [۳۸]

ابو عبیدہ کہتے ہیں: ایک شیعہ نے حضرت امام جعفر صادق عليه السلام سے [علم]  
جعفر کے بارے میں پوچھا تو حضرت نے فرمایا: ایک نیل کی کھال ہے جس میں علم  
بھرا ہوا ہے... عرض کیا: مصحف فاطمہ علیہا السلام کیا ہے؟

حضرت تھوڑی دیر خاموش رہے اس کے بعد فرمایا: تم لوگ [کبھی کبھی] ایسی  
ایسی چیزوں کے بارے میں بحث اور سوال کرنے لگتے ہو جس کا ارادہ رکھتے ہو  
اور نہیں رکھتے [یعنی بعض سوالات سمجھنے کے لئے نہیں ہوتے یا ان سے تمہارا کوئی  
سروکار نہیں] یقیناً حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام جناب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم کے بعد دنیا میں پچھتر (۷۵) دن زندہ رہیں اور اپنے پدر بزرگوار کی  
جدائی پر بہت غمگین تھیں جبرئیل آ کر انہیں تسلی دیتے تھے اور انہیں مطمئن کرتے  
تھے ان کے بابا کے حالات اور بلند مقامات کی خبر دیتے تھے اور ان کے بعد ان کی  
اولاد کے ساتھ پیش آنے والے تمام واقعات کی اطلاع دیتے تھے حضرت علی  
عليه السلام ان باتوں کو لکھ لیا کرتے تھے اس طرح سے مصحف فاطمہ علیہا السلام نام کی  
ایک کتاب تیار ہو گئی. [۳۹]



## ۲۔ کافی کی روایت دوم کے اسناد:

اس روایت کی سند میں حسب ذیل راویوں کے نام موجود ہیں:

۱۔ محمد بن یحییٰ: ان کا لقب ”عطار“ ہے یہ ثقہ، عین اور کثیر الحدیث ہیں ان

کے بارے میں نجاشی کے یہی الفاظ ہیں۔ [۴۰]

۲۔ احمد بن محمد: ان سے مراد احمد بن محمد بن عیسیٰ ہیں [۴۱] پہلے بیان کیا جا چکا کہ یہ ثقہ ہیں۔

۳۔ ابن محبوب: یا حسن بن محبوب مراد ہیں یا محمد بن علی بن محبوب بہر حال یہ

دونوں ثقہ ہیں۔ [۴۲]

۴۔ ابن رباب: ان سے مراد علی بن رباب ہیں شیخ نے ان کو رجال میں ثقہ

شمار کیا ہے اور بتایا کہ جلیل القدر بھی ہیں۔ [۴۳]

۵۔ ابو عبیدہ: ان سے مراد زیاد بن عیسیٰ ابو عبیدہ حدّاء ہیں۔ [۴۴] نجاشی نے

انھیں ثقہ شمار کیا ہے۔ [۴۵]

روایات کی سند کے بارے میں صرف انھیں دو روایتوں پر اکتفاء کی گئی ہے جو قائلین

مصحف فاطمہ علیہا السلام کے قول کے صحیح ہونے اور اس کو ثابت کرنے کے سلسلہ میں کافی ہیں۔

مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں علماء کے اقوال:

اقوال علماء سے یہ پتہ چلتا ہے کہ شہزادی جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس



دوسرے صحیفے بھی تھے اس سلسلہ میں ذیل میں علماء کے اقوال کو بیان کیا جا رہا ہے:

(۱) صاحب المراجعات فرماتے ہیں: مصحف فاطمہ علیہا السلام امثال، حکم، مواعظ، عبرت، اخبار اور نوادر پر مشتمل ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے اسے تالیف کیا ہے لکھنے کے بعد حضرت زہرا علیہا السلام کے سپرد کر دیا تاکہ ان کے پدر بزرگوار کی وفات کے سلسلہ میں تعزیت و تسلیت کا باعث بنے۔ [۴۶]

(۲) سیرۃ الائمہ (علیہم السلام) میں لکھا ہے: یہ ایسی کتاب ہے جس میں معارف تشریع، اخلاق اور آداب ہیں یہ ان حوادث سے متعلق ہے جو آئندہ رونما ہوں گے حضرت زہرا علیہا السلام نے اپنے بابا اور شوہر سے جو کچھ سنا تھا ان ساری باتوں کو اس کتاب میں جمع کیا تھا۔ [۴۷]

(۳) آقائے خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مصحف فاطمہ علیہا السلام ایک ایسی کتاب ہے جس کے مطالب خداوند عالم کی جانب سے حضرت زہرائے مرضیہ (علیہا السلام) پر الہام ہوئے تھے۔ [۴۸]

(۴) صاحب اعیان الشیعہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے پاس دو مصحف تھے ایک کے مطالب خداوند عالم کی طرف سے الہام ہوئے تھے اور دوسرے کے مطالب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھوایا تھا۔ [۴۹]





باب پنجم

مصحف فاطمہ زہرا علیہا السلام کے املا کرنے والے اور اس کے مضامین







مصحف فاطمہ علیہا السلام از منابع ائمہ علیہم السلام:

مصحف فاطمہ علیہا السلام ایک ایسی کتاب ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد فرشتہ نے اس کے مطالب و مضامین کو بیان کیا اس میں حلال و حرام کا قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے اہل بیت علیہم السلام بہت سے موارد میں اس عظیم کتاب سے استناد و استدلال کرتے تھے اس کے ذریعہ لوگوں کو اہم اہم خبریں بتاتے تھے اس کتاب میں بہت بلند پایہ مضامین اور وسیع حقائق و معارف ہیں یہ کتاب ائمہ اطہار علیہم السلام کے منابع سے شمار ہوتی ہے اس کے متعلق بہت زیادہ روایات وارد ہوئی ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر ان شاء اللہ اسی باب میں ذکر کی جائیں گی۔

اس مصحف شریف میں بہت زیادہ معلومات ہونے پر کوئی تعجب نہیں کیونکہ علیم و خبیر خدا کی جانب سے یہ ساری باتیں الہام کی گئیں اور مصلحت کے پیش نظر خداوند عالم نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اور ان کی اولاد طاہرین علیہم السلام کو ان باتوں سے مطلع فرمایا شاید وہ مصلحت ان کی عزت و تکریم ہو کیوں کہ جناب



رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اہل بیت علیہم السلام امت اسلام کے حقیقی رہبر اور خدا کے بندوں کے ملجا و ماویٰ تھے ہر ایک کو ان کے در پر آ کر نجات ملتی تھی سب کی ساری مشکلیں انھیں سے حل ہوتی تھیں خواہ وہ انسان ہوں یا حیوان یا فرشتے سب کو ان کے در پر سر جھکانا پڑا کیوں کہ عزت دینے والے خدا نے انھیں یہ عزت اور عظمت بخشی تھی یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ آئندہ ان حضرات سے مختلف سوالات ہوں گے جو کچھ بھی لوگ پوچھ سکتے ہیں ان سے پوچھیں گے اُس وقت یہ کتاب ان سارے سوالات کا جواب دینے کے لئے کافی ہوگی کیوں کہ خدائے کافی کی جانب سے اس کے مطالب نازل کئے گئے ہیں۔

آج تک کسی ایک کتاب میں یہاں تک کہ مخالفین کی کتاب میں بھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ اہل بیت علیہم السلام کسی بات کا جواب دینے سے عاجز رہے ہوں یا کچھ تاٹل و تاخیر کئے ہوں ادھر سوال ادھر جواب حاضر! کیوں کہ یہ حضرات خدا کے برگزیدہ بندے ہیں درحقیقت انھیں کے ذریعہ خدا کو پہچانا گیا جیسا کہ خود انھوں نے بھی فرمایا: (عن ابی جعفر علیہ السلام): بِنَا عُرِفَ اللّٰهُ: ہمارے ذریعہ لوگوں کو خدا کی معرفت حاصل ہوئی۔ [۱] خدا اپنے خاص بندوں پر بہت زیادہ فضل و احسان کرتا ہے: ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ: یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے۔ [۲]

حضرات ائمہ علیہم السلام کے دشمن اور ظالم و غاصب خلفاء ہمیشہ لوگوں کے



سوالوں کا جواب دینے سے عاجز رہے اور بہت سے مقامات پر بے حد رسوا اور ذلیل ہوئے اور برابر مشکلات کو حل کرنے میں حلال مشکلات حضرت علی (علیہ افضل الصلوات) اور ان کے بعد ان کی اولاد کا سہارا لیا یا خود آ کر ان کے در سے اپنی مشکل کو حل کر کے واپس گئے یا کسی دوسرے کے ذریعہ ان حضرات سے مشکل کا حل اور پیچیدہ مسائل کا جواب دریافت کیا معصومین علیہم السلام علم لدنی و ذخیرہ معلومات الہامیہ کے سہارے فوراً جواب عنایت فرماتے تھے اس طرح سے غیروں کے سامنے بھی عظیم الشان دین ”اسلام“ اور اس کے ماننے والے مسلمانوں کی لاج رکھ لیتے تھے ورنہ تاریخ کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ بالکل کورے ایرے غیرے، بے شعور افراد خلافت کو غصب کر بیٹھے اور لوگوں کے حاکم بنے رہے جب کوئی سوال ہوا تو حیرت سے منہ تکتے رہے!

کتاب مناقب میں ابن شہر آشوبؒ نے حضرت علیؑ کے بارے میں جا حظ جیسے نہایت متعصب کا یہ منصفانہ قول نقل کیا ہے... یسئلونہ ولم یسئل ہو احداً: جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب اور دوسرے حضرات مولائے کائنات حضرت علیؑ سے تمام چیزوں کے بارے میں پوچھتے تھے مگر انھوں نے کسی سے کچھ نہ پوچھا۔ [۳]

کسی تاریخ میں نہیں لکھا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام نے کسی معمولی مشکل کے حل کے لئے بھی کسی کے دروازہ پر قدم رکھا ہو، کچھ پوچھا ہو بلکہ بچپن ہی میں



- ب) سیاسی امور سے متعلق وصیت ..... ۱۳۳
- (۵) مصحف فاطمہ علیہا السلام (کتاب حاضر کا اصل موضوع) ..... ۱۳۵
- صحیح روایات کی تشخیص کے طریقے ..... ۱۳۵
- طریقہ اول ..... ۱۳۶
- طریقہ دوم ..... ۱۳۶
- طریقہ سوم ..... ۱۳۶
- مصحف فاطمہ علیہا السلام مناجح ثلاثہ کی روشنی میں ..... ۱۳۷
- اسانید مصحف فاطمہ علیہا السلام ..... ۱۳۸
- ۱۔ کافی کی روایت اول کے اسناد ..... ۱۴۰
- ۲۔ کافی کی روایت دوم کے اسناد ..... ۱۴۲
- مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں علماء کے اقوال ..... ۱۴۳

## باب پنجم

مصحف فاطمہ علیہا السلام کے املا کرنے والے اور اس کے مضامین

- مصحف فاطمہ علیہا السلام از منابع ائمہ علیہم السلام ..... ۱۴۷
- مصحف فاطمہ علیہا السلام باعث خنکی چشم ائمہ علیہم السلام ..... ۱۵۱
- کاتب مصحف فاطمہ علیہا السلام (۶ روایات سے استدلال) ..... ۱۵۲
- راہ حل تعارض وضعف سند روایت طبری ..... ۱۵۵



انہوں نے پیر فرتوت، قاضی القضاۃ سے لاجواب علمی مناظرہ و مقابلہ کیا ہے اس دعویٰ پر حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور تکی بن اکثم کا تاریخی مناظرہ گواہ ہے کہ حضرت نے اس کے بڑے سوچے سمجھے اور اس کے خیال میں بالکل پیچیدہ سوال کے مختلف گوشے پیدا کئے پھر ایک ایک کا الگ الگ جواب مرحمت فرمایا لطف پروردگار سے باطل شرمسار اور حق سیکڑوں افتخار کے ساتھ کامیاب و سرخرو ہو گیا۔

فَبِهِتَ الَّذِي كَفَرَ [۴] یہ سن کر وہ ہکا بکا رہ گیا، کہاں ائمتہ الہدایہ! اور کہاں قاضی القضاۃ! بھلا ان کا کوئی بھی مقابلہ کر سکتا ہے؟ ”بہ بین تفاوت رہ از کجا است تا یکجا!“ اگر اس کی شرح و تفصیل لکھی جائے تو ”مثنوی ہفتاد من کاغذ شود“۔

ہم نے اس معجزہ و مناظرہ کو اپنی کتاب ”معجزات و کرامات حضرات چہارہ معصومین علیہم السلام“ میں باب یازدہم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے پہلے معجزہ میں تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے یہاں صرف اس کے حوالوں پر اکتفا کر رہے ہیں اس کی کتابت مکمل ہو چکی ہے خدا جلد سے جلد اہل بیت عصمت و طہارت (علیہم السلام) کے طفیل میں اشاعت کے اسباب فراہم کرے اس میں بہت سے معجزات طولانی ہیں اور بعض معصومین علیہم السلام کے معجزات باہرات کی تعداد سو (۱۰۰) سے بھی زیادہ ہے خلاصہ یہ کہ بہت ضخیم ہے کتاب معجزات و کرامات حضرت امام علی رضا علیہ السلام ماہ شعبان ۱۲۲۳ھ میں لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے یہ مذکورہ بالا کتاب کا صرف ایک ہی (گیارہواں) باب ہے جسے مستقل طور پر الگ سے شائع کیا گیا درمیانی (رقعی) سائز میں ۳۰۴ صفحات پر مشتمل ہے بہر حال ذیل میں اثبات و تحفہ کے علاوہ بقیہ حوالے کتاب ”چودہ ستارے“ سے نقل کئے گئے ہیں:

(اثبات الہدایہ، تحفۃ المجالس، کشف الغمہ، منہج التحقیق، قصص الانبیاء، تاریخ ائمہ: ص ۴۸۵، سوانح محمد تقی علیہ السلام: ص ۶، صواعق محرقة: ص ۱۲۳، مطالب السؤل: ص ۲۹۰، شواہد النبوة: ص ۲۰۴، نور الابصار: ص ۱۳۵، ارنج المطالب: ص ۴۵۹، روائج المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ص ۱۹۱، شرح ارشاد: ص ۴۷۶)۔ [۵]



مصحف فاطمہ علیہا السلام باعثِ ختکی چشمِ ائمہ علیہم السلام:  
ہاں! شاید انھیں پوشیدہ اسرار کی وجہ سے ائمہ علیہم السلام نے ”مصحف فاطمہ“  
علیہا السلام پر افتخار کیا اور اسے اپنی آنکھیں ٹھنڈی ہونے کا ذریعہ بتایا ان کے  
دشمنوں کی آنکھیں اندھی ہو جائیں لیکن جو ”مولا“ کا حامی نہیں بلکہ قاتل ”لولا“  
کا طرفدار ہے وہ ان فضائل و مناقب اور واقعیات و بدیہیات کو تحمل نہیں کر پاتا  
اور انھیں قبول نہیں کرتا ہے: ذَالِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ بِالْكَفْلِ کھلا ہوا گھاٹا  
یہی تو ہے! [۶]

تاریخ میں دو یادگار ”لولا“ ہیں:

۱۔ عمر نے بارہا کہا: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهْلَكَ عُمَرُ: اگر حضرت علیؑ نہ

ہوتے تو میں (عمر) ہلاک اور نیست و نابود ہو جاتا!

۲۔ اہل سنت کے امام اعظم ابوحنیفہ نے کہا: لَوْلَا السُّنَّتَانِ لَهْلَكَ النُّعْمَانُ:

دو سال جن میں حضرت امام جعفر صادقؑ کی شاگردی اختیار کی، ان سے

کسبِ علم و فیض کیا اگر وہ نہ ہوتے تو میں ہلاک و برباد ہو جاتا!

افتخارِ شیعہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے حدیثِ افتخار کو بحارِ الانوار میں اس طرح

نقل فرمایا ہے:

عن فضیل بن عثمان عن الحداء قال لی ابو جعفرؑ یا ابا عبیدہ!



من كان عنده سيف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و درعته و  
رايته المقلبة و مصحف فاطمة عليها السلام قرّت عينه.

ابو عبیدہ حذاء، ناقل ہیں کہ حضرت امام ابو جعفر [محمد باقر] علیہ السلام نے مجھ سے  
فرمایا: ابو عبیدہ! جس کے پاس جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی  
تکوار، زرہ، آنحضرت کا، کامیابی دلانے والا علم اور ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام  
ہو اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ [۷]

### کاتب مصحف فاطمہ علیہا السلام:

اکثر روایات میں وارد ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کو حضرت علی علیہ السلام نے  
لکھا ہے ذیل میں ان روایات سے صرف وہ کلمات نقل کئے جا رہے ہیں جو اس  
کتابت پر دلالت کرتے ہیں:

#### ﴿حدیث نمبر ۱﴾

حماد بن عثمان سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب دیا:  
... فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى اثْبَتَ  
مِنْ ذَلِكَ مُصْحَفًا: حضرت علی علیہ السلام جو کچھ سنتے تھے اسے لکھ لیتے تھے اس  
طرح سے ایک مصحف تیار کر لیا۔ [۸]



﴿حدیث نمبر ۲﴾

ابو عبیدہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: ... وکان علی علیہ السلام یکتب ذالک فهذا مصحف فاطمة علیہا السلام: حضرت علی علیہ السلام ان مطالب کو لکھتے تھے اسی نوشتے کا نام مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے۔ [۹]

﴿حدیث نمبر ۳﴾

علی بن سعید نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: ... واللہ مصحف فاطمة علیہا السلام... وخطہ علی علیہ السلام بیدہ: مصحف فاطمہ علیہا السلام کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے لکھا۔ [۱۰]

﴿حدیث نمبر ۴﴾

جناب محمد بن مسلم روایت کرتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ... وخلفت فاطمة علیہا السلام مصحفاً... وخط علی علیہ السلام: حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اپنے بعد ایک مصحف چھوڑا جس کی تحریر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ہے۔ [۱۱]

﴿حدیث نمبر ۵﴾

علی بن حسین نے نقل کیا: ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ... وعندنا مصحف



فاطمہ علیہا السلام وخط علیؑ: مصحف حضرت فاطمہ علیہا السلام جو حضرت علیؑ کے خط مبارک سے ہے وہ ہمارے پاس ہے۔ [۱۲]

### ﴿حدیث نمبر ۶﴾

علی بن حمزہ نے کہا: حضرت ابو عبد اللہؑ نے فرمایا: ... و عندنا مصحف فاطمہ علیہا السلام وخط علیؑ: مصحف فاطمہ علیہا السلام جو حضرت علیؑ کے خط مبارک سے ہے وہ ہمارے پاس ہے۔ [۱۳]

ان تمام روایات میں وارد ہے کہ خود حضرت علیؑ نے مصحف فاطمہ علیہا السلام کو لکھا مگر صرف ابن رستم طبریؒ [امامی] کی کتاب ”دلائل الامامہ“ میں ایک ایسی روایت موجود ہے جو دلالت کرتی ہے کہ فرشتے مصحف فاطمہ علیہا السلام کو آسمان سے لائے وہ خداوند عالم کی جانب سے لکھی ہوئی تھی۔

اس روایت کے پیش نظر اس کے املا کرنے اور حضرت علیؑ کے لکھنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا مذکورہ روایت میں یہ بھی وارد ہے: ”... و وضعوا المصحف فی حجرها... فرشتوں نے مصحف فاطمہ علیہا السلام کو آسمان سے لا کر حضرت فاطمہ علیہا السلام کی آغوش میں رکھ دیا۔“ [۱۴]

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام لکھی ہوئی بالکل تیار شدہ آسمان سے نازل ہوئی یعنی صرف اس کے مطالب و مندرجات ہی آسمان سے نازل نہیں ہوئے ہیں بلکہ وہ خود پوری پوری آسمان سے نازل کی گئی ہے۔



طبریؒ کی یہ روایت گزشتہ تمام روایات سے تعارض کر رہی ہے کیوں کہ ان سب میں یہ وارد ہے: ”مصنف فاطمہ علیہا السلام کو حضرت علیؓ نے لکھا“

## راہ حل تعارض وضعف سند روایت طبریؒ:

اس تعارض کو حل کرنے کے دو طریقے ہیں:

(۱) روایت طبریؒ کو اس کے ظاہر سے صرف نظر کرتے ہوئے ہم کہیں:

”ووضعوا المصحف فی حجرھا“ کے معنی یہ ہیں کہ فرشتوں نے حضرت زہرا علیہا السلام کو املا کیا اس صورت میں املا کے وقت حضرت علیؓ کے بھی وہاں موجود ہونے اور اس کو لکھنے میں کوئی مانع نہیں ہے البتہ واضح رہے کہ یہ احتمال بہت بعید ہے۔

(۲) شاید حل کا یہی دوسرا طریقہ متعین ہو اور وہ یہ کہ ایک دم سے روایت

طبریؒ کو چھوڑ دیا جائے کیوں کہ اس کی سند میں ایک راوی ”جعفر بن محمد بن مالک فزاری“ نام کا موجود ہے اس کے بارے میں نجاشیؒ نے کہا ہے: ”یہ شخص حدیث میں ضعیف تھا... اور میں نے سنا کہ دوسرے نے اس کے بارے میں کہا: یہ شخص فاسد المذہب والروایت بھی تھا۔“ [۱۵]۔ [یعنی نہ تو اس کا مذہب صحیح تھا اور نہ صحیح طور سے روایت ہی بیان کرتا تھا!]

احمد بن حسین سے منقول ہے کہ انھوں نے ”فزاری“ راوی کے بارے میں کہا:



”وہ حدیثیں گڑھتا تھا اور بغیر جانے پہچانے افراد سے روایت کرتا تھا۔“ [۱۶]

ابن غصائر نے ان الفاظ میں اس کی توصیف کی ہے: وہ جھوٹا تھا، اس کی ساری حدیثیں متروک ہیں، اس کے مذہب میں ارتفاع تھا، وہ ضعیف و نامعلوم افراد سے نقل کرتا تھا اس کے اندر ضعفاء کے تمام عیوب جمع تھے۔“ [۱۷]

ابن ولید و ابن نوح اور صدوق نے بھی اسے ضعیف بتایا ہے جیسا کہ نجاشی نے محمد بن احمد بن یحییٰ کے حالات زندگی میں ان سے نقل کیا ہے۔ [۱۸]  
”فزاری“ کے بارے میں اکثر علمائے علم رجال کے اقوال نقل کرنے اور اسے ضعیف بتانے کے بعد شیخ طوسی نے جو اسے اپنی کتاب رجال میں ثقہ بتایا ہے اس قول کا کوئی فائدہ اور اثر نہیں ہوگا [۱۹] کیونکہ یہاں اکثریت کی بات قابل قبول ہے اور وہی ترجیح بھی رکھتی ہے۔

جب روایت طبری کی سند میں اس قدر اشکالات ثابت کئے جا چکے تو ظاہر ہے کہ اس کا ترک کر دینا ہی بہتر ہے اور جب اسے چھوڑ دیں گے تو صرف وہ ساری روایات باقی رہ جائیں گی جو دلالت کرتی ہیں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کو حضرت علی علیہ السلام نے لکھا اور پھر کوئی دوسری روایت ان کی معارض بھی نہ رہ جائے گی کیوں کہ صرف یہی ایک طبری کی روایت معارض تھی بہر حال یہ پوری سب سے طولانی روایت اپنے مقام پر باب ہشتم میں اسناد کے ساتھ ذکر کی جائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔



علامہ مجلسیؒ کے نزدیک کتاب دلائل الامامہ کی اہمیت:

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب ”دلائل“ اور اس کے مولف کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: ”یہ کتاب معتبر اور مشہور کتابوں میں سے ہے جب یہ لکھی جا چکی تو اس کے بعد جتنے علماء آئے سب نے اس سے مطالب کو نقل کیا منجملہ سید ابن طاووس علیہ الرحمہ اور کتاب دلائل الامامہ کے مولف بزرگوار شیعہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں اور مشہور ”تاریخ طبری“ کے مولف ایک سنی عالم ہیں۔  
نجاشیؒ نے ان کے بارے میں کہا: ”محمد بن جریر بن رستم طبری آملی ابو جعفر، جلیل القدر شیعہ علماء میں شمار ہوتے ہیں ان کا کلام بہترین ہوتا ہے اور وہ حدیث میں ثقہ ہیں۔“ [۲۰]

اگرچہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی فرمائش اپنی جگہ بالکل صحیح ہے لیکن کسی عالم کے بارے میں کسی دوسرے عالم نے یہ ضمانت نہیں لی ہے کہ فلاں عالم کی کتاب میں لکھی ہوئی ساری باتیں شروع سے آخر تک صحیح ہیں کیوں کہ عالم معصوم نہیں ہے ہر عالم نہایت زحمت و مشقت سے مفید باتوں کو جمع کر کے کتاب میں لکھتا ہے اسی میں کچھ ایسی باتیں بھی لکھ جاتی ہیں جو تمام علماء کے نظریے اور عقائد حقہ کے خلاف ہوتی ہیں اس طرح کی اکثر باتیں عصیان کے باعث نہیں لکھی جاتیں بلکہ نسیان، غفلت اور عدم دقت کی وجہ سے ایسا لکھ دیا جاتا ہے خداوند عالم غفور و رحیم ہے



ان شاء اللہ وہ اپنے لطف و کرم سے ان لغزشوں کو معاف کر دے گا۔ اس سلسلہ میں اس سے پہلے بھی تیسرے باب میں کچھ باتیں گزر چکی ہیں جس کا عنوان یہ تھا: ”روایات تحریف کے متعلق شیعوں کا عقیدہ۔“

ہمارے استاد مرجع بزرگوار حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے نوری ہمدانی مدظلہ العالی نے فرمایا: ”مشہور و معروف کتاب وسائل الشیعہ میں پینتیس (۳۵) ہزار اور کتاب مستدرک الوسائل: محدث نوریؒ میں تیس (۲۳) ہزار پھر مجموعی طور پر اٹھاون (۵۸) ہزار احادیث موجود ہیں ان کو نقل اور بیان کرنے والے افراد کی تعداد چودہ (۱۴) ہزار ہے دین مقدس اسلام کے بارے میں صرف اس شخص کو اپنا نظریہ پیش کرنے کا حق ہے جو ان تمام احادیث پر مسلط ہو اور ایک ایک راوی کو اچھی طرح پہچانتا بھی ہو۔“

استاد کی یہ بات بہت اچھی ہے کیوں کہ پڑھے لکھے افراد میں بھی کچھ لوگ بڑے سادے ہیں ان کے ذاتی عقیدہ اور ذوق کے خلاف جو باتیں ہوتی ہیں ان کے بارے میں فوراً کہہ دیتے ہیں: ”میں اس بات کو روایت سے ثابت کر دوں گا!“ واقعات یہ راہ بڑی دشوار ہے البتہ صرف ان لوگوں کے لئے جو احتیاط کے ساتھ قدم اٹھانا چاہتے ہیں، احتیاط کے ساتھ کچھ کہنا اور لکھنا چاہتے ہیں صرف روایت موجود ہونے سے کسی بات کو نہ تو ثابت کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کا انکار ہی کیا جاسکتا ہے کیوں کہ اس سے پہلے کا مرحلہ خود راوی کو پہچاننا ہے اس کے بعد کا



مرحلہ اس کی حدیث کو دلیل قرار دینا ہے اسی اثبات و تحقیق کی راہ میں محققین و متفکرین اسلام سے کس قدر لغزشیں ہوئی ہیں! جھوٹے راوی کس قدر زیادہ تھے! کیا جھوٹوں کی باتیں ایک چمھر کے برابر بھی اہمیت رکھتی ہیں! کیا جن لوگوں نے ان کی روایتوں پر اعتماد کیا انھوں نے دھوکہ نہ کھایا!

ہم نے اس کتاب کے چھٹے باب میں اس طرح کی جھوٹی روایات کے بہت سے نمونے مفصل طور پر بیان کئے ہیں وہاں پر اس عنوان کا مطالعہ کیا جائے:

”گڑھی ہوئی حدیثوں کی تعداد اور نظر علامہ امینی“ تقریباً ایک لاکھ جعلی حدیثیں موجود ہیں ذرا اس کے بارے میں غور کیا جائے!

## مصحف فاطمہ علیہا السلام کا املا کرنے والے:

متعدد روایات میں وارد ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے سارے مطالب، خداوند عالم کی جانب سے فرشتوں کے ذریعہ حضرت زہراء علیہا السلام پر الہام ہوئے اور حضرت علی بن ابی طالب علیہما السلام کے دست مبارک سے لکھے گئے، کس نے لکھایا؟ اس میں کئی ایک احتمالات ہیں: ۱۔ خداوند عالم ۲۔ فرشتہ ۳۔ جبریل ۴۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

﴿۱۔ خداوند تعالیٰ﴾

ابوبصیرؒ سے مروی ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ... انما هو



- ۱۵۷..... علامہ مجلسیؒ کے نزدیک کتاب ”دلائل الامامہ“ کی اہمیت
- ۱۵۹..... مصحف فاطمہ علیہا السلام کا املا کرنے والے (۳۱ احتمالات)
- ۱۶۲..... املا کرنے والے جبریل یا رسولؐ؟
- ۱۶۳..... حل تعارض کے طریقے
- ۱۶۵..... مندرجات مصحف فاطمہ علیہا السلام
- ۱۶۶..... الف) منفی مندرجات
- ۱۶۶..... نفی قرآن پر دلالت کرنے والی روایات (۹ روایات)
- ۱۷۰..... نفی احکام شرعی پر دلالت کرنے والی روایت
- ۱۷۰..... مندرجات مصحف کے سمجھنے میں غلطی
- ۱۷۲..... غلطی کا منشا و سبب
- ۱۷۳..... مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حکم زکوٰۃ
- ۱۷۵..... صاحب اعیان الشیعہ کا نظریہ
- ۱۷۵..... روایت زکوٰۃ میں نظریہ آقائے برکات
- ۱۷۶..... ب) مثبت مندرجات
- ۱۷۷..... ۱۔ مقام و منزلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۱۷۷..... ۲۔ سادات کے ساتھ آئندہ ہونے والے واقعات
- ۱۷۷..... ۳۔ علم حوادث
- ۱۷۹..... ۴۔ اسمائے انبیاء و اوصیاء
- ۱۷۹..... ۵۔ بادشاہوں اور ان کے باپ کے نام
- ۱۸۱..... ۶۔ وصیت حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام



شیء أملاها الله و اوحى اليها : مصحف فاطمہ علیہا السلام میں ایسے مطالب ہیں جنہیں خدا نے املا کیا اور حضرت زہراء علیہا السلام پر وحی کی ہے۔ [۲۱]  
اس حدیث کی منقولہ عبارت ”املاها الله“ میں دو (۲) احتمال ہیں:  
(۱) ناخین سے اشتباہ ہو گیا کیوں کہ صحیح عبارت اس طرح ہونی چاہئے:  
”املاہ الله“ ضمیر (ہ) لفظ ”شیء“ کی طرف لوٹے گی۔

(۲) ضمیر (ہا) بنا برزاع خافض، محلاً منصوب ہے اصل عبارت اس طرح ہے: املاہ علیہا الله، مفعول بہ (ضمیر غائب مذکر) حذف ہے اس کے بعد خافض (علی) بھی حذف ہو گیا ہے اور جو ضمیر، محلاً مخفوض (مجرور) تھی وہ فعل ”املی“ سے ملحق ہو گئی [پھر اس طرح سے ”املاها“ ہو گیا]۔

شاید پہلا احتمال، صحت سے زیادہ نزدیک ہو کیوں کہ احتمال دوم میں تکلف بالکل آشکار ہے اور اوحی الیہا کے معنی الہم الیہا ہیں کیونکہ قرآن مجید میں لفظ ”وحی“ متعدد آیات میں ”الہام“ کے معنی میں آیا ہے اس کی تفصیلی بحث چھٹے باب کے شروع میں آئے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

## ﴿ ۲ - فرشتہ ﴾

حماد بن عثمان ناقل ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ... فارسل الیہا ملکاً... پس خدا نے حضرت زہراء علیہا السلام کی خدمت میں ایک فرشتہ کو بھیجا۔ [۲۲]



اس روایت میں دو چیزیں قابل غور ہیں:

(۱) حضرت زہرا علیہا السلام نے جو حضرت علی علیہ السلام سے شکوہ کیا اس کے کیا معنی ہیں اور شکوہ سے مراد کیا ہے؟ اس کے بارے میں ساتویں باب میں ایک تفصیلی بحث آئے گی (ان شاء اللہ تعالیٰ) جس کا عنوان یہ ہوگا: ”نزول ملائکہ کے وقت کس بات کا شکوہ؟“

(۲) اس روایت کا ظاہر یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام جو کچھ جبرئیل سے سنتے تھے خود ہی اسے لکھ لیا کرتے تھے یعنی ایسا نہیں ہے کہ فرشتہ کی باتیں صرف حضرت زہرا علیہا السلام سنتی تھیں پھر بعد میں حضرت علی علیہ السلام سے بیان کرتی تھیں وہ لکھ لیتے تھے۔ دوسری روایت میں وضاحت و صراحت موجود ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اسی وقت براہ راست جبرئیل سے سنتے اور لکھتے تھے چنانچہ عمر بن یزید سے مروی ہے:

قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الذی املى جبرئیل علی علی علیہ السلام  
أقرآن؟ قال: لا! میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: جبرئیل  
نے حضرت علی علیہ السلام کو جو مطالب لکھائے کیا وہ قرآن تھے؟ فرمایا: نہیں! [۲۳]

﴿۳۔ جبرئیل﴾

صحیحہ ابو عبیدہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ...وکان  
جبرئیل یأتیہا... ویخبرہا: جبرئیل حضرت زہرا علیہا السلام کی خدمت میں  
آتے تھے... انھیں خبر دیتے تھے۔ [۲۴]



﴿۴۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

علی بن حسین نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے... ولکنہ املاء رسول اللہ وخط علی علیہ السلام مصحف فاطمہ علیہا السلام کو رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت علی علیہ السلام سے لکھوایا۔ [۲۵]

دوسری روایت میں علی بن سعید نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے... وانہ لاملاء رسول اللہ وخطہ علی علیہ السلام: مصحف فاطمہ علیہا السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے املا کیا اور حضرت علی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے لکھا۔ [۲۶]

املا کرنے والے جبریل یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟  
خدا، فرشتہ، جبریل ان تین عناوین میں کوئی تعارض نہیں ہے کیوں کہ پہلے مرحلہ میں خداوند عالم نے مصحف فاطمہ علیہا السلام کے سارے مطالب، جبریل فرشتہ کو املا کئے لیکن جن روایات میں وارد ہے کہ جبریل نے املا کیا یہ پہلی نظر میں ان روایات کے معارض لگتی ہیں جن میں وارد ہے: ”رسول اللہ“ نے املا کیا کیوں کہ لفظ ”رسول اللہ“ سے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبادرو انصراف ہوتا ہے لہذا اس تعارض کو دور کرنا ضروری ہے اور اس کو حل کرنے کے سلسلہ میں تین اہم احتمالات ہیں:



## حل تعارض کے طریقے:

(۱) احتمال ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام صرف ایک کتاب ہو مگر وہ دو قسم کے مطالب پر مشتمل ہو: ایک حصہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لکھایا ہو اور دوسرا جبرئیل نے لکھایا ہو۔

(۲) ممکن ہے کہ حضرت زہرا علیہا السلام کے پاس دو مصحف رہے ہوں: ایک کے مطالب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھائے ہوں اور دوسرے کے جبرئیل۔

(۳) ممکن ہے کہ لفظ ”رسول اللہ“ سے مراد جبرئیل ہوں کیوں کہ ”رسول اللہ“ کے معنی ہیں: اللہ کا پیغام لانے والا، چونکہ جبرئیل، خدا کا پیغام لاتے تھے اس لئے وہ بھی خدا کے ”رسول“ ہوئے یعنی خدا کی جانب سے پیغام دے کر بھیجے گئے۔

اگر پہلے احتمال کو قبول کریں تو ”مصحف فاطمہ علیہا السلام من املاء جبرئیل“ کی عبارت کے خلاف ہے کیوں کہ اس عبارت سے ذہن میں تبادر ہوتا ہے کہ مصحف کو شروع سے آخر تک صرف جبرئیل نے لکھایا ہے یعنی ایسا نہیں ہے کہ صرف کچھ حصہ جبرئیل نے لکھایا ہو۔

دوسرے احتمال کو علامہ سید محسن امینؒ نے اعیان الشیعہ میں بیان اور قبول فرمایا



ہے [۲۷] اسی باب میں عنقریب اس کے متعلق بحث آئے گی جس کا عنوان یہ ہوگا:

”مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حکم زکوٰۃ“

احتمال سوم کو علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحار میں اختیار فرمایا ہے۔ [۲۸] اس

احتمال پر بہت زیادہ شواہد موجود ہیں کیوں کہ واقعاً لفظ ”رسول اللہ“ سے اس کے

لغوی معنی یعنی ”خدا کا بھیجا ہوا [فرشتہ]“ مراد ہے قرآن مجید میں یہ لفظ کثرت کے

ساتھ فرشتوں کے لئے آیا ہے: [۲۹]

﴿جن آیات میں ”رسول اللہ“ سے مراد ”فرشتہ“ ہے﴾

نمبر شمار	نام سورہ	سورہ نمبر	آیت نمبر	نمبر شمار	نام سورہ	سورہ نمبر	آیت نمبر
۱	انعام	۶	۶۱	۲	اعراف	۷	۳۷
۳	ہود	۱۱	۹۹، ۸۱، ۷۷	۴	حجّر	۱۵	۶۱، ۱۵
۵	مریم	۱۹	۱۹، ۱۸، ۱۷	۶	طہ	۲۰	۲۰
۷	حج	۲۲	۷۵	۸	فاطر	۳۵	۱

واضح رہے کہ ان کے علاوہ دوسرے موارد بھی چھٹے باب میں آئندہ بیان کئے

جائیں گے عنوان یہ ہوگا: ”آیات سے اثبات تکلم ملائکہ“ آیت چہارم (سورہ ہود: ۷۱ تا ۷۳)

آیت سوم (سورہ مریم: ۱۹ تا ۱۹) ان آیات میں بھی لفظ ”رسول“ کا اطلاق



ملائکہ پر ہوا ہے اختصار کے پیش نظر صرف حوالوں پر اکتفاء کی گئی ہے طالبین قرآن مجید میں مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

آیات کی طرح روایات میں بھی لفظ ”رسول“ کا اطلاق ملائکہ پر ہوا ہے منجملہ ایک روایت میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْمَلَائِكَةُ هُمْ رُسُلُ اللَّهِ: فرشتے، اللہ کے رسول ہیں۔ [۳۰]

آقائے برکات نے اپنی کتاب میں اس کے علاوہ دو اور بھی حدیثیں نقل کی ہیں اس کے بعد فرمایا: ”نتیجہ یہ ہوا کہ روایات مصحف میں لفظ ”رسول اللہ“ سے مراد حضرت ”جبریل“ ہیں پس تنافی ختم ہو جائے گی۔

### مندرجات مصحف فاطمہ علیہا السلام:

روایات مصحف کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے کیوں کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ اس میں فلاں فلاں چیزیں موجود نہیں ہیں اور بعض میں یہ صراحت ہے کہ فلاں فلاں چیزیں موجود ہیں پس اس اعتبار سے ان مندرجات کو دو عناوین میں بیان کیا جائے گا: (۱) منفی مندرجات (۲) مثبت مندرجات۔



## الف) منفی مندرجات:

روایات اہل بیت علیہم السلام بتاتی ہیں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر دو چیزیں نہیں ہیں: (۱) قرآن (۲) احکام شرعی، ذیل میں دونوں کا بیان تفصیل کے ساتھ ہوگا:

## نفی قرآن پر دلالت کرنے والی روایات:

جن روایات میں مصحف فاطمہ علیہا السلام کا ذکر ہوا ہے اکثر میں یہ نفی کی گئی ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام قرآن نہیں ہے نیز آیات قرآن پر مشتمل نہیں ہے [بلکہ اس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے] اس کا تذکرہ مختلف تعبیرات اور عبارات کے ساتھ ہوا ہے شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ کسی کو یہ توہم و گمان نہ ہو کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام وہی قرآن ہے بہر حال وہ روایات یہ ہیں:

(۱) ما هو قرآن: مصحف فاطمہ علیہا السلام قرآن نہیں ہے۔

محمد بن مسلم نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے: ... وخلفت

فاطمہ علیہا السلام مصحفاً ما هو قرآن: حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام ایک مصحف چھوڑ کر اس دنیا سے گئیں وہ قرآن نہیں ہے۔ [۳۱]

(۲) ما ازعم انه قرآن: میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ وہ قرآن ہے۔



عنہ بن مصعب بن ابی عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: و مصحف فاطمة علیہا السلام اما واللہ ما ازعم انه قرآن: آگاہ رہو خدا کی قسم! میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ وہ قرآن ہے۔ [۳۲]

(۳) ما هو بالقرآن: مصحف فاطمہ علیہا السلام قرآن نہیں ہے۔

محمد بن عبد الملک نے اپنے باپ عبد اللہ سے روایت کی ہے: و عندنا مصحف فاطمة علیہا السلام اما واللہ ما هو بالقرآن: مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس ہے آگاہ رہو خدا کی قسم! وہ قرآن نہیں ہے۔ [۳۳]

(۴) ما ازعم فیہ قرآناً: میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ اس میں قرآن ہے۔

حسین بن ابی العلاء نے کہا: میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا: و مصحف فاطمة علیہا السلام ما ازعم فیہ قرآناً: میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر قرآن ہے۔ [۳۴]  
(۵) لیس فیہ شیء من القرآن: مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر قرآن کا کچھ بھی نہیں ہے۔

علی بن حمزہ نے حضرت عبد صالح رضی اللہ عنہ [امام کاظم رضی اللہ عنہ] سے روایت کی ہے: عندی مصحف فاطمة علیہا السلام لیس فیہ شیء من القرآن: مصحف فاطمہ

علیہا السلام میرے پاس ہے اس کے اندر قرآن کا کچھ بھی نہیں ہے۔ [۳۵]

(۶) ما فیہ شیء من کتاب اللہ: اس میں خدا کی کتاب سے کچھ بھی نہیں ہے۔



ابو حمزہ نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے: مصحف فاطمہ علیہا السلام ما فیہ شیء من کتاب اللہ: مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر خدا کی کتاب سے کچھ بھی نہیں ہے۔ [۳۶]

(۷) ما فیہ آیۃ من کتاب اللہ: اس میں کتاب خدا کی ایک آیت تک نہیں ہے۔ علی بن سعید نے کہا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ... و عندنا و اللہ مصحف فاطمہ علیہا السلام ما فیہ آیۃ من کتاب اللہ: خدا کی قسم! مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس ہے اس میں کتاب خدا کی ایک آیت بھی نہیں ہے۔ [۳۷]

(۸) ما فیہ حرف من القرآن: اس میں قرآن کا ایک حرف تک نہیں ہے۔ علی بن حسین نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے: ... و عندنا مصحف فاطمہ علیہا السلام اما واللہ ما فیہ حرف من القرآن: مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس ہے آگاہ رہو خدا کی قسم! اس میں قرآن کا ایک حرف تک نہیں ہے۔ [۳۸]

(۹) ما فیہ من قرآنکم حرف واحد: اس کے اندر تمہارے قرآن کا ایک حرف تک نہیں ہے۔

ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے: و ان عندنا لمصحف فاطمہ علیہا السلام واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد: بیشک مصحف



فاطمہ ہمارے پاس ہے خدا کی قسم! اس کے اندر تمہارے قرآن کا ایک حرف تک نہیں

ہے۔ [۳۹]

یہ تمام روایات جن میں صراحت اور وضاحت ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام قرآن نہیں ہے یہاں تک کہ اس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے اس قدر صراحت کے باوجود بھی علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے ”کنز جوامع الفوائد“ نام کی ایک خطی کتاب سے نقل کیا ہے کہ ابو بصیرؒ نے کہا:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت اس طرح کی:

”سَسْأَلُ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِّلْكَافِرِينَ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) لَّيْسَ لَهُ دَافِعٌ“

ثم قال: هكذا هي في مصحف فاطمة عليها السلام وروى البرقي:

انه قال: هكذا والله انزلها جبرئيل على النبي صلى الله عليه وآله

وسلم و هكذا هو مثبت في مصحف فاطمة... روایت کے آخر میں

وارد ہے کہ یہ آیت اسی طرح مصحف فاطمہ علیہا السلام میں لکھی ہوئی ہے۔ [۴۰]

یہ روایت اصلاً معتبر نہیں ہے کیوں کہ اس کی سند میں ”محمد بن سلیمان دیلمی“

ہے اس راوی کو شیخ طوسیؒ و نجاشیؒ اور شیخ ابن غصائرؒ ضعیف جانتے ہیں۔ [۴۱]

نجاشیؒ نے رجال میں کہا: یہ راوی بہت ضعیف ہے کسی معاملہ میں اس پر اعتماد نہیں

کیا جاسکتا ہے۔ [۴۲]

ابن غصائرؒ نے کہا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اور اپنے مذہب میں مرتفع



- ۱۸۲..... مندرجات مصحف فاطمہ علیہا السلام کا خلاصہ
- ۱۸۳..... مصحف فاطمہ علیہا السلام کا حجم
- ۱۸۵..... حجم مصحف کے بارے میں نظریہ آقائے قزوینی
- ۱۸۶..... خلاصہ

## باب ششم

### غیر انبیاء سے ملائکہ کی گفتگو

- ۱۹۱..... کیا ملائکہ کا حضرت زہرا (علیہا السلام) سے گفتگو کرنا وحی ہے؟
- ۱۹۱..... وحی نبوی و غیر نبوی
- ۱۹۲..... غیر انبیاء پر لفظ وحی کا اطلاق (۳ آیات)
- ۱۹۳..... غیر بشر پر لفظ وحی کا اطلاق (۳ آیات)
- ۱۹۴..... خلاصہ
- ۱۹۵..... مصحف فاطمہ (علیہا السلام) کے وجود میں آنے کا سبب

### امراؤں

- ۱۹۶..... حضرت رسول و بتول علیہما السلام کے درمیان بے انتہا محبت
- ۱۹۷..... قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرثیہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا
- ۱۹۸..... شہزادی کے مشہور شعر کا منظوم ترجمہ فارسی
- ۱۹۸..... مولانا مسرور مجیدی کا منظوم اردو ترجمہ



ہے اس پر التفات نہیں کیا جاسکتا۔ [۴۳]

ان اقوال کو نقل کرنے کے بعد آقائے برکات فرماتے ہیں:

یہ روایت متروک ہے اس کے مطابق عمل نہیں کیا جاسکتا اس روایت میں سند کے اعتبار سے بھی خرابی ہے کیوں کہ ضعیف ہے اور دلالت کے اعتبار سے بھی

خرابی ہے کیوں کہ ایسی بہت سی روایات کے مخالف ہے جن میں وارد ہے:

”مصحف فاطمہ علیہا السلام میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔“

اس طرح کے مضامین کی نو (۹) روایات گزر چکی ہیں۔

## نفی احکام شرعی پر دلالت کرنے والی روایت:

روایت حماد بن عثمان جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے وہ دلالت

کرتی ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام میں احکام شرعی نہیں ہیں: *تظهر الزنادقة ...*

*امانه ليس فيه شيء من الحلال والحرام ولكن فيه علم ما يكون ...*

آگاہ رہو کہ اس میں حلال و حرام ایک دم سے نہیں ہیں لیکن آئندہ جو کچھ ہونے والا

ہے اس کا علم موجود ہے۔ [۴۴]

## مندرجات مصحف کے سمجھنے میں غلطی:

روایت حماد بن عثمان بالکل صراحت اور وضاحت کرتی ہے کہ مصحف فاطمہ



کے اندر احکام شرعی موجود نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود بھی بعض منجملہ سید ہاشم حسینیؑ نے ذکر کیا ہے کہ اس میں احکام شرعی بھی ہیں۔ [۴۵]

ان کی دلیل، حسین بن ابوالعلاء کی روایت ہے جس میں حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ما از عم ان فیہ قرآناً وفیہ ما یحتاج الیہ الناس ولانحتاج الی احد حتی ان فیہ الجلدۃ ونصف الجلدۃ وربع الجلدۃ وارش الخدش: میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ اس میں قرآن ہے البتہ اس میں وہ ساری چیزیں ہیں جن کی ضرورت لوگوں کو پڑتی ہے، ہم کو کسی کی ضرورت نہیں پڑتی یہاں تک کہ اس میں ایک کوڑا مارنے کا جرمانہ، نصف کوڑا، ربع کوڑا مارنے کا جرمانہ موجود ہے اور ایک خراش تک لگانے کا جرمانہ موجود ہے۔ [۴۶]

آقائے برکات فرماتے ہیں:

سید (حسینی رحمۃ اللہ علیہ) کے کلام میں مرحوم سے ایک غلطی ہو گئی، ہم نے اسے اپنی دوسری کتاب ”حقیقۃ الجعفر عند الشیعۃ“ میں [ص ۸۸ پر] بیان کیا ہے یہ غلطی، روایت سابقہ کے سمجھنے میں غور نہ کرنے کی وجہ سے ہو گئی ہے کیونکہ وہ روایت ”جعفر ابیض“ کے مندرجات کو بیان کر رہی تھی امام علیہ السلام نے روایت کے شروع میں فرمایا: ان عندی الجعفر الابيض: بیشک جعفر سفید میرے پاس ہے۔

راوی نے اس کے مندرجات کے بارے میں سوال کیا تو حضرت نے جواب



دیا: زبور داؤد و توراۃ موسیٰ... ارش الخدش: جفر سفید کے اندر زبور داؤد،  
توریت موسیٰ... اور یہاں تک کہ خراش کا جرمانہ (دیت) موجود ہے۔ [۴۷]

### غلطی کا منشاء و سبب:

سید (رحمہ اللہ) نے گمان کیا کہ جملہ ”وفیہ ما یحتاج الناس الینا“ میں  
جو ضمیر ”فیہ“ ہے وہ ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ کی طرف لوٹتی ہے یہ صرف ایک  
توہم ہے کیوں کہ یہ ضمیر ”جفر ابیض“ کی طرف لوٹتی ہے اور یہ ”جفر ابیض“ ایسے  
علوم پر مشتمل ہے جن کی لوگوں کو ضرورت پڑتی ہے پس مذکورہ ضمیر، مصحف فاطمہ  
علیہا السلام کی طرف نہیں لوٹے گی۔

آقائے مہدوی راد نے لکھا کہ علامہ مجلسیؒ نے فرمایا ہے:

”شاید اس روایت کی تمام یا آخری دو ضمیریں ”جفر“ کی طرف لوٹیں مصحف  
کی طرف نہ لوٹیں اس طرح روایات کے درمیان سے تنافی ختم ہو جائے گی مصحف  
احکام پر مشتمل نہ ہوگی۔ [۴۸]

آقائے مرتضیٰ عالمی اس کے بارے میں فرماتے ہیں: وفیہ ما یحتاج  
الناس الینا یہ جملہ، پہلے والے جملہ ما از عم ان فیہ قرآناً پر عطف نہیں ہے  
اگر ہوتا تو مندرجات مصحف فاطمہ علیہا السلام کو بیان کرتا پس یہ جملہ زبور داؤد،  
تورات موسیٰ... پر عطف ہے یعنی زبور داؤد و مصحف فاطمہ علیہا السلام حلال و حرام



اور جن چیزوں کی لوگوں کو ضرورت ہے یہ سب چیزیں جعفر سفید میں ہیں۔ [۴۹]  
ظاہراً اس بات کو آقائے برکات نے مرتضیٰ عالمی کی کتاب سے بیان کیا ہے  
اگرچہ انھوں نے آقائے مرتضیٰ عالمی کی بڑی تعریف و توصیف بیان کی ہے اور  
ان کی بہت سی باتوں کو نقل بھی کیا مگر یہاں پر ان کی کتاب کا حوالہ نہیں دیا بہر حال  
علامہ مجلسیؒ و آقائے برکات اور مرتضیٰ عالمی کے نظریوں میں اتحاد ہے اور ان کا  
اس بات پر اتفاق ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام میں احکام شرعی نہیں ہیں۔

ہمارے اس دعویٰ پر حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی ایک حدیث ہے جس  
میں حضرت نے امامت کی علامتوں کو بیان کیا ہے... ویکون عنده الجفر  
الاکبر و الاصغر و اهاب ماعز و اهاب کبش فیہما جمیع العلوم  
حتی ارش الخدش و حتی الجلدۃ و نصف الجلدۃ و ثلث الجلدۃ و  
یکون عنده مصحف فاطمة علیہا السلام۔ [۵۰]

اس روایت میں ضمیر تشنیہ "فیہما" جفر اکبر و اصغر کی طرف لوٹی ہیں اور ان  
دونوں میں تمام علوم جمع ہیں یہاں تک کہ خراش کی بھی دیت ہے...

**مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حکم زکوٰۃ:**

صاحب اعیان الشیعہ [۵۱] کے نزدیک مصحف فاطمہ علیہا السلام بعینہ وہی  
کتاب فاطمہ علیہا السلام ہے جس کا ذکر چوتھے باب میں "کتاب تشریع" کے



عنوان سے گزر چکا ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے استناد کیا ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت سے زکوٰۃ کے بارے میں ایک شرعی حکم کا سوال کیا گیا تھا مدینہ کے سارے فقہاء اس کا جواب دینے سے عاجز تھے جب حضرت جواب دے چکے تو عبداللہ بن حسن نے امام علیہ السلام سے سوال کیا: آپ نے یہ حکم کہاں سے بیان فرمایا؟

حضرت نے جواب دیا: قرئت فی کتاب امک فاطمة: میں نے تمھاری ماں ”فاطمہ“ کی کتاب میں اس کو پڑھ کر جواب دیا ہے۔ آقائے مہدوی راد نے اپنے تحقیقی مقالہ میں سید ہاشم ہاشمی کے حوالہ سے لکھا ہے:

اس روایت میں ”کتاب سے“ مراد ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام نہیں ہے جیسا کہ بعض علماء نے غلط گمان کیا ہے نیز ”فاطمہ“ سے مراد حضرت ”فاطمہ زہرا“ علیہا السلام نہیں ہیں بلکہ ”فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام“ مراد ہیں جو عبداللہ بن حسن کی ماں تھیں اسی لئے امام علیہ السلام نے ”فاطمہ“ کے بعد ”زہرا“ کا اضافہ نہ کیا نیز ”اُم“ کی جگہ ”جدہ“ نہ کہا یہاں دو احتمال ہیں:

۱۔ ممکن ہے فاطمہ کے پاس ان کے باپ یا بھائی کی کوئی کتاب رہی ہو جس میں حلال و حرام کے مسائل تھے امام علیہ السلام نے اسی طرف اشارہ فرما دیا ہو۔

۲۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی شہادت سے پہلے اپنی بیٹی فاطمہ کے



پاس کتاب جفر“ کو امانت کے طور پر رکھ دیا تھا امام علیؑ نے اسی کی اشارہ فرمادیا

ہو۔ [۵۲]

### صاحبِ اعیان الشیعہ کا نظریہ:

علامہ سید امینؒ اپنا نظریہ بیان فرماتے ہیں: ”کتاب فاطمہ علیہا السلام حکم شرعی پر مشتمل ہے اور یہ کتاب وہی مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے۔“

### روایتِ زکوٰۃ میں نظریہ آقائے برکات:

علامہ سید امینؒ کا نظریہ ان تمام روایات سے منافات رکھتا ہے جن میں وارد ہے: ”مصحف فاطمہ علیہا السلام میں حلال و حرام نہیں ہے“ خود علامہ سید امینؒ بھی اس منافات کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اسی لئے اپنا مقصود اس طرح بیان کیا: حضرت زہرا علیہا السلام کے پاس دو مصحف تھے بنا براین زکوٰۃ کا حکم ان میں سے ایک میں لکھا ہوا تھا اور اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھوائے تھے اور دوسرے مصحف کو جبرئیل لکھوائے تھے اس میں حلال و حرام نہ تھے اس طرح سے تنافی دور ہو جائے گی۔

واضح رہے کہ اس طرح روایات کو جمع کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے کیوں کہ جو روایت، زکوٰۃ کا حکم بیان کر رہی ہے اور وہ روایات جو یہ بتاتی ہیں کہ



مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر احکام شرعی نہیں ہیں ان دونوں کے اندر کوئی منافات ہی نہیں ہے کیوں کہ روایت زکوٰۃ میں امام علیہ السلام نے کتاب کا نام ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام نہیں بتایا ہے اگر یہی نام بتاتے تو اس وقت جمع کرنے کی ضرورت تھی کیوں کہ یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے علاوہ حضرت زہرا علیہا السلام کے پاس دوسری کتابیں بھی تھیں اس کی تفصیلی بحث چوتھے باب میں گزر چکی ہے۔ [۵۳]

### ب) مثبت مندرجات:

اگرچہ اس باب کی روایات نے تمام مندرجات کو تفصیلی طور پر بیان نہیں کیا ہے لیکن اس کے مندرجات کے عناوین کی طرف اشارہ کیا ہے اور مندرجات، متفرق طور پر متعدد روایات میں وارد ہوئے ہیں صرف ”دلائل الامامہ“ میں ایک ایسی روایت موجود ہے جس میں مصحف فاطمہ علیہا السلام کے تقریباً تمام مندرجات، جمع ہیں سابق میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ روایت بہت ضعیف ہے نیز اس کے بعض مضامین ایسی اخبار صحیحہ کے معارض ہیں جو مصحف کے بارے میں وارد ہوئی ہیں لہذا مندرجات کی بحث میں اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا صرف آخر میں اس کو نقل کر دیا جائے گا بہر حال مندرجات حسب ذیل ہیں:



۱۔ مقام و منزلت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

صحیحہ ابو عبیدہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ان فاطمہ علیہا السلام مکث... وکان جبرئیل یأتیها... ویخبر عن ابیہا و مکانہ... جبرئیل حضرت زہرا علیہا السلام کی خدمت میں آتے تھے ان کے پدر بزرگوار کے بارے میں خبر دیتے تھے اور خدا کے نزدیک ان کی عزت و منزلت کو بیان کرتے تھے۔ [۵۴]

۲۔ سادات کے ساتھ آئندہ ہونے والے واقعات:

اسی گزشتہ صحیحہ میں وارد ہے:... ویخبرها بما یكون بعدھا فی ذریئتها: جبرئیل (علیہ السلام) حضرت زہراء علیہا السلام کو ان کے بعد ان کی اولاد پر ہونے والے تمام مظالم اور واقعات کی خبر دیتے تھے۔

۳۔ علم حوادث:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:... ففیہ ما یكون من

حادث: مصنف فاطمہ علیہا السلام میں علم حوادث، موجود ہے۔ [۵۵]

روایت حماد بن عثمان میں وارد ہے:... ولکن فیہ علم ما یكون لیکن اس



میں آئندہ رونما ہونے والے واقعات کا علم ہے۔ [۵۶]

حماد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے: آنحضرت نے فرمایا: ”زنادقہ ۱۲۸ میں ظاہر ہوں گے میں نے اس واقعہ کو مصحف فاطمہ علیہا السلام میں دیکھا ہے۔“

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: مصحف فاطمہ علیہا السلام کیا ہے؟ فرمایا: جب خداوند عالم نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا سے اٹھالیا تو حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کو ان کی وفات اور جدائی سے بڑا صدمہ پہونچا جسے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اس وقت خدا نے ان کے پاس ایک فرشتے کو بھیجا تا کہ ان کو تسلی دے اور ان سے باتیں کرے۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت علی علیہ السلام سے اس بات کی شکایت کی (یعنی انھیں اس واقعہ کی خبر دی یا فرشتے کی باتیں نہ لکھنے پر شکایت کی) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب فرشتے کا آنا آپ کو پتہ چلے اور اس کی آوازیں سنیں تو مجھے بتادیں۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت علی علیہ السلام کو خبر دی حضرت جو کچھ سنتے تھے اسے لکھ لیتے تھے یہاں تک کہ ان باتوں کو لکھ کر ایک مصحف تیار کر لیا لیکن اس مصحف میں حلال و حرام نہیں ہے البتہ اس میں آئندہ رونما ہونے والے واقعات و حادثات کا علم ہے۔



علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مجھے ایسا لگتا ہے کہ زنادقہ سے مراد ابن ابی العوجاء وابن مقفع جیسے افراد ہیں جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مجادلہ و مناظرہ کیا کرتے تھے ۱۲۸ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت سے بیس (۲۰) سال پہلے اس گروہ کی طغیانی و سرکشی کا وقت تھا ان کی تعداد بہت زیادہ تھی یا ان سے مراد خلفائے بنی عباس ہیں جنہوں نے اس سال، زنادقہ کی کتابوں کو رواج دیا۔ [۵۷]

## ۴۔ اسمائے انبیاء و اوصیاء:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ما من نبی ولا وصی ... الا وهو فی کتاب عندی یعنی مصحف فاطمہ علیہا السلام: میرے پاس ایک ایسی کتاب یعنی مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے جس میں تمام نبی اور وصی کا نام لکھا ہوا ہے۔ [۵۸]

## ۵۔ بادشاہوں اور ان کے باپ کے نام:

سابقہ روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: وَأَمَّا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (علیہا السلام) فَفِيهِ مَا يَكُونُ مِنْ حَادِثٍ وَأَسْمَاءٍ مَنْ يَمْلِكُ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ: جو کچھ آئندہ رونما ہونے والا ہے وہ سب کچھ مصحف



جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت زہرا علیہا السلام کا مسلسل گریہ..... ۱۹۸

### ﴿امر دوم﴾

- ۲۰۰..... کیا فرشتوں کا غیر انبیاء سے گفتگو کرنا ممکن ہے؟
- ۲۰۱..... آیات سے اثبات تکلم ملائکہ
- ۲۰۲..... آیت اول: حضرت مریم (علیہا السلام) کا محدث ہونا
- ۲۰۲..... آیت دوم: حضرت مریم (علیہا السلام) کا محدث ہونا
- ۲۰۳..... آیت سوم: حضرت مریم (علیہا السلام) کا محدث ہونا
- ۲۰۴..... آیت چہارم: حضرت سارہ (علیہا السلام) کا محدث ہونا
- ۲۰۵..... آیت پنجم: حضرت سارہ (علیہا السلام) کا محدث ہونا
- ۲۰۶..... روایات سے اثبات تکلم ملائکہ
- ۲۰۶..... (۱) عمر کا محدث ہونا!
- ۲۰۸..... (۲) مناجات جبریل و استماع ابوبکر!
- ۲۰۸..... (۳) عمران بن حصین کا محدث ہونا
- ۲۰۸..... کثرت محدثین کی علت
- ۲۰۹..... علمائے امت محمدیہ کی فضیلت میں مشہور روایت
- ۲۱۰..... حضرت سلمان ؓ کا محدث ہونا
- ۲۱۰..... کیا ملائکہ سے گفتگو کرنے کے لئے نبی ہونا لازم ہے؟
- ۲۱۲..... رد کلام عصیمی
- ۲۱۲..... محدثین کے بارے میں علامہ امینی کا نظریہ
- ۲۱۳..... حدیث کے راوی ابو ہریرہ اور ان کی حقیقت



فاطمہ علیہا السلام میں موجود ہے اور قیامت تک جو بادشاہ حکمرانی کریں گے ان کے نام بھی موجود ہیں۔ [۵۹]

روایت فضیل بن سکرہ میں بھی یہی مضمون وارد ہے البتہ صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں [لفظ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بجائے] کتاب فاطمہ علیہا السلام ہے راوی کہتا ہے: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا فَضِيلُ! اتَدْرِي فِي أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُ أَنْظُرُ قُبَيْلَ [أَيِّ قَبِيلٍ هَذَا اللَّقَاءُ]؟ قَالَ قُلْتُ: لَا! قَالَ: كُنْتُ أَنْظُرُ فِي كِتَابِ فَاطِمَةَ (عَلَيْهَا السَّلَامُ) لَيْسَ مِنْ مَلِكٍ يَمْلِكُ (الْأَرْضَ) إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِيهِ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمَا وَجَدْتُ لَوْلَدٍ الْحَسَنِ فِيهِ شَيْئًا. [۶۰]

فضیل بن سکرہ ناقل ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا: فضیل! تم جانتے ہو کہ تھوڑی دیر پہلے [یعنی اس ملاقات سے تھوڑی دیر پہلے] میں کیا مطالعہ کر رہا تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں!

فرمایا: میں کتاب حضرت فاطمہ علیہا السلام کا مطالعہ کر رہا تھا تمام سلاطین جو روئے زمین پر حکمرانی کریں گے ان کے نام، ان کے باپ کے ناموں کے ساتھ اس میں لکھے ہوئے ہیں میں نے اولاد حسن کے لئے اس میں کچھ بھی نہیں دیکھا (گویا مقصود امام حسن علیہ السلام کی وہ اولاد ہیں جو امام علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھیں)



ورنہ فاطمی سلاطین مصر جو گزرے ہیں ان کے نسب کے صحیح ہونے میں خدشہ وارد ہو جائے گا، مرآة)۔ [۶۱]

## (۶) وصیت حضرت فاطمہ علیہا السلام:

سلیمان بن خالد سے منقول ہے: حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: و لیخرجوا مصحف فاطمة علیها السلام فان فیہ وصیة فاطمة علیها السلام: وہ لوگ مصحف فاطمہ علیہا السلام کو باہر نکالیں جس میں ان کی وصیت ہے۔ [۶۲]

ظاہر یہ ہے کہ وصیت فاطمہ علیہا السلام سے مراد وہی کتاب ہے جو سابق میں ”کتاب وصیت“ کے عنوان سے مفصلاً گزر چکی ہے۔

یہ سارے مصحف فاطمہ علیہا السلام کے مندرجات تھے جنہیں ہم نے روایات [صحیح و معتبر] کی روشنی میں بیان کیا اب صرف روایت طبری باقی رہ گئی ہے وہ بھی بہت سے مندرجات پر مشتمل ہے لیکن چونکہ اس کی سند مخدوش ہے لہذا اس پر اچھی طرح اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے جیسا کہ سابق میں بھی یہ بیان کیا جا چکا ہے مگر پھر بھی ہم اسے مصحف فاطمہ علیہا السلام کے سلسلہ میں ایک روایت ہونے کے لحاظ سے آخر میں نقل کریں گے کیونکہ وہ بھی اس سلسلہ کی بہر حال ایک روایت ہے چاہے جیسی بھی ہو۔



## مندرجات مصحف فاطمہ علیہا السلام کا خلاصہ:

روایات سے یہ ثابت کیا جا چکا کہ مصحف فاطمہ (علیہا السلام) قرآن نہیں ہے لہذا یہ دیکھنا ہوگا کہ جب قرآن نہیں ہے تو پھر ہے کیا؟ اور اس میں کون سی چیزیں بیان کی گئی ہیں؟ حضرات معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین نے اس پیچیدہ مسئلہ کی وضاحت فرمائی ہے اور اگر وہ حضرات بیان نہ فرماتے تو ہمارے لئے یہ بات مبہم و مجہول ہی رہ جاتی کیونکہ وہ ”اہل البیت ادری بمافیہ“ کے مصداق ہیں۔

ہمارے استاد آقائے خوشنویس دام ظلہ العالی نے اپنے جزوہ میں لکھا ہے: مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں اہل بیت علیہم السلام سے جو روایات [خصوصاً روایت طبری] وارد ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بہت سی اہم اطلاعات کا ایک وسیع مجموعہ ہے جن کا تعلق گزشتہ اور آئندہ سے ہے بہر حال اس کے اہم مندرجات حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ گزشتہ اور آئندہ حکومتوں کی خبریں۔
- ۲۔ آسمانوں، زمینوں اور فرشتوں کی خبریں۔
- ۳۔ پیغمبروں اور ان کے پیروکاروں کی خبریں۔
- ۴۔ ملکوں اور ان میں رہنے والوں کی خبریں۔
- ۵۔ طاغوتوں اور ان کے انجام کی خبریں۔



- ۶۔ اماموں (علیہم السلام) اور ان کے حالات کی خبریں۔
  - ۷۔ جنت و جہنم اور ان میں جانے والوں کی خبریں۔
  - ۸۔ قرآن کے تفصیلی مطالب، تورات و انجیل کی خبریں۔
  - ۹۔ زمین کے اندر موجود اور پوشیدہ چیزوں کی خبریں۔
- نیز ان کے علاوہ بہت سی مفید باتیں اور معلومات عامہ اس میں موجود ہیں۔

## مصحف فاطمہ علیہا السلام کا حجم:

ابو بصیر ناقل ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ...وان عندنا مصحف فاطمة علیہا السلام وما یدریہم ما مصحف فاطمة علیہا السلام؟ قال: مصحف فیہ مثل قرآنکم هذا ثلاث مرّات واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد... [۶۳] بیشک مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس ہے لوگوں کو کیا پتہ کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کیا ہے؟ اس کے بعد فرمایا: وہ ایک ایسا مصحف ہے جو تمہارے قرآن کا تین گنا ہے خدا کی قسم! اس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے [یعنی جو باتیں تم لوگ ظاہر قرآن اور اس کی تفسیر سے سمجھتے ہو وہ مصحف فاطمہ علیہا السلام میں نہیں ہے لیکن تاویل اور قرآن کے باطنی معنی کے اعتبار سے جسے صرف ہم سمجھتے ہیں مصحف، قرآن کی تفصیل ہے، مرآة] مصحف کے اندر وہ مطالب ہیں جنہیں خداوند عالم



نے حضرت زہرا علیہا السلام پر املا کیا اور آن کی طرف وحی کی [۶۴]

یہ روایت، مصحف کا ”حجم“ معین کرتی ہے کہ وہ قرآن کے تین برابر ہے اس روایت کی نظر بظاہر اس کے مادی حجم کی طرف ہے لیکن احتمال یہ ہے اگرچہ اس پر کوئی شاہد نہیں ہے کہ امام علیہ السلام کی مراد مادی حجم نہیں ہے بلکہ اس تعبیر سے امام علیہ السلام کا مقصد اس بات سے کنایہ ہے کہ اس مصحف کے مندرجات و علوم میں بڑی وسعت ہے بنا براین لفظ ”ثلاث“ (تین) سے اس کا مخصوص عدد مراد نہیں ہے بلکہ کثرت اور وسعت علم سے کنایہ ہے عربی زبان میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ عرب لوگ کوئی خاص عدد استعمال کرتے ہیں جب کہ اس مذکورہ عدد کی ذرہ برابر دخالت و خصوصیت نہیں ہوتی ہے چنانچہ قرآن میں بھی وارد ہے:

إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ: (اے پیغمبر!) اگر آپ ان کے لئے ستر (۷۰) مرتبہ بھی استغفار کریں تب بھی خدا انھیں قطعاً نہیں بخشے گا۔ [۶۵]

اس آیت میں مراد یہ نہیں ہے کہ اگر آپ ستر (۷۰) مرتبہ سے زیادہ ان کے لئے استغفار کریں گے تو خدا انھیں بخش دے گا بلکہ یہاں پر ستر (۷۰) مرتبہ استغفار سے مراد، کثرت استغفار سے کنایہ ہے۔ [۶۶]

یعنی اگر آپ ان کی بخشش کے لئے بہت زیادہ استغفار کریں گے تب بھی رحمت و مغفرت الہی ان کے شامل حال نہیں ہو سکتی ہے وہ بالکل بخشے کے لائق ہی



نہیں ہیں جیسا کہ ہم بھی کہتے ہیں: اگر ہزار مرتبہ بھی کہو گے تب بھی تمہاری بات نہیں سنی اور مانی جائے گی بلاوجہ ایسا خیال رکھتے ہو۔

## حجم مصحف کے بارے میں نظریہ آقائے قزوینی:

آیت اللہ آقائے قزوینی نے اپنی مشہور و معروف کتاب ”فاطمہ (علیہا السلام) من المهد الى اللحد“ میں لکھا ہے: حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے جو ارشاد فرمایا: ”مصحف فاطمہ علیہا السلام قرآن کا تین گنا ہے۔“ اس روایت میں چند نکات قابل غور ہیں:

- (۱) مراد، مصحف کا حجم اور اس کے اندر موجود مندرجات و مطالب ہیں۔
- (۲) چونکہ قرآن کریم، مسلمانوں کے درمیان آیات و سوروں کی تعداد اور حجم و سائز وغیرہ کے اعتبار سے بالکل جانا پہچانا ہوا ہے [اس کے حروف و حرکات اور نقاط وغیرہ تک بالکل مشخص و معین ہیں] اسی لئے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کتاب خدا کو مقیاس و معیار قرار دیا اور مصحف کا حجم، قرآن مجید کو پیش نظر رکھتے ہوئے بیان فرمایا۔

اس اعتبار سے اگر کوئی ”قرآن“ متوسط حروف و صفحات کے ساتھ پانچ سو (۵۰۰) صفحات میں شائع کیا جائے تو مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اندر ایک ہزار پانچ سو (۱۵۰۰) صفحات ہوں گے اس طرح سے وہ قرآن کا تین گنا ہوگا امام



ﷺ کا مقصد یہی ہے قطعاً حضرت کا مقصد یہ نہیں ہے کہ خدا نخواستہ قرآن مجید ناقص ہے اور مصحف فاطمہ (علیہا السلام) اس کی تکمیل کے لئے آیا ہے! کیونکہ ایسی بات کا دعویٰ کرنے والا ہمارے نزدیک دو (۲) حال سے خارج نہیں ہے:

(۱) یا وہ نادان دوست ہے جو جہالت کی آفت و مصیبت میں گرفتار ہے۔

(۲) یا وہ جھوٹا دشمن ہے اور قرآن و عترت کے ساتھ دشمنی کی فکر میں ہے۔

بعض اندھے اور فکری مریض اس روایت کو لے کر شیعوں کے خلاف زہرا گلتے

ہیں، پروپیگنڈا کرتے ہیں اور اہل بیت علیہم السلام کے چاہنے والوں کو بدنام

کرتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ انھوں نے قرآن کو ایک دم سے دیکھا ہی نہیں ہے اور جو

آیات گزر چکیں [۶۷] انھیں سمجھے ہی نہیں ہیں کیونکہ صرف پیغمبروں ہی پر وحی نہیں

ہوتی ہے شہد کی مکھی کو بھی وحی کی گئی لہذا اس کو بہانہ بنا کر دھوکہ نہیں دینا چاہئے اور

حملہ آور ہو کر شیعوں کو نشانہ نہیں بنانا چاہئے کہ انھوں نے مصحف فاطمہ علیہا السلام

کے بارے میں کیوں یہ سب باتیں کہی ہیں! بہر حال یہ حقیقت مطلب ہے اور برا

سوچنے، برا کہنے والوں کا حساب، روز حساب خدا کے ساتھ ہے۔ [۶۸]

خلاصہ:

اب تک کی تمام گزشتہ بحثوں کا خلاصہ یہ ہوا: ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“

ایک ایسی الہامی کتاب ہے جس کے مطالب کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ



وسلم کی وفات بعد جبریل علیہ السلام نے حضرت زہراء علیہا السلام سے بیان کیا اور ان کے شوہر بزرگوار حضرت علی علیہ السلام نے اسے لکھا جس وقت جبریل علیہ السلام کر رہے تھے حضرت علی علیہ السلام بھی موجود ہوتے تھے یہ مصحف، قرآن نہیں ہے، قرآن کی ایک آیت بھی اس میں نہیں ہے اور اس میں احکام شرعی بھی نہیں ہیں جو کچھ اس کے مندرجات ہم تک پہنچے ان میں اکثر و بیشتر اس کے مضمون کے عناوین ہیں اور وہ یہ ہیں:

مقام و منزلت حضرت ختمی مرتبت، حضرت زہراء علیہا السلام کی ذریت کے ساتھ آئندہ ہونے والے واقعات، علم حوادث، اسمائے انبیاء (علیہم السلام) و اوصیاء و ملوک اور وصیت حضرت زہراء علیہا السلام نیز حدیث کے مطابق اس کا حجم، قرآن مجید کا تین گنا ہے۔

ان ساری بحثوں کے بعد اس وقت مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں متعدد اقوال کا جانچنا بالکل آسان ہے: کوئی نص و روایت نہیں ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام، مواعظ، اخلاق و آداب پر مشتمل ہے جو اس بات کا قائل ہے اس کا گمان ہے کہ جو کتاب چوتھے باب میں ”کتاب اخلاق“ کے عنوان سے گزر چکی وہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کا ایک حصہ ہے جب کہ اس قول پر کوئی دلیل اور شاہد موجود نہیں ہے۔

جو شخص قائل ہے کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام، تشریع پر مشتمل ہے سابق میں یہ



بحث بھی گزر چکی ہے کہ اس قول کا منشا و سبب ان دو چیزوں میں سے کوئی ایک ہے:

۱۔ ان روایات میں سے ایک روایت کے سمجھنے میں غلطی ہو گئی۔

۲۔ وہ کتاب فاطمہ علیہا السلام جس سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے

زکوٰۃ کا حکم بیان فرمایا قائل کی نظر میں یہ وہی مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے۔

جو سارے اقوال، نقل کئے جا چکے ہیں ان میں سب سے عجیب و غریب یہ قول

ہے: ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ ایک ایسی کتاب ہے جس میں حضرت فاطمہ زہرا

علیہا السلام نے اپنے پدر گزرگوار اور شوہر عالی مقدار سے سنی ہوئی ساری باتوں کو

جمع فرمایا تھا۔ [۶۹]

اگر یہ کہا جائے کہ مصحف میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اقوال

ہیں جو آپ نے لکھوائے ہیں تو اس بات کا قائل ہونا پڑے گا: ”دو مصحف تھے!“

سابق میں یہ بحث بھی گزر چکی ہے مگر حیرت و تعجب اس بات پر ہے کہ اس

قائل نے کہاں سے، کیسے اور کس دلیل کی بنا پر یہ کہہ دیا؟!

”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام میں وہ باتیں ہیں جنہیں حضرت فاطمہ زہرا علیہا

السلام نے اپنے پدر بزرگوار اور شوہر سے سن کر جمع کیا تھا؟

اس سلسلہ میں کوئی ایک روایت بھی نہیں ہے!





باب ششم

غیر انبیاء سے ملائکہ کی گفتگو



- ۲۱۵..... ابو ہریرہ صحابی اور احادیث جعلی
- ۲۱۷..... تعداد احادیث ابو ہریرہ
- ۲۱۷..... احادیث ابو ہریرہ میں فضائل خلفاء!
- ۲۱۸..... گڑھی ہوئی حدیثوں کی تعداد اور نظریہ علامہ امینی
- ۲۱۹..... گڑھی ہوئی حدیث میں فضائل خلفاء کا ایک نمونہ
- ۲۲۰..... کیا محدث ہونا باعث فضیلت ہے؟
- ۲۲۰..... مدح اہل بیت (علیہم السلام) میں چند فارسی اشعار
- ۲۲۱..... ملا کاشفی کی رباعی
- ۲۲۱..... مولانا مسرور مجیدی کا منظوم اردو ترجمہ
- ۲۲۱..... مدح نبی و علی علیہما السلام میں راجب اصفہانی کے اشعار
- ۲۲۲..... مولانا مسرور مجیدی کا منظوم اردو ترجمہ
- ۲۲۲..... خلافت کے لئے اہلیت، شرط ہے
- ۲۲۲..... مولانا مسرور مجیدی کا منظوم اردو ترجمہ
- ۲۲۲..... تفسیر محدث و اقرار اہل سنت برائے فضیلت
- ۲۲۳..... الہی عہدے
- ۲۲۳..... تعریف رسول
- ۲۲۵..... تعریف محدث
- ۲۲۵..... تمام ائمہ علیہم السلام محدث ہیں (۵ روایات)
- ۲۲۷..... حضرت زہرا علیہا السلام کا محدث ہونا، فضائل مخدومہ ملائکہ
- ۲۳۰..... بنت نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس طعام بہشتی







کیا ملائکہ کا حضرت زہرا علیہا السلام سے گفتگو کرنا وحی ہے؟  
اس باب میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے گا کہ گزشتہ زمانے میں فرشتے،  
نیک آدمیوں بلکہ عورتوں سے بھی گفتگو کرتے تھے اور یہ بھی بیان کیا جائے گا کہ  
انہوں نے حضرت زہرا علیہا السلام سے بھی گفتگو کی اگر بنت رسول (صلی اللہ علیہ و  
آلہ وسلم) حضرت بتول علیہا السلام سے فرشتوں کا بات کرنا وحی کے معنی میں ہو تو  
ایک سوال سامنے آئے گا: ”کیا نبوت اور نزول وحی کا سلسلہ ہمارے نبی خاتم  
الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم نہیں ہو چکا تھا؟!“  
آئندہ اس کے بارے میں بھی بحث کی جائے گی۔

### وحی نبوی و غیر نبوی:

یہ بات بالکل واضح ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند عالم  
کے آخری پیغمبر ہیں بلا شک ان پر وحی نازل ہوتی تھی اور وحی کے معنی یہ ہیں:  
کسی سے مخفی طور پر خاص رابطہ رکھنا، اس وحی کی دو قسمیں ہیں:  
۱۔ وحی نبوی:

یہ وہی وحی ہے جو پیغمبروں پر نازل ہوتی تھی اور عہدہ نبوت کے ساتھ مخصوص تھی۔



## ۲۔ وحی غیر نبوی:

یہ وہ وحی ہے جس کے بارے میں قرآن مجید نے متعدد آیات میں اشارہ کیا ہے اور لفظ ”وحی“ کو ان لوگوں کے بارے میں جو انبیاء نہ تھے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان چیزوں کے بارے میں جو بشر اور انسان (جاندار) تک نہ تھیں استعمال کیا ہے اور لفظ وحی کو اس کے لغوی معنی میں استعمال کیا ہے ہم ذیل میں الگ الگ دونوں موارد کو قرآن مجید سے بیان کر رہے ہیں:

## غیر انبیاء پر لفظ وحی کا اطلاق:

### ﴿آیت نمبر ۱﴾

حواریوں پر وحی: وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ: (اے رسول! اُس وقت کو یاد کرو) جب میں نے حواریوں کو الہام کیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو وہ عرض کرنے لگے: ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہنا کہ ہم تیرے فرمانبردار بندے ہیں۔ [۱]

### ﴿آیت نمبر ۲﴾

مادر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی: إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ: (اے موسیٰ!



یاد کرو اس وقت کو) جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا جو، اب تمہیں وحی کے ذریعہ سے بتایا جا رہا ہے۔ [۲]

### ﴿آیت نمبر ۳﴾

مادر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی: وَ اَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّ مُوسٰى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفَتْ عَلَيْهِ فَالْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِىْ وَ لَا تَحْزَنِىْ اِنَّا رَاٰوْهُ اِلَيْكَ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ : اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کے پاس یہ وحی بھیجی کہ تم اس کو دودھ پلاؤ پھر جب اس کی نسبت تم کو کوئی خوف ہو تو اس کو (ایک صندوق میں رکھ کر) دریا میں ڈال دو اور (اس پر) تم کچھ نہ ڈرنا اور نہ کڑھنا (تم اطمینان رکھو) ہم اس کو پھر تمہارے پاس پہونچا دیں گے اور اس کو (اپنا) رسول بنائیں گے۔ [۳]

واضح رہے کہ پہلی آیت میں حواریین (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب) اور دوسری و تیسری میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو وحی کی گئی تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی انبیاء اور مرسلین میں سے نہ تھا۔

غیر بشر پر لفظ وحی کا اطلاق:

### ﴿آیت نمبر ۱﴾

شہد کی مکھی پر وحی: وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنْ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ



يُوتَاوُ مِنْ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ: اور (اے رسول!) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈالی کہ پہاڑوں اور درختوں اور لوگ جو اونچی اونچی ٹٹیاں (اور مکانات پاٹ کر) بناتے ہیں ان میں اپنے چھتے بنا۔ [۴]

### ﴿آیت نمبر ۲﴾

موجودات آسمانی کو وحی: فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأُوحِيَ فِي كُلِّ سَّمَاءٍ أَمْرٌهَا: پھر ان آسمانوں کو دو دنوں کے اندر سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کے معاملہ کی وحی کر دی۔ [۵]

### ﴿آیت نمبر ۳﴾

زمین کو وحی: إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا. وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا. وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا. يَوْمَئِذٍ تُخْبِتُ أَخْبَارَهَا بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا: جب زمین بڑے زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آئے گی اور زمین اپنے اندر کے بوجھ (معدنیات و مردے وغیرہ) نکال ڈالے گی اور ایک انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے! اس روز وہ اپنے سب حالات بیان کر دے گی کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم دیا ہوگا۔ [۶]

### خلاصہ:

اگر حضرت زہراء علیہا السلام سے فرشتے کی گفتگو کو ہم ”وحی“ کہیں تو یہ وحی کی



دوسری قسم (وحی غیر نبوی) ہوگی اس کے اور نبوت کے درمیان ملازمہ نہیں ہے ان بی بی کے القاب میں سے ایک لقب ”مُحَدَّثَةٌ“ (بافتح دال) ہے، فرشتوں کا متعدد افراد سے گفتگو کرنا عنقریب تفصیل سے بیان کیا جائے گا یہ بہت دلچسپ بحث ہے۔

### مصحف فاطمہ علیہا السلام کے وجود میں آنے کا سبب:

کتاب کافی اور حدیث کی دیگر معتبر کتابوں میں مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں چند روایات وارد ہوئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے: جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رحلت فرما گئے تو ان کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو اس کا بہت صدمہ ہوا، رات دن برابر اپنے پدر بزرگوار کی جدائی پر گریہ کرتی رہتی تھیں کیوں کہ باپ اور بیٹی کے درمیان بہت شدید محبت تھی چونکہ خداوند عالم کی بارگاہ میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی بڑی عزت و عظمت تھی لہذا ان کی تسلی کے لئے ان کے پاس فرشتہ کو بھیجا تا کہ شہزادی کا رنج و غم کچھ کم ہو سکے۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرشتہ کے آنے سے حضرت علی علیہ السلام کو خبردار کیا تو حضرت نے فرمایا: جب فرشتہ آئے تو مجھے خبر دینا چنانچہ جب بھی فرشتہ آتا تھا آپ مولا کو بتا دیتی تھیں اور وہ ان ساری باتوں کو لکھ لیا کرتے تھے اس طرح سے بہت سی



لکھی ہوئی باتیں جمع ہو گئیں پھر انہیں مرتب کر کے ایک مجلد کتاب کی شکل میں تیار کیا اس کے بعد وہ مجموعہ ”مصحف فاطمہ علیہا السلام کے نام سے مشہور ہو گیا۔ [۷]

مذکورہ باتوں سے دو چیزوں کا پتہ چلتا ہے: ۱۔ باپ اور بیٹی کے درمیان بے انتہا محبت ۲۔ فرشتہ کا حضرت زہرا علیہا السلام سے گفتگو کرنا، یہ دونوں باتیں چونکہ بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہیں لہذا ان کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بحث کی جا رہی ہے:

### ﴿امراؤں﴾

حضرت رسول و بتول (علیہا السلام) کے درمیان بے انتہا محبت:

اہل سنت اور شیعہ کی متعدد معتبر کتابوں میں بے شمار ایسے کلمات اور اقوال و احادیث ہیں جن سے اس واقعیت کا پتہ چلتا ہے منجملہ ایک حدیث جو بین الفریقین متفق ہے اس میں آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي : حضرت فاطمہ زہرا

علیہا السلام میرا ایک ٹکڑا ہیں جس نے انہیں غضبناک کیا مجھے بھی غضبناک کیا۔ [۸]

اس کے علاوہ اور بھی بہت زیادہ احادیث موجود ہیں جو شہزادی کے فضائل اور ان کی عظمت پر روشنی ڈالتی ہیں اسی کتاب کے آخری باب میں فریقین کی کتابوں سے متعدد معتبر حوالوں کے ساتھ کچھ روایات کو نقل کیا گیا ہے یہاں پر بعنوان دلیل و شاہد صرف اسی ایک حدیث پر اکتفاء کی گئی۔



قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرثیہ حضرت زہرا علیہا السلام:  
حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اپنے بے انتہا رنج و غم کو اشعار میں بیان فرمایا  
ہے محدث قمی علیہ الرحمہ نے بیت الاحزان میں نقل کیا ہے:

حضرت زہرا علیہا السلام حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت  
کے بعد سات دنوں تک گھر سے باہر نہ نکلیں آٹھویں دن اپنے پدر بزرگوار کی قبر  
مبارک کی زیارت کے لئے نکلیں گریہ و نالہ کے ساتھ قبر جناب رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی جانب روانہ ہوئیں سیدہ عالم کا عالم یہ تھا کہ ان کا دامن زمین پر  
کھینچتا جا رہا تھا اور آپ کی چادر پیروں میں الجھ رہی تھی اس قدر گریہ فرمایا کہ  
آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو گیا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا اس حالت میں قبر  
مطہر کے پاس آئیں جیسے ہی بابا کی قبر پر نظر پڑی بے حال ہو گئیں اپنے کو قبر کے  
اوپر گرا دیا مدینہ کی خواتین یہ دیکھ کر آپ کی طرف دوڑیں چہرہ پر پانی چھڑکا تو  
ہوش میں آئیں بہ آواز بلند گریہ کرتے ہوئے آنحضرت سے اپنا درد دل بیان کیا  
...قبر مبارک کے پاس بابا کے غم میں یہ اشعار پڑھے:

مَاذَا عَلَى مَنْ شِمُّ تَرْبَةِ أَحْمَدٍ أَنْ لَا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا  
صُبْتُ عَلَى مَصَائِبٍ لَوْ أَنَّهَا صُبْتُ عَلَى الْأَيَّامِ صِرُنَ لَيَالِيَا  
(۱) جو شخص پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاک پاک کو سونگھ لے تو پھر وہ



اگر ایک طولانی مدت تک دوسری کوئی خوشبو نہ سونگھے تو کیا ہوگا! (یعنی پوری زندگی بھر یہی خوشبو اس کے لئے کافی ہے پھر اسے کسی دوسری خوشبو کی ضرورت ہی نہ رہے گی)

(۲) مجھ پر اس قدر ظلم و ستم ڈھائے گئے کہ اگر وہ روشن دنوں پر پڑتے تو وہ تاریک راتوں میں بدل جاتے۔

### شہزادی کے مشہور شعر کا منظوم ترجمہ فارسی:

بجانم ریختہ چندان غم و درد و مصیبتا کہ گر بر روز ہا ریزند، گرد تیرہ چون شبہا

### ﴿مولانا مسرور مجیدی کا منظوم اردو ترجمہ﴾

غم و درد و مصیبت کتنی گزریں کیسے بتلائیں؟ دنوں پر گر پڑیں تو کالی راتوں میں بدل جائیں! اپنے پدر بزرگوار کی جدائی میں برابر یہ دعا کرتی تھیں: اَللّٰهُمَّ الْحَقُّنِیْ بِاَبِیْ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدایا! مجھے میرے بابا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملادے! [۹]

جناب رسول خدا پر حضرت زہرا علیہا السلام کا مسلسل گریہ:

کتاب ناسخ التواریخ میں منقول ہے: حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے بابا کی وفات سے بے انتہا رنجیدہ ہوئیں یہاں تک کہ ایک لمحہ کے لئے بھی انھیں



سکون حاصل نہ ہو سکا: یُغْشٰی عَلَیْهَا سَاعَةٌ بَعْدَ سَاعَةٍ: خبر میں وارد ہے کہ  
تھوڑی تھوڑی دیر میں آپ پر غشی طاری ہو جاتی تھی اور آپ فرماتی تھیں:  
مَحْرَابُكَ خَالٍ مِنْ مُنَاجَاتِكَ وَقَبْرُكَ فَرِحَ بِمُؤَارَتِكَ وَ  
الْجَنَّةُ مُشْتَاقَةٌ إِلَيْكَ وَإِلَى دُعَائِكَ وَصَلَوَاتِكَ: بابا! آپ کی  
دعاؤں سے محراب عبادت، سنان ہے، آپ کے دفن ہونے سے آپ کی قبر  
خوش ہے، جنت آپ کی اور آپ کی دعا و نماز کی مشتاق ہے۔

اپنے پدر بزرگوار کی شہادت بعد جب تک زندہ رہیں کسی نے آپ کو ہتے  
ہوئے نہیں دیکھا رات دن روتی تھیں مدینہ کے بزرگوں نے آ کر حضرت علیؑ  
سے شکایت کی: نہ تو ہم رات میں سو پاتے ہیں اور نہ دن میں اپنے کاروبار کر پاتے  
ہیں آپ جا کر بنت رسولؐ سے کہہ دیں کہ یادن میں روئیں یا رات میں!

جب حضرت علیؑ نے یہ پیغام پہنچایا تو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے  
عرض کیا: میں ان کے درمیان بہت کم دنیا میں رہوں گی! میں بہت جلد، ان سے  
دور ہو جاؤں گی خدا کی قسم! میں رات دن اپنے بابا پر گریہ و زاری کرتی رہوں گی  
یہاں تک کہ ان سے جا ملوں۔

حضرت علیؑ نے جنت البقیع میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے لئے  
”بیت الحزن“ تعمیر کیا روزانہ صبح سویرے سویرے حضرت امام حسن و امام حسین  
علیہما السلام شہزادی کے آگے آگے جاتے تھے وہ جنت البقیع میں پہنچ کر شام



## باب ہفتم

### متفرقات

- ۲۳۵..... مصحف کے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طرف منسوب ہونے کی وجہ
- ۲۳۶..... نسبت کے متعلق نظریہ آقائے مرتضیٰ عالمی
- ۲۳۶..... نزول ملائکہ کے وقت کس بات کا شکوہ؟!.....
- ۲۳۸..... وفاتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد نزول جبریل!.....
- ۲۴۰..... اخبار غیب میں حضرت صادق علیہ السلام کا مصحف فاطمہ علیہا السلام کی طرف رجوع کرنا
- ۲۴۷..... محمد بن عبد اللہ کا مختصر تعارف.....
- ۲۴۸..... مصحف فاطمہ علیہا السلام اس وقت کہاں ہے؟.....
- ۲۴۹..... (۱) مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
- ۲۴۹..... (۲) مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
- ۲۵۰..... (۳) مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
- ۲۵۰..... (۴) مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام
- ۲۵۱..... کیا مصحف فاطمہ علیہا السلام ہی کتاب جفر ہے؟.....
- ۲۵۳..... سوال: مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس کیوں موجود نہیں ہے؟.....



تک بیٹھ کر خوب گریہ کرتی تھیں اور پھر شام کے وقت حضرت علیؑ آتے تھے اور ساتھ میں لے کر بیت الشرف واپس جاتے تھے جناب فضہؓ کی روایت کے مطابق ستائیس (۲۷) دنوں تک اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا پھر بی بی کو ایسی بیماری لاحق ہو گئی کہ بستر ہی نہ چھوٹا۔

وہ شدید رنج و غم جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت و مفارقت کے بعد حضرت زہرا علیہا السلام پر وارد ہوا اور وہ ظلم جو سقیفہ کے بعد ان پر ہوا ان تمام آلام و مصائب کی وجہ سے بیمار ہو کر دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ [۱۰]

پنجمبر اسلام کی دختر گرامی کی مظلومیت کے اظہار اور ان سے عقیدہ و محبت زیادہ ہونے کے لئے اسی کتاب کے آخری باب میں ان کی متعدد احادیث کو بھی بیان کیا گیا ہے قارئین کرام وہاں مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

## ﴿امر دوم﴾

کیا فرشتوں کا غیر انبیاء سے گفتگو کرنا ممکن ہے؟

فرشتوں کا غیر انبیاء سے گفتگو کرنا صرف ممکن ہی نہیں بلکہ واقع بھی ہوا ہے متعدد آیات و روایات اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں جو باتیں قرآن مجید میں موجود ہیں اسے ہر سچے مسلمان کا قبول کرنا ضروری ہے تاکہ اس کے ایمان میں



شک و شبہ اور خدشہ وارد نہ ہو کیوں کہ قرآن مجید نے حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام سے فرشتوں کی گفتگو کے بارے میں خبر دی ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد احادیث میں ارشاد فرمایا: گزشتہ امتوں میں محدث (بافتح) افراد موجود تھے وہ پیغمبر نہیں تھے مگر اس کے باوجود بھی فرشتوں نے ان سے گفتگو کی ہے۔

غیر انبیاء سے فرشتوں کے بات کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں سب سے ظاہر وجہ یہ ہے کہ ان کی عزت اور ان کے احترام میں فرشتوں نے ان سے گفتگو کی اس سلسلہ میں پہلے آیات کریمہ سے استدلال کیا جائے گا اور پھر روایات سے ثابت کیا جائے گا:

### آیات سے اثبات تکلم ملائکہ:

ذیل میں پانچ (۵) آیات کریمہ کو نقل کر کے ان سے یہ ثابت کیا جائے گا کہ فرشتوں نے غیر انبیاء سے باتیں کی ہیں یہاں تک کہ انھوں نے باعفت خواتین سے بھی گفتگو کی ہے انھیں بشارت اور نوید مسرت دی ہے ظاہر ہے کہ بغیر حکم الہی کے انھوں نے کسی سے قطعاً گفتگو نہیں کی وہ خدا کی رضایت و اجازت کے بغیر زبان تک نہیں کھول سکتے کیوں کہ وہ معصوم ہیں... لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَ



يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ: فرشتے حکم خدا کی مخالفت نہیں کرتے اور جو کچھ انھیں حکم دیا جاتا ہے اسے (فوراً) بجالاتے ہیں۔ [۱۱]

دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے: لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ: یہ (فرشتے) اس کے سامنے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور یہ لوگ اسی کے حکم پر چلتے ہیں۔ [۱۲]

### آیت اول: حضرت مریم علیہا السلام کا محدثہ ہونا:

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ. يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ: اس وقت فرشتوں نے کہا: اے مریم! تم کو خدا نے برگزیدہ کیا اور (تمام گناہوں اور برائیوں سے) پاک و صاف رکھا اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تم کو منتخب کیا ہے (تو) اے مریم! (اس کے شکرے میں) اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ و رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو۔ [۱۳]

### آیت دوم: حضرت مریم علیہا السلام کا محدثہ ہونا:

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ: (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا: اے مریم! خدا تم کو



صرف اپنے حکم سے ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی خوش خبری دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ مسیح ابن مریم ہوگا (اور) دنیا و آخرت (دونوں) میں باعزت (آبرو) اور خدا کے مقرب بندوں میں ہوگا۔ [۱۴]

### آیت سوم: حضرت مریم علیہا السلام کا محدثہ ہونا:

وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا. فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا. قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتُ تَقِيًّا. قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا: (اے رسول!) قرآن میں مریم کا بھی تذکرہ کرو کہ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب طرف والے مکان میں (غسل کے واسطے) جا بیٹھیں پھر انھوں نے ان لوگوں سے پردہ کر لیا تو ہم نے اپنی روح (جبریل) کو ان کے پاس بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی صورت بن کر ان کے سامنے آ کھڑا ہوا (وہ اس کو دیکھ کر گھبرائیں اور) کہنے لگیں: اگر تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں (میرے پاس سے ہٹ جا!) جبریل نے کہا: تو میں صاف تمھارے پروردگار کا پیغامبر (فرشتہ) ہوں تاکہ تم کو پاک و پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ [۱۵]



## آیت چہارم: حضرت سارہ علیہا السلام کا محدّثہ ہونا:

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ  
فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيدٍ. فَلَمَّا رَآهَا أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ  
وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمٍ لُوطٍ. وَ  
امْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَقَ  
يَعْقُوبَ. قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَذَا بَعْلِي شَيْخًا إِنَّ هَذَا  
لَشَيْءٌ عَجِيبٌ. قَالُوا اتَّعَجِبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ  
أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ: اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم  
(علیہ السلام) کے پاس خوشخبری لائے اور انھوں نے (ابراہیم علیہ السلام کو) سلام کیا  
ابراہیم (علیہ السلام) نے سلام کا جواب دیا پھر ابراہیم (علیہ السلام) ایک پھڑپھڑے کا بھنا ہوا  
گوشت لے آئے (اور ساتھ کھانے بیٹھے) پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ ان  
کی طرف نہیں بڑھتے تو ان کی طرف سے بدگمان ہوئے اور جی ہی جی میں ڈر گئے  
(اس کو وہ فرشتے سمجھے اور) وہ کہنے لگے: آپ ڈریے نہیں! ہم تو قوم لوط کی طرف  
(ان کی سزا کے لئے) بھیجے گئے ہیں اور ابراہیم (علیہ السلام) کی بی بی (سارہ) کھڑی  
ہوئی تھیں وہ (یہ خبر سن کر) ہنس پڑیں تو ہم نے (انھیں فرشتوں کے ذریعہ سے)  
اسحق (کے پیدا ہونے) کی خوش خبری دی اور اسحق (علیہ السلام) کے بعد یعقوب (علیہ السلام)



کی وہ کہنے لگیں: ہے! ہے! کیا اب میں بچہ جننے بیٹھوں گی اور میں تو بڑھیا ہوں  
اور میرے میاں بھی بوڑھے ہیں یہ تو بہت تعجب خیز بات ہے!  
وہ فرشتے بولے: ہائیں! تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو! اے اہل بیت  
(نبوت)! تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں (نازل ہوں) اس میں شک نہیں  
کہ وہ قابلِ حمد (و ثنا) بزرگ ہے۔ [۱۶]

### آیت پنجم: حضرت سارہ علیہا السلام کا محدثہ ہونا:

هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ... فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ  
فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ. قَالُوا كَذَّالِكِ قَالَ  
رَبُّكَ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ: کیا تمہارے پاس ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز  
مہمانوں (فرشتوں) کی بھی خبر پہونچی ہے کہ وہ لوگ ان کے پاس آئے تو کہنے  
لگے: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ تو ابراہیم (علیہ السلام) نے (عَلَيْكُمْ) سلام کہا (دیکھا تو) ایسے  
لوگ جن سے جان نہ پہچان پھر اپنے گھر جا کر جلدی سے (بھٹا ہوا) ایک موٹا  
تازہ پھڑالے آئے اور اسے ان کے آگے رکھ دیا پھر کہنے لگے: آپ لوگ تناول  
کیوں نہیں کرتے ہیں؟ (اس پر بھی نہ کھایا) تو ابراہیم (علیہ السلام) ان سے جی ہی  
جی میں ڈرے وہ لوگ بولے آپ اندیشہ نہ کریں اور ان کو ایک دانشمند لڑکے کی  
خوشخبری دی تو (یہ سنتے ہی) ابراہیم (علیہ السلام) کی بی بی (سارہ) چلاتی ہوئی ان



کے سامنے آئیں اور اپنا منہ پیٹ لیا کہنے لگیں (اے ہے!) ایک تو میں بڑھیا (اس پر) بانجھ، لڑکا کیوں کر ہوگا؟! فرشتے بولے: تمہارے پروردگار نے یوں ہی فرمایا ہے وہ بیشک حکمت والا، واقف کار ہے۔ [۱۷]

## روایات سے اثبات تکلم ملائکہ:

علامہ امینی علیہ الرحمہ نے الغدیر میں ”المحدث فی الاسلام“ کے عنوان سے مفصل طور سے بحث کی ہے ظاہر اس مقام پر آقائے برکات کی یہ ساری برکات و تفصیلات وہیں سے نقل کی گئی ہیں اگرچہ انھوں نے بہت سے مطالب کا اضافہ بھی کیا ہے بہر حال مزید تفصیل کے لئے الغدیر کی طرف رجوع فرما سکتے ہیں۔ [۱۸]

اہل سنت کی کتابوں میں صرف شیخین ہی کو محدث نہیں بتایا گیا ہے اور یہ کہا گیا: وہ فرشتوں کی آوازیں سنتے تھے! بلکہ محدثین کے متعدد قصے موجود ہیں ذیل میں آقائے برکات عالمی کی کتاب سے صرف تین نمونے نقل کئے جا رہے ہیں:

### (۱) عمر کا محدث ہونا:

روایت نمبر (۱) اہل سنت کی مشہور و معروف اور نہایت مستند کتاب صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي



اُمّی أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ: تم سے پہلے والی امتوں میں کچھ ایسے افراد تھے جن سے فرشتے گفتگو کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی ویسا ہے تو وہ عمر ہیں۔ [۱۹]

روایت نمبر (۲) نیز صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: لَقَدْ كَانَ (فِيْمَنْ كَانَ) قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَقُمَرُ: تم سے پہلے قوم بنی اسرائیل میں کچھ ایسے لوگ تھے جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے جب کہ وہ لوگ نبی نہ تھے اگر ان میں سے میری امت میں کوئی ہے تو وہ عمر ہیں۔ [۲۰]

صحیح مسلم، سنن ترمذی اور دیگر کتابوں میں یہ حدیث، مختلف الفاظ کے ساتھ عائشہ سے بھی منقول ہے اور انھوں نے آنحضرت سے نقل کیا ہے۔

قسطلانی نے ارشاد الساری میں کہا:

آنحضرت نے جو یہ فرمایا: "فَإِنْ يَكُنْ: اگر کوئی ہو" یہ تردید کے لئے نہیں بلکہ تاکید کے لئے ہے جیسے آپ کہتے ہیں: إِنْ يَكُنْ لِي صَدِيقٌ ففلان: اگر میرا کوئی دوست ہے تو وہ فلاں ہے۔

مراد یہ ہے کہ اس جملہ سے انتہائی دوستی کا اندازہ ہوتا ہے یعنی مطلب یہ نہیں ہے کہ ایکدم سے میرا کوئی دوست ہی نہیں ہے اور جب یہ بات [غیر انبیاء سے ملائکہ کی گفتگو] امت مفضولہ میں واقع ہو چکی ہے تو اس امت فاضلہ میں بطریق



اولیٰ اس کو واقع ہونا چاہئے۔ [۲۱]

## (۲) مناجات جبریل و استماع ابو بکر!

بجستانی نے کتاب المصاحف میں لکھا ہے... فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَسْمَعُ مُنَاجَاةَ جِبْرِئِيلَ لِلنَّبِيِّ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وَلَا يَرَاهُ: جبریل جو دعائی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے کرتے تھے ابو بکر اس مناجات کی آواز سنتے تھے لیکن جبریل کو آنکھوں سے نہیں دیکھتے تھے۔ [۲۲]

## (۳) عمران بن حصین کا محدث ہونا:

طبقات ابن سعد میں منقول ہے کہ ملائکہ، عمران بن حصین سے مصافحہ کرتے تھے....! [۲۳] بعض نے عمران کے قصہ میں مبالغہ کرتے ہوئے یہاں تک کہا ہے کہ عمران، فرشتوں کی باتیں سننے کے علاوہ انھیں دیکھتے بھی تھے! [۲۴]

## کثرت محدثین کی علت:

چونکہ اہل سنت میں محدثین کی تعداد بہت زیادہ ہے لہذا مجبوراً انھیں اس کے لئے بہانہ تلاش کرنا پڑا اور انھیں تاویل و توجیہ کی ضرورت پیش آئی جیسا کہ علامہ امینیؒ نے کتاب فتح الباری سے نقل کیا ہے کہ ابن حجر نے کہا ہے:



”عصر اول کے بعد محدثین کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی اور زیادہ ہونے میں حکمت یہ تھی کہ اس امت کی بھی شرافت و کرامت ظاہر ہو سکے چونکہ بنی اسرائیل میں انبیاء بہت زیادہ تھے اور اس امت کے نبی [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] آخری نبی تھے لہذا امت محمدیہ، کثرت انبیاء و مرسلین سے محروم ہو گئی لیکن اس کے بجائے ملہمین [محدثین] زیادہ ہو گئے۔ [۲۵]

### علمائے امت محمدیہ کی فضیلت میں مشہور روایت:

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور و معروف حدیث ہے: **عُلَمَاءُ أُمَّتِي** ... اس کے ہوتے ہوئے تاویل و توجیہ کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی ہے کیونکہ فریقین میں علماء کی تعداد الٰہی مآشاء اللہ ہے اور علماء کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اگرچہ متقی و پرہیزگار علماء کم ہیں اور اسی طرح امامت و ولایت کے پیرو اس سے بھی زیادہ اقلیت میں ہیں۔

**عُلَمَاءُ أُمَّتِي أَنْبِيَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ كَاتِبِيَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ أَفْضَلُ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ**: میری امت کے علماء گویا بنی اسرائیل کے انبیاء ہیں، یا بنی اسرائیل کے انبیاء کے مانند ہیں، یا بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل ہیں۔  
مذکورہ حدیث کے متعلق علامہ شبرؒ نے فرمایا ہے:

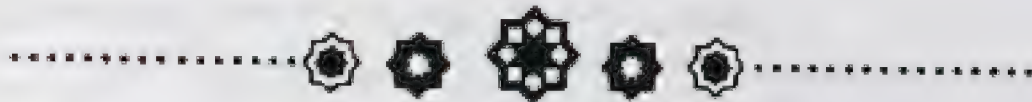
یہ حدیث ہماری کتابوں میں نہیں ہے جب کہ میں نے بہت تلاش کیا نہ مل



## باب ہشتم

### روایات

- (۱) روایات مربوط بہ مصحف فاطمہ علیہا السلام (۲۶ روایات، مع اسناد).... ۲۵۹
- (۲) روایات مربوط بہ فضائل حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام (۳۲ روایات)..... ۲۷۱
- ✽ کثرت نام و صفات کی عظمت پر دلالت..... ۲۷۲
- ✽ حضرت زہرا علیہا السلام کی کنیت..... ۲۷۲
- ✽ حضرت فاطمہ علیہا السلام کی زوجیت پر حضرت علیؑ کو فخر..... ۲۷۳
- (۳) روایات منقول از حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام (۳۰ روایات).... ۲۸۴



- حوالے و حواشی..... ۲۹۹
- فہرست منابع (کتابیات)..... ۳۳۳
- مؤلف کے دیگر آثار..... ۳۴۳
- کشکول اظہری کی ۲۱ جلدوں کا خلاصہ..... ۳۴۷



سکی یہ عامہ کی گڑھی ہوئی ہے جیسا کہ شیخ حرّاعلی علیہ الرحمہ نے ”فوائد طوسیہ“ میں اور ان کے علاوہ محدث جزائری علیہ الرحمہ نے بھی بیان کیا ہے بہر حال اس کی دو تو جیہیں ممکن ہیں:

- ۱۔ علماء سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۔ علماء سے مراد شیعہ علماء ہیں خصوصاً وہ علماء جو غیبت کبریٰ میں تھے۔ [۲۶]

### حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا محدث ہونا:

صاحب الغدیر نے فرمایا: شیخ طوسیؒ نے امالی میں اپنی سند کے ذریعہ حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا: كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُحَدَّثًا وَكَانَ سَلْمَانٌ مُّحَدَّثًا قَالَ، قُلْتُ: فَمَا آيَةُ الْمُحَدَّثِ؟ قَالَ: يَأْتِيهِ مَلَكٌ فَيُنْكِتُ فِي قَلْبِهِ كَيْتٌ كَيْتٌ: حضرت علی علیہ السلام محدث تھے اور جناب سلمان رضی اللہ عنہ بھی محدث تھے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: محدث کی کیا پہچان ہے؟ فرمایا: اس کے پاس فرشتہ آتا ہے اور اس کے دل میں ایسے ایسے بتاتا ہے۔ [۲۷]

کیا ملائکہ سے گفتگو کرنے کے لئے نبی ہونا لازم ہے؟

محدثین کی داستان کو نقل کرنے کے بعد آقائے برکات عاظمی نے فرمایا: یہ



سارے قصے جو محدثین کے بارے میں کتب اہل سنت میں موجود ہیں ان کو نقل کرنے اور بیان کرنے کا ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جن علماء نے اپنی کتابوں میں یہ قصے لکھے ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا ہے کہ محدث ہونے اور نبی ہونے میں ملازمہ ہے یعنی ایسا نہیں ہے کہ جس سے فرشتے بات کریں وہ نبی ضرور ہوگا یہ واضح دلیل ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک ان دونوں کے درمیان ملازمہ صحیح نہیں ہے۔

نیز دوسرا مقصد یہ ہے کہ جب کتب اہل سنت میں محدثین کے یہ قصے موجود ہیں تو وہ قطعاً اس بات کے انکار کی گنجائش نہیں رکھتے کہ فرشتہ، اولیائے الہی سے بات کر سکتا ہے۔ [۲۸]

افسوس کہ بعض کج فہم لوگ حضرت زہراء علیہا السلام سے فرشتہ کی گفتگو کرنے سے متعلق حدیث کو جعلی جانتے ہیں اسی طرح وہ ان روایات کو بھی جعلی جانتے ہیں اور ان کا انکار کرتے ہیں جو یہ بتاتی ہیں کہ حضرات ائمہ اطہار علیہم السلام محدث تھے شاید انکار کی علت یہ ہو کہ انھوں نے یہ توہم کر لیا کہ تکلم و نبوت کے درمیان ملازمہ ہے یعنی اگر فرشتہ کسی سے بات کر لے تو قطعی طور پر اس کا نبی ہونا ضروری ہے کیونکہ ان کے نزدیک غیر انبیاء کا محدث ہونا ممکن ہی نہیں ہے ان منکرین و معترضین میں سے ایک شخص عبداللہ عسیمی [قصیمی (۲۹)] ہے جس نے لکھا ہے:

”ففاطمة وعلی بن ابی طالب واولادہما انبیاء ورسل...”



پس فاطمہ، علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد کو نبی اور رسول ہونا چاہئے۔ [۳۰]

## رد کلام عصیمی:

گزشتہ بحثوں میں تفصیل کے ساتھ آیات و روایات سے یہ ثابت کیا گیا کہ خدا کے فرشتوں نے ان لوگوں سے باتیں کی ہیں جو نبی نہ تھے آقائے برکات عالمی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

قرآن مجید نے محدثہ خواتین کے بارے میں خبر دی ہے تو کیا عصیمی کے بقول یہ خواتین نبی تھیں؟ اور سارے مسلمان ان آیات بینات کو پڑھ کر ایک دم نہ سمجھ سکے کہ حضرت مریم (علیہا السلام) حضرت سارہ (علیہا السلام) اور مادر حضرت موسیٰ (علیہ السلام) یہ سب خواتین، نبی تھیں! جب کی ابوالحسن اشعری اور اہل سنت کے دوسرے علماء نے بھی کہا ہے: **النُّبُوَّةُ مُخْتَصَّةٌ بِالرِّجَالِ وَلَيْسَ فِي النِّسَاءِ نَبِيَّةٌ**: عہدہ نبوت صرف مردوں سے مخصوص ہے اور عورتوں میں کوئی ایک بھی نبی نہیں ہے۔ [۳۱]

## محدثین کے بارے میں علامہ امینی کا نظریہ:

علامہ خبیر صاحب الغد یدائنی علیہ رحمۃ اللہ الکبیر نے کتاب فاطمۃ الزہراء میں فرمایا: فریقین کے نزدیک محدث کا موجود ہونا مسلمات سے ہے لیکن بیحد



قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ ان تمام روایات کے آخر میں اہل سنت کے راویوں نے ”عمر بن خطاب“ کا نام بڑھا دیا ہے۔

یہ معلوم کرنا کہ عمر محدث ہیں یا حضرت علی علیہ السلام بہت آسان ہے کیوں کہ دونوں کے اقوال و افعال، تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں جس نے مرض الموت میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں [جسارت کرتے ہوئے] کہا: ”إِنَّ الرَّجُلَ لَيَهْجُرُ: یقیناً یہ شخص (رسول) کو اس کر رہا ہے۔ اس کی اس (اہانت آمیز) بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس کو یہ بتانے، سکھانے والا فرشتہ ہے یا شیطان؟ [۳۲]

بہت زیادہ دلیلوں سے یہ بات ثابت ہے کہ فرشتے مامور (حکم خدا کے تابع) و معصوم ہیں وہ بغیر حکم الہی کے قطعاً بات ہی نہیں کرتے جو کچھ کہتے ہیں غلط نہیں کہتے اور وہ جس سے بھی بات کرتے ہیں مقدسات اسلام کی اہانت نہیں کرتے کیا اس سے بھی بڑھ کر کچھ اور بھی اہانت ہو سکتی ہے کہ آخری نمائندہ الہی کی بارگاہ میں اور وہ بھی زندگی کے آخری لمحات میں جو بڑی حساسیت کے اوقات ہیں اگر اس کی شان میں کوئی جسارت کرے وہ بھی ایسے انسان کے بارے میں جس کی نیند و بیداری، موت و زندگی یکساں ہو یہی تو وجہ تھی کہ شان رسالت میں جسارت و اہانت کرنے سے خلق عظیم پر فائز نبی کو غضبناک ہو کر کہنا پڑا:

”قُومُوا عَنِّي: میرے پاس سے اٹھ کر نکل جاؤ!“



خود پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بعد ان کی بیٹی یہ کہنے والے  
سے ناراض ہو کر دنیا سے گئیں کیا یہ تمام مسلمانوں کے لئے لمحہ فکر یہ نہیں ہے کہ کس  
کی اقتدا اور پیروی کریں تاکہ ان کے لئے باعث ننگ و عار نہ ہو!

کتاب ”الکشکول فیما جری علی آل الرسول“ میں  
آقائے سید حسینی آملیؒ نے جناب ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے  
تین مرتبہ مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا اور جسارت کرنے والے کو اپنی مقدس بزم سے  
نکال دیا۔ [۳۳]

### حدیث کے راوی ابو ہریرہ اور ان کی حقیقت:

واضح رہے کہ مذکورہ پہلی دونوں روایتوں کے آخر میں جو ”عمر“ کو محدث بتایا  
گیا شیعوں کو اس سے اتفاق نہیں ہے خصوصاً ”ابو ہریرہ“ کے روایت کرنے کی  
وجہ سے کیونکہ احادیث گڑھنے میں ان کو جو مہارت تھی اس حقیقت کا خود اہل سنت  
کو بھی اعتراف ہے ان گڑھی ہوئی احادیث میں ایک پیاز کی داستان ہے جسے  
انھوں نے دو گنا قیمت پر فروخت کر دیا جب معاویہ نے پوچھا:

”کس دن آنحضرتؐ نے پیاز کی فضیلت میں یہ حدیث ارشاد فرمائی؟“

ابو ہریرہ نے کہا: ”اسی دن جس وقت یہ فرمایا تھا: معاویہ، خال المومنین ہے!“  
ان کا مقصد یہ تھا کہ دونوں حدیثوں کو میں نے ہی تو گڑھا ہے جب تم اپنے



لئے خاموش تھے تو اس وقت بھی خاموش ہی رہو! [۳۴]

ابو ہریرہ وہی ہیں جو جنگ صفین میں حاضر تھے کھانے کے وقت معاویہ کے رنگین دسترخوان پر بیٹھ جاتے تھے اور نماز کے وقت حضرت علی (علیہ السلام) کی طرف آکر ان کی اقتدا کر لیتے تھے اور جب جنگ کے شعلے بھڑکنے لگتے تھے تو گوشہ تنہائی میں جا کر بیٹھ جاتے تھے جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا: ”معاویہ کا کھانا، لذیذ تر؛ علی (علیہ السلام) کی نماز، صحیح تر اور دور سے جنگ کا تماشا، راحت تر ہے۔“ [۳۵]

### ابو ہریرہ صحابی اور احادیث جعلی:

علامہ سید عبدالحسین شرف الدین عالمی، عمر کے محدث ہونے کے متعلق مذکورہ دونوں حدیثوں کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

یہ حدیث [۳۶] عمر کی وفات کے سالہا بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت دے کر گڑھی اور بیان کی گئی یہ جھوٹی اور بے بنیاد ہے ابو ہریرہ نے اسے امویوں کی سیاست کے موافق گڑھا یہ ان لوگوں کے منشا کے بالکل مطابق ہے جو تنکوں کی طرح امویوں کے پیچھے رواں دواں تھے اور جہل و نادانی کی بنا پر ان کی پشت پناہی کرتے تھے اس وقت اموی کارندوں کی پوری کوشش تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین، وصی اور ان کے



خاندان کے ساتھ دشمنی کو رواج دیں چنانچہ وہ جب تک عمر و ابو بکر کو چڑھا بڑھا کر پیغمبروں اور معصوموں کی صف میں نہ لاتے ان کا مقصد پورا نہ ہوتا وہ اپنی اس گندی نیت و فکر کو عملی جامہ پہناتے تھے اتفاق سے زمانہ ابو بکر و عمر میں خدا کی جانب سے مسلمانوں کو جو فتوحات نصیب ہوئیں اکثر لوگ ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے بارے میں فضائل کی یہ ساری باتیں مان لیتے تھے۔

اس لئے ابو ہریرہ نے موقع مناسب دیکھ کر ایسی ایسی باتیں گڑھیں اس تدبیر سے دربار خلافت میں اپنی روٹی روزی کا بند و بست کر لیا تھوڑا اپنا نام بھی پیدا کر لیا اگر وہ عمر کے زمانے میں ایسی باتیں کرتے تو بلا شک عمر کے کوڑے سے محفوظ نہ رہتے لیکن جب خلافت، معاویہ تک پہنچی تو جھوٹی باتوں کے گڑھنے کا خوب موقع مل گیا۔

صاحبان عقل و خرد اچھی طرح جانتے ہیں کہ گزشتہ اقوام میں حقیقتاً یا مجازاً فرشتوں نے صرف انبیاء اور ان کے معصوم اوصیاء سے گفتگو کی ہے، خدا کے فرشتے انبیاء سے حقیقتاً گفتگو کرتے تھے اور خدا چیزوں کی حقیقت کا وحی اور معصوم پیغمبر کو الہام کرتا تھا پھر تو سورج کی طرح ان کے لئے حقیقت بالکل واضح ہو جاتی تھی اس میں کوئی تردید نہیں ہوتی تھی اور حقیقت میں کسی بات کا رد و بدل نہیں ہوتا تھا بلکہ صحیح صحیح حکم ان کی روح و جان میں الہام ہو جاتا تھا۔

بحث اس میں نہیں ہے کہ عمر کو اسلام میں بہت بالادستی حاصل تھی اور انھوں



نے امت اسلامیہ کی عظیم ذمہ داریاں سنبھالیں مگر اس کے باوجود بھی کسی کو اس بات پر بھی شک نہیں ہے کہ وہ نہ تو نبی تھے نہ وحی اور نہ معصوم لہذا فرشتوں نے ان سے بات نہیں کی وہ صرف ایسے افراد سے بات کرتے ہیں جس کا درجہ اس امت میں ”ہارون“ کے برابر ہو یا کم سے کم ”یوشع و شمعون“ کے برابر ہو۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور ان کے بعد بھی عمر سے اس قدر خطائیں سرزد ہوئیں کہ فرشتوں کا ان سے بات کرنا بہت عجیب و غریب اور بعید ہے۔ [۳۷]

### تعداد احادیث ابو ہریرہ:

علامہ سید شرف الدین عالمی نے اہل سنت کی معتبر کتابوں کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ تمام اصحاب میں ہر ایک سے زیادہ ابو ہریرہ نے احادیث کو نقل کیا ہے۔ [جب کہ صرف تین ہی سال رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تھے] سند کے ساتھ ان کی حدیثوں کی تعداد ۵۳۷۴ سے زیادہ ہے صرف صحیح بخاری میں ان سے ۴۴۶ حدیثیں منقول ہیں۔ [۳۸]

### احادیث ابو ہریرہ میں فضائل خلفاء!

سید عالمیؒ مذکور فرماتے ہیں: خلافت معاویہ کے زمانہ میں ابو ہریرہ کی اقتصادی حالت بہت اچھی ہو گئی انھوں نے اپنی دیرینہ تمناؤں کو عملی جامہ پہنایا اور حدیثیں



گڑھنے کا سلسلہ شروع کر دیا معاویہ کی بھی دلی مراد یں پوری ہو گئیں چنانچہ انھوں نے معاویہ کے فضائل میں بہت عجیب و غریب حدیثیں گڑھیں۔ [۳۹]

آپ نے ”ابو ہریرہ“ نامی کتاب میں ابو ہریرہ کی گڑھی ہوئی چالیس (۴۰) سے زیادہ حدیثوں کو نقل کیا ہے اور ان میں موجود تمام عیوب و نقائص کو بھی بیان فرمایا ہے ان حدیثوں کو اہل سنت کی دو نہایت معتبر کتابوں صحیح بخاری و صحیح مسلم سے نقل کیا مذکورہ دونوں کتابوں میں ایسی بہت سی روایات موجود ہیں جو عقائد حقہ کے خلاف ہیں خداوند عالم کے بارے میں بھی بہت سی گڑھی ہوئی روایات موجود ہیں خود اہل سنت کے محققین بھی انھیں قبول نہیں کرتے اس سلسلہ میں کتاب ”الغدیر“ [۴۰] اور کتاب ”ابو ہریرہ واحادیث ساختگی“ [۴۱] کی طرف رجوع کیا جائے۔

### گڑھی ہوئی حدیثوں کی تعداد اور نظریہ علامہ امینی:

آیت اللہ، مجاہد، محقق، علامہ امینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: گڑھی ہوئی اور بدلی ہوئی حدیثوں کی مجموعی تعداد ۹۸۶۸۴ ہے۔ [۴۲] علامہ موصوف نے حدیث گڑھنے والوں کے نام کو حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے ان کی گڑھی ہوئی حدیثوں کی تعداد کے ساتھ الگ الگ بیان فرما کر مذکورہ مجموعی تعداد بیان کی ہے کتاب الغدیر ان کی عظیم علمی یادگار ہے۔

اس قدر گڑھی ہوئی حدیثوں کے باوجود چودھویں صدی کا جھوٹا، آلودہ و منحرف



رائٹر (قصیمی) نہایت بے باکی سے دعویٰ کرتا ہے: ”اہلسنت کی حدیثوں کے راویوں میں کوئی راوی ایسا نہیں ہے جس پر جھوٹ اور حدیث گڑھنے کی تہمت ہو“۔ [۴۳]  
ہم اپنے دعویٰ کی تصدیق اور قصیمی کی تکذیب کے لئے یہاں ذیل میں پھر گڑھی ہوئی حدیث کا ایک نمونہ پیش کر رہے ہیں بعد میں اس کے متعلق اہل سنت کے علماء کا نظریہ بھی بیان کریں گے:

گڑھی ہوئی حدیث میں فضائل خلفاء کا ایک نمونہ:  
علامہ امینی علیہ الرحمہ نے اہل سنت کی کتاب المیزان کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع منقول ہے: ابو بکر تاج الاسلام و عمر حلة الاسلام و عثمان اکیل الاسلام و علی طیب الاسلام:  
ابو بکر، اسلام کا تاج؛ عمر، اسلام کا حلہ (لباس - ہتھیار) عثمان، اسلام کی ٹوپی و یہیم، عقاب: وہ رسی جسے عرب لوگ تاج اور ٹوپی کی جگہ سر پر رکھتے ہیں، افسر، شاہی تاج و ٹوپی) اور حضرت علی [علیہ السلام] اسلام کے طیب ہیں۔ [۴۴]  
ذہبی نے المیزان میں اس حدیث کو نقل کیا اور کہا:

”یہ حدیث جھوٹی ہے۔“ [۴۵]

صاحب قاموس فیروز آبادی نے بھی اپنی کتاب ”سفر السعادة“ کے آخر میں کہا: ”باب فضائل ابی بکر صدیق، مشہور ترین جعلی احادیث پر مشتمل ہے یہ ایسی



سے

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1039-1043.

تیسویں سال ۱۳۸۱



جھوٹی حدیثیں ہیں جن کا باطل و غلط ہونا عقلاً بالکل بدیہی اور واضح ہے۔  
نیز انھوں نے کہا ہے: ”معاویہ کی فضیلت میں ایک بھی صحیح حدیث موجود  
نہیں ہے۔ [۴۶]

### کیا محدث ہونا باعث فضیلت ہے؟

اگر محدث ہونا باعث فضیلت نہ ہوتا تو قطعاً اہل سنت کی روایات کے آخر  
میں مصداق کے عنوان سے کسی کا نام نہ بڑھایا جاتا، تاریخی حقائق گواہ ہیں کہ  
جہاں بھی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کی کوئی فضیلت  
تھی فوراً ان کے دشمنوں کے لئے بھی ویسی ہی حدیث گڑھ دی گئی جب کہ واقعی  
اور جعلی فضیلت میں بڑا فرق ہوتا ہے خاندان اہل بیت علیہم السلام کے لئے جو  
فضیلت ایام طفولیت میں تھی وہ دوسروں کو کہولت بلکہ زندگی کے آخری لمحات تک  
بھی میسر نہ ہو سکی اسی لئے چا پلو سوں نے ان کے لئے بہت سے فضائل گڑھے  
لیکن کہاں یہ اور کہاں وہ!

### مدح اہل بیت علیہم السلام میں چند فارسی اشعار:

امامت و خلافت کے لئے اہلیت و طہارت درکار ہے کسی کا حق غصب کرنے  
سے غاصب کبھی اس کا حقدار نہیں بن سکتا، چوری کئے ہوئے جعلی فضائل سے کسی



کو صاحب فضیلت نہیں بنایا جاسکتا ہے بلکہ وہ ہمیشہ مستحق لعنت و ملامت رہے گا  
ذیل میں اسی مناسبت سے چند اشعار پیش کئے جا رہے ہیں شعراء نے بڑے  
منصفانہ اشعار کہے ہیں ملا حسین واعظ کاشفی صاحب روضۃ الشہداء کہتے ہیں:

### ﴿ملا کاشفی کی رباعی﴾

ذُرِّیَّتِیْ! سوال خلیل خدا بخوان ! و ز لَا یَنَالُ عَہْدُ جَوَابِش بَکِن ادا  
گرد ترا عیان کہ امامت نہ لائق است آن را کہ بودہ بیشتر عمر در خطا! [۴۷]

### ﴿مولانا مسرور مجیدی کا منظوم اردو ترجمہ﴾

ذُرِّیَّتِیْ! سوال خلیل خدا پڑھو ! اور لَا یَنَالُ عَہْدِی سے اسکا جواب دو  
ہو جائیگا عیاں، نہ امامت کے لائق ہے وہ شخص جس کی زندگی پُر از گناہ ہو!

### ﴿مدح نبی و علی (علیہما السلام) میں راغب اصفہانی کے اشعار﴾

ز صد ہزار محمد کہ در جہان آید یکے بہ منزلت و جاہِ مصطفیٰ نہ شود  
و گرچہ عرصہ عالم پر از علی گردد یکے بہ علم و سخاوت چو مرتضیٰ نہ شود  
جہان اگرچہ ز موسیٰ و چوب خالی نیست یکے کلیم نگرود، یکے عصا نشود [۴۸]



### ﴿مولانا مسرور مجیدی کا منظوم اردو ترجمہ﴾

ہزار ہا بھی محمد جو آئیں دنیا میں نہ پائے منزلت و جاہِ مصطفیٰ کوئی  
اگرچہ عرصہ عالم، علی سے پر ہو جائے نہ ہوگا علم و سخاوت میں مرتضیٰ کوئی  
یہ دنیا گرچہ نہیں خالی، چوب و موسیٰ سے نہ ہے کلیم کوئی اور نہ ہے عصا کوئی

### ﴿خلافت کے لئے اہلیت، شرط ہے﴾

دعوائے خلافت بہ سند می باید مَنْ کُنْتُ حَدِیثِ رَاہِدِیْ بِاَیْدِ  
اِیْنِ جَائِے نِفَاقٍ وَ مَنکَرٍ وَ خَائِنِیْسِتِ اِیْنِ مَسَدِ شِیرِ اسْتِ اَسَدِیْ بِاَیْدِ! [۴۹]

### ﴿مولانا مسرور مجیدی کا منظوم اردو ترجمہ﴾

جانشینی کے لئے ہے چاہئے محکم سند اور حدیثِ کُنْتُ مَولَا کی بھی ہوا سکود  
یہ نفاق و منکر و خائن کی ہرگز جانہیں شیر کی مسند ہے اس پہ آئے وہ جو ہوا سدا!

### تفسیر محدث و اقرار اہل سنت برائے فضیلت:

مناوی نے اپنی کتاب میں قرطبی سے نقل کیا ہے: لَفْظُ مُحَدَّثُونَ (بفتح دال)

اسم مفعول اور محدث کی جمع ہے یعنی جس پر الہام کیا جائے یا اس کے معنی یہ ہیں:

جس کا خیال و گمان، صحیح و حق ہو ایسے شخص کے دل میں خدا کی جانب سے الہام



یا مکاشفہ کی صورت میں پیغام کو القاء کیا جاتا ہے یا اس کے معنی یہ ہیں: بغیر سوچے سمجھے حق بات اس کی زبان پر جاری ہو جائے اور فرشتے اس سے باتیں کرتے ہیں جب کہ وہ نبی نہیں ہوتا ہے یا وہ اپنے گمان و خیال میں صحیح راستہ پر جاتا ہے اس طرح سوچتا ہے کہ گویا اس کو عالم ملکوت سے الہام کیا گیا ہے اسی لئے اس کا نظریہ صحیح ہوتا ہے... محدث ہونا خدا کا اپنے شائستہ بندہ کی تکریم کرنا ہے اور درحقیقت یہ اولیائے الہی کا ایک بلند درجہ و مقام ہے۔ [۵۰]

مذکورہ بالا متن میں لفظ محدث کی متعدد تعریف و تفسیر بیان کی گئی ہے اس سے اچھی طرح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خدا کے صالح و نیک بندے صرف ان صفات سے متصف ہو سکتے ہیں شیعوں کے نزدیک ان کے مصداق بالکل واضح ہیں یہ وہ حضرات ہیں جن کی عصمت و طہارت کی تصدیق و تائید خدا کی عظیم کتاب قرآن مجید میں کی گئی ہے جن کے فضائل و مناقب میں متعدد آیات، نازل ہوئی ہیں، خود خدا نے ان کا قصیدہ پڑھا ہے اور ان پر درود و سلام بھیجا ہے۔ واضح ہے کہ فضیلت واقعی اور عہدہ الہی ہر ایرے غیرے کے لئے نہیں ہے بلکہ صرف ان افراد سے مخصوص ہے جو مکمل طور سے اس کی اہلیت رکھتے ہیں علامہ امینی علیہ الرحمہ اس بارے میں فرماتے ہیں:



## الہی عہدے:

الہی عہدوں کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ نبوت ۲۔ رسالت ۳۔ امامت۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام محدثہ ہونے میں حضرت علی علیہ السلام اور اپنی گیارہ معصوم اولاد کے ساتھ برابر کی شریک ہیں شیعہ اور سنی علماء کا اتفاق ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یقیناً محدث (جس پر الہام کیا جائے، جو فرشتوں کی باتیں سنے) کا موجود ہونا ضروری ہے وہ ایسا انسان ہوتا ہے جس کی تمام رفتار و گفتار، حکم خدا کے مطابق ہوتی ہے اور اس کی جانب سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

یہ فرشتہ خدا کی طرف سے فیض کا واسطہ ہوتا ہے اور محدث شخص نہایت رضامندی کے ساتھ اس کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرتا ہے، ہم تمام شیعوں کا عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام ائمہ علیہم السلام محدث ہیں اور سنی کے عقیدے میں صرف اتنا فرق ہے کہ شیعوں کے نزدیک جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد حضرت علی علیہ السلام محدث ہیں اور اہل سنت کے نزدیک عمر ہیں: [۵۱]

## تعریف رسول:

رسول وہ ہے جس کے پاس فرشتہ، وحی الہی لے کر آتا ہے اور اس سے گفتگو کرتا



ہے وہ فرشتہ کو دیکھتا اور پہچانتا ہے اور خود بھی فرشتہ سے گفتگو کرتا ہے یہ بہت بلند درجہ ہے، رسالت کے بعد نبوت کا درجہ ہے اور اس کے بعد محدث کا رتبہ و مقام ہے۔

### تعریف محدث:

محدث وہ شخص ہے جو گفتگو کے دوران فرشتوں کو نہیں دیکھتا ہے۔ [۵۲] اس سلسلہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بہت سی روایات منقول ہیں ذیل میں چند روایات نقل کی جا رہی ہیں:

تمام ائمہ علیہم السلام محدث ہیں:

﴿حدیث نمبر ۱﴾

إِنَّ أَوْصِيَاءَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُحَدِّثُونَ : بیشک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اوصیاء، محدث ہیں۔

﴿حدیث نمبر ۲﴾

الْإِمَّةُ عُلَمَاءٌ، صَادِقُونَ، مُفَهِّمُونَ، مُحَدِّثُونَ : تمام ائمہ علیہم السلام

عالم، سچے، بافہم اور محدث ہیں۔ [۵۳]

﴿حدیث نمبر ۳﴾

الْمُحَدِّثُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى الشَّخْصَ : محدث وہ شخص ہے



جو [فرشتوں کی] آواز کو سنتا ہے مگر [صاحب آواز کو] نہیں دیکھتا ہے۔ [۵۴]

﴿حدیث نمبر ۴﴾

كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُحَدَّثًا: حضرت علیؑ محدث تھے۔ [۵۵]

﴿حدیث نمبر ۵﴾

فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مُحَدَّثَةً [۵۶]... وَيُحَدِّثُونَهَا: حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر گرامی حضرت فاطمہ علیہا السلام محدثہ [الف] تھیں ان کو اس وجہ سے ”محدثہ“ کہا جاتا ہے کہ ان کے پاس آسمان سے فرشتے نازل ہوتے تھے ان سے گفتگو کرتے تھے جس طرح وہ جناب مریم بنت عمران سے گفتگو کرتے تھے اور وہ کہتے تھے: يَا فَاطِمَةُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَكَ وَطَهَّرَكَ وَاصْطَفَكَ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ يَا فَاطِمَةُ اقْنِطِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَ

(الف) مُحَدَّثَةٌ: اس لفظ کو ”دال“ پر ”زیر“ اور ”زبر“ دے کر دونوں طرح سے پڑھا جاسکتا ہے اور دونوں اعتبار سے شہزادی کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے لیکن بزرگ علماء کی تصریح کے مطابق ”زبر“ کے ساتھ پڑھنا صحیح ہے روایات میں بھی اسی بات کی تاکید کی گئی ہے آقائے ہدائی نے دونوں وجہوں کی طرف اشارہ کیا ہے جسے ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے:

مُحَدَّثَةٌ: (باکسر و تشدید دال) یعنی حدیث بیان کرنے والی چونکہ شہزادی، رحم مادر کے اندر ہی سے اپنی مادر گرامی سے باتیں کرتی تھیں اس وجہ سے ان کا یہ لقب پڑ گیا۔

مُحَدَّثَةٌ: (بفتح و تشدید دال) یعنی جس سے حدیث بیان کی جائے، یہاں پر یہی دوسرے معنی مراد ہیں۔ (فاطمہ علیہا السلام) شادمانی دل پیا مبر (ص): ہدائی، ص ۲۳۴، فصل ۱۵، نامہائے حضرت زہراء (علیہا السلام)



اَرْكَعِي مَعَ الرَّائِعِينَ: اے فاطمہ! خدا نے تمہیں منتخب کیا ہے، پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے اور دنیا کی تمام عورتوں میں تم کو منتخب کیا ہے تم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرو اور سجدہ و رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرتی رہو حضرت فاطمہ علیہا السلام فرشتوں سے گفتگو فرماتی تھیں اور وہ بھی آپ سے باتیں کرتے تھے۔ [۵۷]

حضرت زہرا علیہا السلام کا محدثہ ہونا، فضائلِ مخدومہ ملائکہ:  
حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی زیارت میں یہ فقرہ وارد ہے: السَّلَامُ عَلَيْكَ  
اَيُّهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ: سلام ہو آپ پر اے بی بی! آپ الہام الہی کے  
ذریعہ عالمہ تھیں۔ [۵۸]

آیات و روایات سے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ فرشتوں نے ان لوگوں سے  
بھی باتیں کی ہیں جو نبی نہ تھے خصوصاً حدیث نمبر (۵) جس میں حضرت امام جعفر  
صادق علیہ السلام نے صراحت کے ساتھ فرمایا: كَانَتْ مُحَدَّثَةً: حضرت فاطمہ  
علیہا السلام محدثہ تھیں اب اس سلسلہ میں مزید دلیل کی ضرورت نہیں ہے یہاں  
اختصار کے ساتھ حضرت زہرا علیہا السلام کے کچھ فضائل بیان کئے جا رہے ہیں:  
فریقین کا اتفاق ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام دنیا کی تمام عورتوں کی سردار  
ہیں خداوند عالم کی نظر میں ان کا درجہ جناب مریم، سارہ اور مادر جناب موسیٰ علیہ السلام  
سے بہت زیادہ بلند ہے، ان کی رضا مندی و خوشنودی، خدا و رسول کی رضا مندی



ہے، آپ پیغمبر کا ایک جزء ہیں، حضرت ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین کی ماں، ابوالائمہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زوجہ اور جناب سید المرسلین کی بیٹی ہیں، ان کے بیٹے جو انان جنت کے سردار اور ان کے شوہر بزرگوار تقسیم جنت و نار ہیں، جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خداوند عالم کی بارگاہ میں حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت زہراء علیہما السلام سے زیادہ کوئی بھی عزیز و محبوب نہیں ہے۔

جس کو خداوند عالم اس قدر دوست رکھتا ہوا اگر اس کی تسلیت کے لئے اس کے پاس فرشتہ بھیجے وہ ان سے گفتگو کرے تو اس پر تعجب کیا ہے! حدیث میں وارد ہے: الْمَلَائِكَةُ خُدَامُنَا وَخُدَامُ شِيعَتِنَا: تمام فرشتے ہم اہل بیت علیہم السلام اور ہمارے شیعوں کے نوکر و غلام ہیں۔

واضح ہو کہ مذکورہ حدیث میں نے آقائے بروجردی کے شاگرد ایک بزرگ عالم دین آیت اللہ سید دیباچی دام ظلہ سے درس اخلاق میں سنی اور اسے نوٹ بھی کر لیا تھا جب اس کتاب میں اسے نقل کیا تو دقیق حوالہ کی ضرورت پیش آئی بہت سی کتب احادیث میں تلاش کے بعد بھی یہ حدیث ان الفاظ میں نہ مل سکی لہذا کمپیوٹر سے مدد لینا پڑی ”بانک اطلاعات“ سے آج اس کا حوالہ نکلوا یا تو وہ یہ تھا: (ینایع المودة: جزء ۳ ص ۳۷۷) مگر تقریباً ایک سو صفحہ کے بعد حدیث ملی بسجد خوشی ہوئی کیونکہ بہت دنوں سے اس کی تلاش تھی اور شدت سے انتظار تھا بہر حال مضمون ایک ہے صرف کچھ الفاظ کا اختلاف ہے اب اصل کتاب سے حدیث نقل



کی جا رہی ہے:

اہل سنت کے عالم قدوسی نے اپنی مشہور و معروف کتاب ینایع المودۃ میں لکھا ہے: حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام اور انھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے: ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا:

فانت افضل ام جبرئیل؟ فقال: یا علی! (علیہ السلام) انّ اللہ تبارک و تعالیٰ افضل انبیاءہ المرسلین علی ملائکته المقربین وفضلنی علی جمیع النبین والمرسلین والفضل بعدی لک یا علی! (علیہ السلام) وللائمة من ولدک من بعدک "فانّ الملائکة من خدامنا وخدام محبينا...": آپ افضل ہیں یا جبرئیل؟ فرمایا: علی! (علیہ السلام) خداوند عالم نے اپنے تمام انبیاء مرسلین کو اپنے سارے ملائکہ مقربین پر فضیلت دی ہے اور مجھے تمام انبیاء و مرسلین پر فضیلت دی ہے، اے علی! (علیہ السلام) میرے بعد یہ فضیلت تم کو اور تمھارے بعد امام بننے والی تمھاری تمام اولاد کو حاصل ہے بیشک ملائکہ ہمارے خادم ہیں اور ہمارے چاہنے والوں کے بھی خادم ہیں۔ [۵۹]

علامہ مجلسی نے اس روایت کو اس طرح نقل فرمایا ہے: ...وان

الملائکة لخدامنا وخدام محبينا.... [۶۰]

کیا فرشتے، اہل بیت عصمت و طہارت کی خدمت پر فخر نہیں کرتے تھے! وہ



## تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت آیت اللہ آقائے سید ہاشم حسینی بوشہری دامت برکاتہ

مدیر حوزہ علمیہ قم مقدسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سیدنا و

نبینا محمد و آلہ الطیبین الطاہرین و اللعن الدائم علی اعدائہم

من الآن الی قیام یوم الدین.

بڑی خوش بختی اور خوشحالی کی بات ہے کہ ادھر آخری چند سالوں سے حوزہ

علمیہ قم میں بہت سے جوان محققین کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے جنہوں نے علمی فرصت و

توانائی اور خداداد صلاحیت کا سہارا لے کر ایسے موضوعات پر تحقیق کی ہے جن کی

اہمیت ہمارے علمی اور دینی معاشرے میں بہت زیادہ ہے۔

یہ رسالہ جو ”کارشناسی ارشد“ (تھیسز) کے عنوان سے ”حقائق مصحف

فاطمہ علیہا السلام“ کے موضوع پر فاضل ارجمند جناب حجۃ الاسلام آقائے شیخ کرار

حسین اظہری مبارکپوری ہندی کے قلم سے لکھا گیا ہے یہ بہت زیادہ جامعیت کا



اس در پر آ کر گہوارہ جنبانی بھی کرتے تھے اور چکیاں بھی چلاتے تھے۔  
اگر حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے اہل بیت کو یہ درجہ حاصل تھا کہ فرشتے ان  
سے گفتگو کرتے تھے، ان کو سلام کرتے تھے تو ایسی خاتون جو پوری کائنات کے  
ہر مرد و زن سے افضل و بہتر ہوں ان سے فرشتہ بات کرے تو کیا تعجب ہے!  
قرآن مجید میں بالکل وضاحت و صراحت کے ساتھ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی  
ماں کو پروردگار عالم نے سکون بخشا اور فرمایا: وَلَا تَحْزَنِي: محزون و غمگین نہ ہو!  
اگر خداوند عالم حضرت فاطمہ علیہا السلام کی تسکین کے لئے فرشتہ بھیجے تو اس پر  
بالکل تعجب نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ ان کا درجہ، مادر موسیٰ علیہ السلام سے بہت زیادہ بلند ہے۔

بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس طعام بہشتی:  
اہل سنت کے ایک مشہور عالم زنجیری نے اپنی تفسیر میں حضرت زکریا علیہ السلام  
اور مریم علیہا السلام کے قصہ کے ضمن میں نقل کیا ہے کہ ایک سال قحط پڑ گیا حضرت  
فاطمہ علیہا السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر  
کھانا لائیں تو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سوال کیا:  
اَنِّیْ لَکِ هٰذَا: یہ کھانا کہاں سے تمہارے پاس آیا؟  
عرض کیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ: یہ خداوند  
عالم کی بارگاہ سے آیا ہے وہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق و روزی دیتا ہے۔



پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ سن کر شکر خدا بجالائے اور فرمایا: بیٹی! خدا نے تھیں سردار زنان بنی اسرائیل کے مانند قرار دیا ہے۔ [۶۱]

اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و مناقب سے آشنائی کے لئے صحاح ستہ، طبقات ابن سعد اور مسند احمد وغیرہ کتابوں کا مطالعہ کیا جائے اسی کتاب کے آخری باب میں بھی حضرت زہرا علیہا السلام کے فضائل پر مشتمل چند احادیث کو متعدد حوالوں کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

اب ختامہ مسک کے عنوان سے امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی باتوں کا خلاصہ، ہدیہ ناظرین کیا جا رہا ہے اس عالم ربانی و فقیہ صدائی نے اپنے نورانی کلام میں فرمایا ہے:

”کسی کے پاس جبرئیل کا آنا کوئی معمولی بات نہیں ہے کوئی یہ تصور نہ کرے کہ جبرئیل سب کے پاس آتے ہیں اور یہ ممکن سی بات ہے... جبرئیل ۷۵ دنوں میں بار بار شہزادی کی خدمت میں آتے رہے ان کی ذریت سے متعلق آئندہ حوادث سے آگاہ کرتے رہے اور حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) ان سارے مطالب کو لکھتے رہے بہر حال میں اسے آپ کی سب سے بڑی فضیلت سمجھتا ہوں کیونکہ جبرئیل صرف انبیاء علیہم السلام کے پاس نازل ہوتے تھے وہ بھی تمام انبیاء کے پاس نہیں بلکہ صرف خاص انبیاء اور ان اولیاء کے پاس آتے تھے جو ان کے ہم رتبہ تھے جبرئیل جو ان دنوں میں برابر آتے رہے اب تک کسی کے لئے ایسا نہیں ہوا ہے یہ فضیلت صرف حضرت صدیقہ سلام اللہ علیہا سے مخصوص ہے۔ [۶۲]



﴿ کلام علامہ اقبال لاہوری در منقبت بنت نبی حضرت زہراء سلام اللہ علیہا ﴾

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز  
نور چشم رحمة للعالمین آن امام اولین و آخرین  
بانوئے آن تاجدار ہل اتسی مرتضیٰ، مشکل کشا، شیر خدا  
مزرع تسلیم را حاصل بَول مادران را اسوۂ کامل بَول  
اشک او بر چیدہ جبریل از زمین

ہچو شبنم ریخت بر عرش برین

﴿ ترجمہ کلام علامہ اقبال لاہوری از مطلوب ﴾

نسبت عیسیٰ ہی بس مریم کے سر کا تاج ہے سہ تعلق فخر بنت صاحب معراج ہے  
رحمۃ للعالمین کی آپ ہی نور نظر جو امام الانبیاء ہیں، تاجدار بحر و بر  
اہلیہ ہیں آپ اُس کی جو کہ ہے شیر خدا تاجدار ہل اتسی یعنی علی المرتضیٰ  
ہیں رضائے رب کی کھتی کیلئے خرمن، بَول آپ کی سیرت ہے ماؤں کیلئے روشن اصول  
پد، پے لے کر حضرت جبریل نے سارے گہر

عرش پر پھیلا دیئے مانند شبنم سر بہ سر

(اقبال در مدح محمد و آل محمد: ص ۱۳۹، بحوالہ رموز بخودی: ص ۷۷۱ اقبال اور مدحت آل عبا اطہرہ: ص ۱۳۳ تا ۱۳۷)





باب هفتم

متفرقات







مصحف کے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی طرف منسوب ہونے کی وجہ:

گزشتہ بحثوں میں یہ بیان کیا جا چکا کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام کا لکھنے اور اس کا لکھانے والا کون ہے؟ یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت فاطمہ علیہا السلام نے خود اس کو نہیں لکھا اور نہ لکھایا تو پھر کیوں یہ مصحف آپ کی طرف منسوب ہے اور اس طرح کہا جاتا ہے:

”مصحف فاطمہ علیہا السلام یعنی حضرت فاطمہ علیہا السلام کا مصحف؟“

حضرت زہرا علیہا السلام کی طرف منسوب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جو مطالب اس میں موجود ہیں وہ آپ پر الہام کئے گئے ہیں اور آپ سے خطاب کیا گیا ہے اس کا نمونہ موجود ہے دوسری کتابوں کا بھی اسی طرح اسی مناسبت سے نام رکھا گیا ہے بہت سے انبیائے کرام کی طرف بہت سی کتابیں منسوب ہیں مثلاً تورات موسیٰ علیہ السلام، انجیل عیسیٰ علیہ السلام اور زبور داؤد علیہ السلام جب کہ خود انھوں نے یہ کتابیں نہیں لکھی ہیں صرف ان کتابوں کے مطالب و مندرجات ان پر وحی کئے گئے بس نسبت دینے میں اتنا ہی کافی ہے۔

قرآن مجید میں ہے: صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ: حضرت ابراہیم اور



حضرت موسیٰ (علیہا السلام) کے صحیفے [۱] مراد یہ نہیں ہے کہ حضرت ابراہیم  
علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کتابیں لکھی ہیں۔ [۲]

## نسبت کے متعلق نظریہ آقائے مرتضیٰ عالمی:

یہ امر بالکل بدیہی ہے کہ مصحف کا حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی طرف  
نسبت دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انھوں نے اس کو لکھا ہے اور یہ ان کی تالیف  
ہے کیوں کہ جب ہم یہ کہتے ہیں: ”فلاں کی کتاب“ تو اس کے اور کتاب کے  
درمیان کسی نہ کسی قسم کا رابطہ ضرور ہوتا ہے مثلاً وہ کتاب کا مالک ہوتا ہے تب بھی  
یہی کہا جاتا ہے کہ فلاں کی کتاب یا جب ہم کہتے ہیں: فلاں کی گھڑی، فلاں کا گھر،  
فلاں کا لباس تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ اسی نے گھڑی کو بنایا ہے، یا گھر کو  
بنایا ہے یا مالک ہو گیا ہے یا لباس کو سلا ہے۔

روایت میں وارد ہے: عورت کی مسجد اس کا گھر ہے... اسی دلیل کی بنا پر کہا جاتا  
ہے: زبور آل داؤد، تورات موسیٰ، انجیل عیسیٰ، مصحف عثمان، مصحف ابراہیم و موسیٰ،  
دعائے کمیل، عہد نامہ مالک اشتر رحمہ اللہ۔ [۳]

## نزول ملائکہ کے وقت کس بات کا شکوہ؟!

روایات اہل بیت علیہم السلام بتاتی ہیں کہ جو مطالب مصحف فاطمہ علیہا السلام



میں درج ہیں انھیں جبریل علیہ السلام نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے بیان کیا ہے اس طرح ان کے پدر بزرگوار کی وفات سے ان کو صدمہ پہونچا تھا اس میں کچھ کمی ہوئی اور وہ باتیں آپ کی تسلیت کا باعث بنیں جیسا کہ روایت صحیحہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: اَنَّ فاطمة (علیہا السلام) مکثت ...  
فہذا مصحف فاطمة علیہا السلام. [۴]

دوسری روایت میں بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: ان الله لما قبض ... اثبت من ذالك مصحفاً. [۵]

ان روایات کو پڑھ کر مطالعہ کرنے والا ٹھہر جاتا ہے سوچنے لگتا ہے کہ بھلا یہ کیوں کر ممکن ہے کہ فرشتہ، تسلیت پیش کرے اور حضرت زہرا علیہا السلام حضرت علی علیہ السلام سے اس کے آنے کی شکایت کریں جب کہ ان کی پرورش، خانہ وحی میں ہوئی تھی ایسے گھر میں جہاں برابر ملائکہ آتے رہتے تھے؟

خداوند عالم نے ان پر اس قدر لطف و مہربانی کی کہ ان کی تسلیت کے لئے فرشتہ کو بھیجا حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ان الطاف و عنایات کے مقابلہ میں اپنے شوہر سے جبریل کے آنے کی شکایت کر دی بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟  
قطعاً حضرت فاطمہ علیہا السلام نے جبریل کے آنے اور گفتگو کرنے کی شکایت نہیں کی بلکہ دوسری وجہ سے شکوہ کیا وہ علت یہ تھی کہ جب جبریل نے آئندہ پیش آنے والے حوادث کی خبر دی اور بیان کیا کہ آپ کی اولاد اس طرح



کے آلام و مصائب میں گرفتار ہوگی تو حضرت علیؑ سے انھوں نے اسی بات کی شکایت کی تھی۔

صحیح ابو عبیدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مذکورہ جواب دیا جاسکتا ہے اس میں حضرت امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا: ... کان جبرئیل یاتیہا فیحسن عزائہا علی ابیہا ویخبرہا بما یكون بعدہا فی ذریتہا۔ [۶]

**وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نزول جبرئیل:**

جن احادیث میں یہ وارد ہے کہ فرشتہ نے حضرت زہرا علیہا السلام سے گفتگو کی اگر ہم انھیں قبول کر لیں تو ایک دوسری مشکل پیدا ہوگی وہ یہ کہ کیا وہ آنے والا فرشتہ جبرئیل تھا؟ کیوں کہ وفات پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جبرئیل نے زمین پر آنا بند کر دیا تھا اور کہا تھا: هَذَا آخِرُ وَطْنِي بِالْأَرْضِ: روئے زمین پر میرا یہ آخری نزول ہے۔ [۷] اس حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کیسے ممکن ہے کہ جبرئیل نے آ کر مصحف فاطمہ علیہا السلام کے مطالب املا کئے ہوں؟

**جواب:** حافظ سیوطی کہتے ہیں: یہ حدیث بہت ضعیف ہے اور ایک دوسری طرح بھی وارد ہوئی ہے: هَذَا آخِرُ عَهْدِي بِالْأَرْضِ بَعْدَكَ وَإِنِّي آتِيكَ إِلَى الْأَرْضِ لَأَحَدُ بَعْدَكَ: اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے



بعد میرا زمین پر یہ آخری مرتبہ آتا ہے آپ کے بعد کسی لئے میں زمین پر نہیں  
آؤں گا۔ [۸]

سیوطی کے نزدیک یہ دونوں روایتیں سند کے اعتبار سے ضعیف نہیں ہیں بلکہ  
ایک بدیہی و مسلم چیز ہے جس کا تمام مسلمان، یقین رکھتے ہیں انھوں نے کتابوں  
میں اس کی روایت کی ہے وہ دو (۲) چیزیں ہیں:

۱۔ یہ بات قابل قبول نہیں ہے کہ وفات نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے  
وقت جبرئیل آخری بار زمین پر آئے ہوں کیوں کہ روایت ہے کہ ہر سال شب  
قدر میں جبرئیل بہت سے فرشتوں کے ساتھ زمین پر نازل ہوتے ہیں جو لوگ  
ذکر الہی میں مشغول ہوتے ہیں یہ سارے فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں۔

۲۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جبرئیل کے ذریعہ وحی کا  
سلسلہ مکمل طور سے بند نہیں ہوا تھا بلکہ جبرئیل کی کچھ دوسری ذمہ داریاں بھی تھیں  
حدیث میں وارد ہے: یوحی اللہ الی عیسیٰ ای بعد قتله الدجال قبل  
دجال کے بعد خداوند عالم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کرے گا۔

سیوطی کے نظریہ کے مطابق یہ حدیث صراحت رکھتی ہے کہ [آسمان سے  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے] نزول کے بعد خداوند عالم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کرے  
گا اور ظاہر یہ ہے کہ جو فرشتہ ان کے پاس وحی لے کر زمین پر نازل ہوگا وہ جبرئیل  
ہوگا کیونکہ جبرئیل خدا اور رسولوں کے درمیان سفیر ہیں۔ [۹]



حاصل ہے کیونکہ محترم مولف نے یہ کوشش کی ہے کہ تمام بحثوں کو مختلف فصلوں میں ہر پہلو سے تحقیق کر کے علماء اور مولفین کے نظریات کو پیش کریں اور اس سلسلہ میں جو اعتراضات وارد ہوئے ہیں ان کے جوابات دیں۔

ایک قابل غور بات یہ ہے کہ ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ کے موضوع پر ائمہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی بڑی عنایت و توجہ اور تاکید رہی ہے اس کے باوجود بھی اس کے بارے میں بہت کم تحقیق انجام دی گئی ہے۔ اس بات کے پیش نظر اس جوان محقق کا اقدام، قابل تحسین و آفرین ہے ان کا مستقبل روشن ہے اور حوزہ کے دوسرے جوان فضلاء کے لئے ایک کامیاب تحقیقی نمونہ ہے۔

ہم مولف کے لئے مزید توفیق کی دعا کرتے ہیں ان کا تعلق اس سرزمین سے ہے جہاں علامہ میر حامد حسین ہندی (رحمۃ اللہ علیہ) جیسے مشہور عظیم عالم دین پیدا ہوئے امید ہے کہ آئندہ بھی ہم ان کی دوسری عالمانہ کوششوں کا ثمرہ دیکھیں گے، ان شاء اللہ۔

سید ہاشم حسینی بوشہری

مدیر حوزہ علمیہ قم

محرم الحرام ۱۴۲۷ھ قمری، بہمن ماہ ۱۳۸۴ھ شمسی



اخبار غیب میں صادق علیہ السلام کا مصحف فاطمہ علیہا السلام کی طرف رجوع کرنا:  
بنی ہاشم مقام ابواء میں محمد بن عبد اللہ بن حسن سے بیعت کرنے کے لئے جمع  
ہوئے تھے ان کا خیال و گمان تھا کہ یہی محمد وہ ”مہدی“ ہیں جن کے بارے میں  
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کچھ لوگ ان سے بیعت  
کر چکے تھے کہ اتنے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام وہاں جا پہنچے فرمایا:  
”ان سے بیعت کرنا دو سبب سے خارج نہیں ہے:

- ۱۔ یا یہ ”مہدی“ ہیں، یہ باطل ہے کیوں کہ یہ وقت ان کے ظہور کا نہیں ہے۔
- ۲۔ یا بیعت کے ذریعہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر مقصود ہے تو اس صورت  
میں محمد بن عبد اللہ کیوں اس کے ذمہ دار بنائے جائیں؟ جب کہ ان کے باپ عبد  
اللہ بن حسن، بنی ہاشم کے بزرگ ہمارے درمیان موجود ہیں۔“

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ان باتوں سے عبد اللہ بن حسن کو غصہ آ گیا  
انہوں نے کہا: ”آپ کو میرے بیٹے سے حسد ہے۔“

امام علیہ السلام نے اس خطرناک موڑ پر تہمت سے بچنے کے لئے علم غیب کو کام  
میں لاتے ہوئے آئندہ رونما ہونے والے واقعات و حادثات کی خبریں دیں جیسا  
کہ کتاب ارشاد مفید میں منقول ہے۔

ابوالفرج اصفہانی نے کتاب مقاتل الطالبین میں (چند سندوں کے ذریعہ)



روایت کی ہے کہ بنی ہاشم کا ایک گروہ مقام ابواء (مکہ و مدینہ کے درمیان ایک جگہ) میں جمع ہوا ان میں ابراہیم بن محمد (پہلا عباسی خلیفہ جو "ابراہیم امام" کے نام سے مشہور ہوا) اور ابو جعفر منصور (معروف بہ منصور دوانقی) صالح بن علی (منصور کا چچا) عبداللہ بن حسن (جو حسن ثنی کے فرزند ہیں) اور ان کے دو بیٹے محمد و ابراہیم اور محمد بن عبداللہ ابن عمرو بن عثمان موجود تھے۔

صالح بن علی نے اس مجمع سے کہا: تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ تمام لوگوں کی نظریں تمہاری طرف جمی ہوئی ہیں خدا نے تمہیں یہاں پر جمع کیا ہے آؤ اپنے ہی میں ایک کے ساتھ بیعت کر لو اور اسی کو ذمہ داری سونپ دو پھر اس عہد و پیمان اور بیعت پر باقی رہو تا کہ خدا (تمہارے کاموں میں) کشائش و فراخی دے وہ بہترین کشادگی عطا کرنے والا ہے۔

اس کے بعد عبداللہ بن حسن نے کچھ کہنا شروع کیا پہلے خداوند عالم کی حمد و ثنا بجالائے پھر کہا: تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ میرا یہ لڑکا (یعنی محمد) وہی مہدی (معروف) ہے (جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے) پس جلد سے جلد اس کے ہاتھوں پر بیعت کرو۔

منصور (دوانقی بھی ان کی تائید کرتے ہوئے حاضرین سے) کہنے لگا:

کیوں خواہ مخواہ اپنے کو دھوکہ دے رہے ہو؟ تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ اس جوان یعنی محمد بن عبداللہ کی طرح لوگ کسی کے حکم کی اطاعت نہیں کریں گے۔



سب نے کہا: ہاں! ہاں! سچ ہے خدا کی قسم! تم نے سچ کہا اس بات کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں پس (یہ باتیں سن کر) سب نے محمد سے بیعت کر لی۔  
عیسیٰ (ابن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی) کہتے ہیں: عبد اللہ بن حسن کا نمائندہ میرے والد (عبد اللہ بن محمد) کے پاس یہ پیغام لے کر آیا کہ عبد اللہ بن حسن کہتے ہیں:

ہم یہاں پر ایک (اہم) کام کے لئے جمع ہوئے ہیں (اور تمہارا بھی یہاں پہنچنا ضروری ہے) ایسا ہی پیغام حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھی بھیجا۔

عیسیٰ کے علاوہ دوسرے نے کہا ہے: عبد اللہ بن حسن نے حاضرین سے کہا:  
جعفر بن محمد [حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو نہ بلاؤ کیوں کہ مجھے گڑبڑ ہونے کا اندیشہ ہے۔ (وہ اس بیعت پر راضی نہ ہوں گے)

عیسیٰ بن عبد اللہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے بھیجا اور کہا: جا کر دیکھو وہ کس کام کے لئے جمع ہوئے ہیں؟ جب میں ان کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ محمد بن عبد اللہ ایسے کپڑے (یا بوریا) کے اوپر نماز پڑھ رہے تھے جس کے اوپر کا حصہ پیچیدہ اور لپٹا ہوا تھا میں نے ان لوگوں سے کہا: میرے والد (عبد اللہ) نے مجھے اس لئے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم سے پوچھوں کہ کس لئے جمع ہوئے ہو؟

عبد اللہ بن حسن نے کہا: ہم نے مہدی یعنی اپنے بیٹے (جنہیں وہ لوگ مہدی



موعود جانتے تھے) سے بیعت کے لئے اجتماع کیا تھا۔

عیسیٰ کہتے ہیں: اسی دوران جعفر بن محمد [حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام] بھی وارد ہوئے پس عبداللہ بن حسن نے اپنے پہلو میں حضرت کے لئے جگہ بنائی اور وہی باتیں جو مجھ سے (اپنے بیٹے محمد سے بیعت کے بارے میں) کہہ چکے تھے حضرت سے بیان کیں۔

جعفر بن محمد (علیہما السلام) نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو کیوں کہ ابھی اس (مہدی موعود کے قیام) کا وقت نہیں ہوا ہے اے عبداللہ! اگر تم سوچتے ہو کہ تمہارا یہ فرزند مہدی موعود ہے تو سمجھ لو کہ یہ وہ نہیں ہے اور نہ یہ وقت ان (کے ظہور و خروج) کا ہے اگر امور خدا میں سختی کرتے ہوئے تم انہیں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے خروج کا حکم دے رہے ہو تو خدا کی قسم تم ایک سن رسیدہ (یا بنی ہاشم کے بزرگ) موجود ہو تمہیں چھوڑ کر ہم تمہارے لڑکے سے بیعت نہیں کریں گے۔

عبداللہ کو حضرت کی باتوں سے غصہ آیا اور انہوں نے کہا: آپ بخوبی جانتے ہیں (یا میں بخوبی جانتا ہوں) کہ بات دراصل یہ نہیں ہے جو آپ کہہ رہے ہیں خدا کی قسم! اس نے آپ کو علم غیب نہیں دیا ہے یہ ساری باتیں آپ نے میرے بیٹے سے حسد کرتے ہوئے کہی ہیں۔

حضرت نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے حسد نہیں کیا ہے (کہ یہ باتیں حسد میں



کہوں) البتہ اس شخص (ابوالعباس سفاح کی پشت پر ہاتھ مار کر کہا) اور اس کے بھائی اور اس کے لڑکوں کو (سلطنت و خلافت) ملے گی مگر تم لوگوں کو نہیں ملے گی۔  
پھر عبد اللہ بن حسن کے شانہ پر ہاتھ مار کر فرمایا: خاموش رہو خدا کی قسم! خلافت نہ تمہیں ملے گی اور نہ تمہارے دونوں لڑکوں کو ملے گی وہ ان لوگوں (یعنی بنی عباس) کو ملے گی یقیناً تمہارے یہ دونوں لڑکے قتل کر دیئے جائیں گے۔

(یہ فرما کر اس وقت) اٹھے اور عبد العزیز بن عمران زہری کے ہاتھوں کو ٹیک کر باہر چلے گئے پھر عبد العزیز سے فرمایا: کیا تم نے صاحب سبز برد (جس کے دوش پر سبز چادر تھی یعنی منصور کو دیکھا؟

عبد العزیز نے کہا: ہاں! فرمایا: خدا کی قسم! یہ محمد کو قتل کرے گا!  
عبد العزیز نے کہا: محمد کو قتل کرے گا؟ فرمایا: ہاں! راوی کہتا ہے: میں نے سوچا کعبہ کے پرورگار کی قسم! کہ (جعفر کو) محمد پر شک ہے اور یہ بات حسد میں کہہ رہے ہیں۔

عبد العزیز پھر کہتا ہے: خدا کی قسم میں نے مرنے سے پہلے دیکھ لیا کہ منصور نے دونوں کو قتل کر دیا اور جب حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے یہ فرمایا تھا وہ لوگ اٹھ اٹھ کر منتشر ہو گئے تھے۔

عبد الصمد اور منصور، حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے پیچھے پیچھے آئے اور انھوں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! (علیہ السلام) کیا آپ نے یہ سچ فرمایا ہے (جیسا



فرمایا ہے قطعی طور پر ہو کر رہے گا؟) فرمایا: ہاں! میں یہ کہتا ہوں اور خدا کی قسم جانتا ہوں۔ (کہ ایسا ہو کر رہے گا!)

ابوالفرج صاحب مقاتل کہتے ہیں: علی بن عباس مقانی نے (اپنی سند کے ذریعہ) عنبہ بن بجاد سے روایت کی ہے کہ جب بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام محمد بن عبد اللہ بن حسن کو دیکھتے تھے آپ کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی تھیں اور فرماتے تھے:

میری جان اس پر قربان ہو لوگ اس کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں (یعنی کہتے ہیں کہ مہدی موعود ہے) مگر یہ قتل کر دیا جائے گا اور کتاب علی میں اس کا نام اس امت کے خلفاء میں نہیں ہے۔ [۱۰]

ایک فطری سی بات ہے کہ جب حضرت نے غیب کی خبریں دیں تو ہر طرف سے سوالات ہونے لگے کہ آپ نے کہاں سے بیان فرمایا؟

امام علیہ السلام کے جوابات حسب ذیل ہیں:

ولید بن صبیح سے فرمایا: یا ولید! انی نظرت فی مصحف فاطمة علیہا السلام فلم اجد لبني فلان (یعنی بنی الحسن) الا کفبار النعل. [۱۱]

دوسری مرتبہ معلیٰ سے فرمایا: ما من نبی ولا وصی ولا مک الا فی

کتاب عندی لا والله ما لمحمد بن عبد اللہ بن الحسن فیہ اسم:



کوئی نبی، وصی اور بادشاہ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا نام ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے جو میرے پاس موجود ہے خدا کی قسم! اس میں محمد بن عبد اللہ بن حسن کا کہیں نام ہی نہیں ہے۔ [۱۲]

تیسری مرتبہ فضیل سے ارشاد فرمایا: یا فضیل أتدری فی ای شیء کنت انظر قبیل (ای قبیل هذا للقاء)؟ قال قلت: لا! قال: کنت انظر فی کتاب فاطمة علیها السلام لیس من مَلِک یملِک [الارض] الا وهو مکتوب فیہ باسمه واسم ابیه و ما وجدت لولد الحسن فیہ شیئاً: فضیل بن سکرہ ناقل ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:

فضیل! تم جانتے ہو تھوڑی دیر پہلے میں کیا پڑھ رہا تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں!

فرمایا: میں کتاب فاطمہ علیہا السلام کا مطالعہ کر رہا تھا وہ تمام سلاطین جو روئے زمین پر حکمرانی کریں گے ان کے اور ان کے باپ کے نام اس میں لکھے ہوئے ہیں میں نے اولاد حسن کے لئے اس میں کچھ نہیں پایا۔ [۱۳]

دوسری روایت میں وارد ہے کہ عبد الملک بن اعین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: ان الزیدية والمعتزلة قد اطافوا بمحمد بن عبد الله فهل له سلطان؟ فقال: والله ان عندی لکتابین [مصحف



فاطمہ علیہا السلام و کتاب علی علیہ السلام [۱۴] فیہما تسمیۃ کل نبی و ملک یملک الارض لا واللہ ما محمد بن عبد اللہ فی واحد منہما: [۱۵] کتاب کافی میں زرارہ نے عبد الملک بن اعین سے نقل کیا ہے انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: زید یہ معتزلہ لوگ محمد بن عبد اللہ (بن حسن ملقب بہ نفس زکیہ) کے چاروں طرف حلقہ کئے ہوئے ہیں کیا انھیں سلطنت و حکومت نصیب ہوگی؟

فرمایا: خدا کی قسم! میرے پاس دو کتابیں [صحف فاطمہ علیہا السلام اور کتاب علی علیہ السلام] ہیں ان دونوں میں تمام انبیاء و سلاطین جو روئے زمین پر حکومت کریں گے ان کے نام درج ہیں خدا کی قسم ان میں سے کسی ایک میں بھی محمد بن عبد اللہ کا نام نہیں ہے۔ [۱۶]

### محمد بن عبد اللہ کا مختصر تعارف:

مذکورہ روایت میں محمد بن عبد اللہ بن حسن معروف بہ ”نفس زکیہ“ مراد ہیں انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں بنی عباس کے خلاف قیام کیا تھا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انھیں منع کیا لیکن انھوں نے قبول نہ کیا، سید ابن طاووسؒ نے اپنی کتاب ”اقبال“ میں ان کی تعریف کرتے ہوئے ان کے قیام کو برحق بتایا اور مجاہد فی سبیل اللہ کہا۔ [۱۷]



علامہ ایٹمی نے بھی سید بن طاووسؒ کی طرح ان کی تعریف کی ہے۔ [۱۸]  
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو اس قیام کا انجام معلوم تھا اسی لئے منع فرمایا  
تھا آپ نے محمد اور ان کے بھائی کی شہادت کے بعد انھیں نیکی کے ساتھ یاد  
کرتے ہوئے ان کی تعریف کی۔ [۱۹]

جس وقت مکہ اور مدینہ پر ان کا غلبہ تھا بلا شک وہ اپنے کو ”مہدی“ نہیں  
بتاتے تھے۔ [۲۰]

## مصحف فاطمہ علیہا السلام اس وقت کہاں ہے؟

گزشتہ بحثوں میں یہ بیان کیا جا چکا کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام امامت کی  
نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اسی لئے ایک امام علیہ السلام سے دوسرے امام علیہ السلام  
تک منتقل ہوتا رہا اس سلسلہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

عن ابی بصیر عن الصادق علیہ السلام قال قلت: جعلت فداک

فلمن صار ذالک المصحف بعد مضيها [فاطمہ علیہا السلام]

قال: دفعته الی امیر المومنین فلما مضی صار الی الحسن علیہ السلام ثم

الی الحسين علیہ السلام ثم عند اہله حتی يدفعوه الی صاحب هذا الامر.

کتاب بصائر میں ابو بصیرؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی

ہے کہ میں نے حضرت سے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہو جاؤں حضرت زہرا



علیہا السلام کی وفات کے بعد وہ مصحف کس کے پاس پہنچا؟

فرمایا: حضرت زہرا علیہا السلام نے اسے حضرت علیؑ کے سپرد کیا ان کے بعد حضرت امام حسنؑ اور پھر حضرت امام حسینؑ اور پھر اپنے اہل کے پاس پہنچا اس کے بعد ہر امام اپنے بعد والے امام کے حوالہ کرتے گئے اس طرح سے وہ حضرت صاحب الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت میں پہنچا۔ [۲۱]

بعض روایات میں صراحت کے ساتھ یہ وارد ہے کہ فلاں امام علیہ السلام کے پاس ہے: وہ روایات حسب ذیل ہیں:

(۱) مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام:

حماد بن عثمان سے مروی ہے کہ ابو بصیرؒ نے کہا: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: مات ابو جعفر [یعنی الامام الباقر علیہ السلام] حتی قبض مصحف فاطمہ علیہا السلام: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں وفات سے پہلے ہی مصحف فاطمہ علیہا السلام پہنچ گیا تھا۔ [۲۲]

(۲) مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے بعد ان کے فرزند بزرگوار حضرت امام جعفر



## تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین آیت اللہ آقائے جعفر الہادی دامت برکاتہ

استاد حوزہ علمیہ قم مقدسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید

المرسلین و خاتم النبیین و اهل بیتہ الطیبین الطاہرین۔

قرآن کریم ۲۳ رسال کی مدت میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم پر نازل ہوا جیسا کہ بھی لوگ یہ بات جانتے ہیں کہ قرآن، اسلامی تعالیم

واحکام کا سب سے پہلا منبع ہے اسی لئے نزول ہی کے وقت سے تمام مسلمانوں

نے کتاب عزیز کے لئے بہت سارے اہتمام کئے اور سب لوگوں نے اسے پڑھنا،

حفظ کرنا شروع کر دیا اور اس کے معانی کو سمجھنے کے لئے کوشش کرنے لگے۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر ان کے بعد حضرات ائمہ معصومین

ان میں سب سے پہلے حضرت علی صلوات اللہ علیہم اجمعین نے شروع ہی سے

کتاب الہی کی آیات شریفہ کی تفسیر، تبیین و تشریح اور توضیح بیان کرنا شروع کر دی



صادق علیہ السلام کی خدمت میں مصحف فاطمہ علیہا السلام پہنچا۔

حسین بن علاء کہتے ہیں: الابيض... ومصحف فاطمة علیہا السلام  
...یقیناً جعفر سفید اور مصحف فاطمہ علیہا السلام میرے پاس ہے۔ [۲۳]

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ...و  
عندنا والله مصحف فاطمة علیہا السلام : خدا کی قسم! مصحف فاطمہ علیہا  
السلام ہمارے پاس ہے۔ [۲۴]

(۳) مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد ان کے فرزند حضرت امام موسیٰ کاظم  
علیہ السلام کے پاس مصحف فاطمہ پہنچا روایات میں حضرت کے القاب میں سے ایک  
لقب ”عبد صالح“ ہے جیسا کہ ابو حمزہ نے عبد صالح حضرت امام موسیٰ (کاظم  
علیہ السلام) سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: عندی مصحف فاطمة  
علیہا السلام : مصحف فاطمہ علیہا السلام میرے پاس ہے۔ [۲۵]

(۴) مصحف فاطمہ علیہا السلام اور حضرت امام مہدی علیہ السلام:

اس طرح مصحف فاطمہ علیہا السلام ایک امام سے دوسرے امام کی طرف منتقل  
ہوتا رہا بالکل آخر میں آخری امام حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت



اقدس میں پہنچا۔

شیخ آقا بزرگ تہرانی نے الذریعہ میں فرمایا:

مصحف فاطمة علیہا السلام من ودائع الامامة عند مولانا و امامنا صاحب الزمان ... مصحف فاطمہ علیہا السلام امامت کے ودائع (وامانات) اور تبرکات سے ہے جو ہمارے آقا و مولا حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے پاس ہے۔ [۲۶]

کیا مصحف فاطمہ علیہا السلام ہی کتاب جفر ہے؟

آقائے برکات عالمی فرماتے ہیں: ہم نے اپنی کتاب ”حقیقة الجفر عند الشيعة“ میں بیان کیا ہے کہ روایات اہل بیت علیہم السلام میں لفظ ”جفر“ کا اطلاق چار چیزوں پر ہوا ہے:

**اول: جفر ابیض:**

یہ ایک ظرف [مخزن علم] ہے جو حسب ذیل چند کتابوں پر مشتمل ہے:

۱۔ زبور داؤد علیہ السلام۔

۲۔ تورات موسیٰ علیہ السلام۔

۳۔ انجیل عیسیٰ علیہ السلام۔

۴۔ صحف ابراہیم علیہ السلام۔



۵۔ خدا کی پہلی کتابیں (احتمال ہے کہ بعینہ مصحف ابراہیم علیہ السلام مراد ہے)

۶۔ مصحف فاطمہ علیہا السلام

۷۔ کتاب جامعہ (اگرچہ جفر ابیض کے محتویات میں اس عنوان پر کوئی نص

موجود نہیں ہے لیکن ہم نے ثابت کیا ہے کہ مراد یہی ہے)

**دوم: دوم: جفر احمر:**

یہ بھی ایک دعا [ظرف و مخزن علم] ہے جس میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم کے ہتھیار ہیں اور احتمال ہے کہ اس میں بعض کتابیں بھی موجود ہیں۔

**سوم: جلد ثور:**

یہ ایک بڑا سا ظرف ہے [علم سے بھری ہوئی نیل کی کھال] احتمال ہے کہ یہ

جفر ابیض و احمر پر مشتمل ہے جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

**چهارم: کتاب جفر:**

یہ ایسی کتاب ہے جو علم منایا، بلایا، رزایا و علم ماکان و ما یكون الی یوم القیامہ پر

مشتمل ہے۔

یہاں پر قارئین محترم کے ذہنوں میں ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کیا کتاب

جفر اور مصحف فاطمہ علیہا السلام دونوں مستقل طور پر الگ الگ کتابیں ہیں یا یہ

دونوں ایک ہی کتاب ہے؟

اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ دونوں ایک ہی کتاب ہیں صرف ان کے نام دو



ہیں درحقیقت الگ الگ دو کتابیں نہیں ہیں اور قرآن [منجگانہ] اس دعویٰ پر شاہد و دلیل ہیں بنا براین مصحف فاطمہ علیہا السلام کو جعفر کہنے میں یہ راز ہے کہ مذکورہ مصحف، جعفر ابیض میں ہے اور یہ مقدس کتابوں کا ایک ظرف ہے۔ [۲۷]

ہمارے استاد بزرگوار حضرت آیت اللہ آقائے جعفر الہادی خوشنویس دامت برکاتہ نے ایک بہترین سوال کیا ذیل میں موصوف کا وہ سوال اور ہمارا مفصل جواب پیش کیا جا رہا ہے:

**سوال:** مصحف فاطمہ علیہا السلام ہمارے پاس کیوں موجود نہیں ہے؟

**جواب:** علامہ مجلسی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہ) نے بحار الانوار میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے ایک ایسی روایت نقل کی ہے جو دلالت کرتی ہے کہ یہ الہام بخش کتاب امام معصوم علیہ السلام کی ایک علامت ہے یعنی یہ کتاب صرف خاندان اہل بیت عصمت و طہارت علیہم السلام کے پاس رہے گی عام لوگوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ان حضرات کی دوسری تمام فضیلتوں کے ساتھ یہ بھی ایک عظیم فضیلت ہے جو صرف اسی خانوادہ سے مخصوص ہے خدا نے انھیں یہ بزرگ کرامت و شرافت عطا کی ہے شاید اسی بنا پر شروع سے اب تک یہ کتاب حضرات



ائمہ معصومین علیہم السلام ہی کے پاس رہی ہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے کسی ایک قابل اعتماد اور خاص اصحاب بلکہ رشتے دار کو بھی نہیں دیا اسی لئے یہ کتاب ایک امام علیہ السلام سے دوسرے امام علیہ السلام تک منتقل ہوتی رہی اور اس وقت ہمارے آخری امام حضرت مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے پاس موجود ہے۔  
روایت رضوی جو بحار مجلّسی میں ہے اس میں امام علیہ السلام نے فرمایا:

”للامام علامات یكون اعلم الناس... و یكون عنده مصحف فاطمة (علیہا السلام)۔“ (باب ہشتم (۱) روایات مصحف، نمبر ۱۲)  
متعدد روایات میں حضرات معصومین (سلام اللہ علیہم اجمعین) سے ”مصحف“ کے بارے میں یہ دو تعبیرات وارد ہوئی ہیں:

الف) عندی مصحف فاطمة علیہا السلام۔

ب) عندنا مصحف فاطمة علیہا السلام۔

یہ ”تلك عشرة كاملة“ کی مصداق ہیں جن دس (۱۰) روایات میں مذکورہ تعبیرات وارد ہوئی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

● حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

عندی مصحف فاطمة (علیہا السلام)

(۱۔ روایات مصحف، نمبر ۱۳)۔ (۲۔ روایات مصحف، نمبر ۱۹)

● حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:



عندی مصحف فاطمة (علیہا السلام)

(۳۔ روایات مصحف، نمبر ۲۲)

● حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

عندنا مصحف فاطمة (علیہا السلام)

(۴۔ روایات مصحف، نمبر ۹)۔ (۵۔ روایات مصحف، نمبر ۱۰)

(۶۔ روایات مصحف، نمبر ۱۶)۔ (۷۔ روایات مصحف، نمبر ۱۸)

(۸۔ روایات مصحف، نمبر ۲۰)۔ (۹۔ روایات مصحف، نمبر ۲۲)

(۱۰۔ روایات مصحف، نمبر ۲۳)

صاحبہ مصحف سے شادی کرنے پر حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فضائل کا

اظہار کرتے ہوئے فخر کے ساتھ فرمایا:

”ولقد اعطیت زوجتی مصحفاً فیہ من العلم ما لم یسبقها

الیہ احد خاصۃ من اللہ ورسولہ“۔ (باب ہشتم (۱) روایات مصحف، نمبر ۱)

اس روایت سے اس اہم نکتہ کی طرف اشارہ ہو رہا ہے کہ مصحف کے

مضامین اس قدر بلند ہیں اور وہ علوم و معارف کا ایسا بیش بہا خزانہ ہے کہ اولیائے

الہی کو بھی ان کی خبر نہیں ہے انھیں بھی یہ کتاب نہ مل سکی ظاہر ہے کہ جب خاصان

خدا تک وہ کتاب نہ پہنچ سکی تو عام لوگ بھلا کیوں کروہ کتاب پاسکتے ہیں!

جن روایات کی طرف اشارہ کیا گیا ان میں سے بعض میں ”اِنَّ“ اور



”لام“ بھی ہے: ”اَنَّ عِنْدَنَا لِمَصْحَفٍ فَاطِمَةَ (علیہا السلام)۔ (باب ہشتم (۱) روایات مصحف، نمبر ۹)

یہاں پر حرف تحقیق و لام تاکید یہ دونوں بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام حضرات ائمہ علیہم السلام کے مختصات سے ہے شاید اسی لئے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

من كان عنده مصحف فاطمة (علیہا السلام) قرّت عينه.  
(باب ہشتم (۱) روایات مصحف، نمبر ۲) اگر فرض کریں کہ یہ مصحف لوگوں کے اختیار میں ہوتا سب کو دستری حاصل ہوتی تب بھی اس کے عمیق مضامین و مطالب کا فہم و ادراک محال ہوتا جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

وَمَا يُدْرِیْهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (علیہا السلام)؟! لوگوں کو کیا پتہ کہ مصحف فاطمہ (علیہا السلام) کیا ہے!؟





## باب هشتم

### روایات

- ۱۔ روایات مربوط بہ مصحف حضرت فاطمہ علیہا السلام (باآشاد)
- ۲۔ روایات مربوط بہ فضائل حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام.
- ۳۔ روایات منقول از حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام.







## (۱) روایات مربوط بہ مصحف حضرت فاطمہ علیہا السلام. (بأَسناد)

نوٹ: چونکہ اکثر روایات سے مختلف مقامات پر استدلال پیش کیا جا چکا ہے لہذا یہاں پر محققین کے لئے انہیں اسناد کے ساتھ ذکر کیا جا رہا ہے۔

### حدیث نمبر ۱

فی البصائر : حدثنا عبد الله بن محمد عن ابراهيم بن محمد الثقفي عن بعض رفعه الى ابي عبد الله عليه السلام انه قال: الفضل لمحمد صلى الله عليه وآله وسلم... وان امير المؤمنين عليه السلام قال: انا قسم بين الجنة والنار... ولقد اعطيت زوجتي مصحفاً فيه من العلم ما لم يسبقها اليه احد خاصة من الله ورسوله. [۱]

### حدیث نمبر ۲

فی البحار : ابراهيم بن هاشم عن الحسين بن سيف عن ابيه عن فضيل بن عثمان عن الحذاء قال، قال لي ابو جعفر عليه السلام [الباقر] عليه السلام: يا ابا عبيدة! من كان عنده سيف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و درعته و رايته المغلبة و مصحف فاطمة عليها السلام قرأت عينه. [۲]

### حدیث نمبر ۳

فی البحار : احمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن حماد بن



اس طرح سے ان حضرات کے ارشادات کی روشنی میں تفسیر آیات کا ایک عظیم و گرانقدر مجموعہ تمام مسلمانوں تک پہنچا معصومین علیہم السلام کے بعد شیعہ علماء نے ان حضرات کی راہ و روش پر عمل کرتے ہوئے قرآن مجید کی تقریباً دو ہزار پانچ سو (۲۵۰۰) تفسیریں لکھیں حوزہ علمیہ قم کے ایک نامی گرامی عالم فاضل حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے عقیقی بخشاشی دامت برکاتہ نے ان باتوں کو جمع کر کے شائع کیا ہے شیعہ تفاسیر میں سب سے مشہور یہ تفسیریں ہیں:

تفسیر عیاشی، تفسیر قمی، تفسیر منسوب بہ حضرت امام حسن عسکری (علیہ السلام) تفسیر تبیان: شیخ طوسی، تفسیر مجمع البیان: طبری، تفسیر منہج الصادقین [ملاح اللہ کاشانی] تفسیر ابوالفتوح: رازی اور تفسیر المیزان: علامہ طباطبائی۔

افسوس کہ ان تمام حقائق کے باوجود کبھی کبھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کچھ خود غرض افراد نے ہاتھ میں قلم اٹھایا اور اثناعشری شیعوں پر بہت سی تہمتیں لگا دیں ان میں سے سب سے بری تہمتیں قرآن کریم سے متعلق ہیں مثلاً ایک تہمت یہ ہے:

”موجودہ قرآن میں تحریف ہوئی ہے؛ موجودہ قرآن، ناقص ہے۔“

یہ ساری باتیں باطل اور حق و حقیقت کے سراسر خلاف ہیں۔

ان تمام تہمتوں میں شیعوں پر ایک سب سے عجیب تہمت یہ لگائی جاتی ہے:

”شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حقیقی قرآن ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ نام کی ایک کتاب ہے۔“



عثمان قال، سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: تظهر الزنادقة سنة ثمانية و  
عشرين و مائة وذلك لانى نظرت فى مصحف فاطمة عليها السلام قال:  
فقلت: وما مصحف فاطمة عليها السلام؟ فقال: ان الله تبارك و تعالى  
لما قبض نبيه (صلى الله عليه وآله وسلم) دخل على فاطمة عليها السلام  
من وفاته من الحزن ما لا يعلمه الا الله عز وجل فارسل اليها ملكاً يسأل  
عنها غمها ويحدثها فشكت ذلك الى امير المؤمنين عليه السلام فقال لها: اذا  
أحسبت [أحسست] بذلك وسمعت الصوت فقولى، لى فاعلمته فجعل  
يكتب كل ما سمع حتى اثبت من ذلك مصحفاً قال، ثم قال: أما انه ليس  
من الحلال والحرام ولكن فيه علم ما يكون. [٣]

### حديث نمبر ٢٢

فى البحار: احمد بن محمد و محمد بن الحسين عن ابن محبوب عن  
ابن رئاب عن ابى عبيدة عن ابى عبد الله عليه السلام قال: ان فاطمة عليها  
السلام مكثت بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خمسة وسبعين  
يوماً و كان دخلها حزن شديد على ابيها و كان جبرائيل يأتيها فيحسن  
عزائها على ابيها و يطيب نفسها و يخبرها عن ابيها و مكانه و يخبرها بما  
يكون بعدها فى ذريتها و كان على عليه السلام يكتب ذلك فهذا مصحف  
فاطمة عليها السلام. [٣]



### حدیث نمبر ۵

فی البحار: ابن ہاشم عن یحیٰ بن ابی عمران عن یونس عن رجل  
عن سلیمان بن خالد قال، قال ابو عبد الله علیہ السلام: ... ولیُخرجوا مصحف  
فاطمة علیها السلام فان فیہ وصیة فاطمة علیها السلام. [۵]

### حدیث نمبر ۶

فی البحار: محمد بن اسماعیل عن ابن ابی نجران عن محمد بن  
سنان عن داؤد بن سرحان ویحیٰ بن معمر وعلی بن ابی حمزة عن الولید  
بن صبیح قال، قال لی ابو عبد الله علیہ السلام: یا ولید! انی نظرت فی مصحف  
فاطمة علیها السلام فیل فلم اجد لبنی فلان فیہا الا کفبار النعل. [۶]

### حدیث نمبر ۷

فی الکافی: محمد بن یحیٰ عن احمد بن محمد عن الحسن بن  
سعید عن القاسم بن محمد عن عبد الصمد بن بشیر عن فضیل بن سُکرة  
قال، دخلت علی ابی عبد الله علیہ السلام فقال: یا فضیل! ادری فی ای شیء  
كنت انظر قُبیل [ای قبیل ہذا اللقاء]؟ قال، قلت: لا! قال: كنت انظر فی  
کتاب فاطمة علیها السلام لیس من مَلِک یَمَلِک [الارض] الا وهو  
مکتوب فیہ باسمہ واسم ابیہ وما وجدت لولہ الحسن فی [فیہ] شیئا. [۷]



### ﴿ حديث نمبر ٨ ﴾

في البصائر: عن ابي بصير عن الصادق عليه السلام قال، قلت: جعلت فداك فلمن صار ذاك المصحف بعد مضيها [فاطمة عليها السلام] قال: دفعته الى امير المؤمنين عليه السلام فلما مضى صار الى الحسن عليه السلام ثم الى الحسين عليه السلام ثم عند اهله حتى يدفعوه الى صاحب هذا الامر. [٨]

### ﴿ حديث نمبر ٩ ﴾

في البحار: احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن احمد بن عمر عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام ... وان عندنا الجامعة ... طولها سبعون ذراعاً بذراع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ... وان عندنا لمصحف فاطمة عليها السلام و ما يدرهم ما مصحف فاطمة عليها السلام! قال: مصحف فيه مثل قرآنكم هذا، ثلاث مرات والله ما فيه من قرآنكم حرف واحد انما هو شيء املاه الله عليها واوحى اليها ... [٩]

### ﴿ حديث نمبر ١٠ ﴾

في البحار: السندی بن محمد عن ابان بن عثمان عن علي بن الحسين عن ابي عبد الله عليه السلام ... وعندنا مصحف فاطمة عليها السلام اما والله ما فيه حرف من القرآن ولكنه املاء رسول الله <sup>(١)</sup> وخط على عليه السلام ... [١٠]

(١) ذكر المصنف [المجلسي] ان المراد برسول الله هو جبرئيل.



### حدیث نمبر ۱۱

فی البحار: محمد بن عبد الجبار عن ابن فضال عن حماد بن عثمان عن ابي بصير قال، سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: مامات ابو جعفر عليه السلام [الباقر] حتى قبض مصحف فاطمة عليها السلام.

قال المجلسي: حتى قبض اي الصادق او الباقر عليهما السلام و يمكن ان يقرأ على بناء التفعيل. [۱۱]

### حدیث نمبر ۱۲

فی البحار: الطالقانی عن احمد الهمدانی عن علی بن الحسن بن فضال عن ابيه عن ابي الحسن علی بن موسی الرضا عليهما السلام، قال: للامام علامات: يكون اعلم الناس... وتكون عنده صحيفة فيها اسماء شيعتهم الى يوم القيامة وصحيفة فيها اسماء اعدائهم الى يوم القيامة. و تكون عنده الجامعة وهي صحيفة طولها سبعون ذراعاً فيها جميع ما يحتاج اليه ولد آدم عليه السلام ويكون عنده الجفر الاكبر و الاصفر... ويكون عنده مصحف فاطمة عليها السلام. [۱۲]

### حدیث نمبر ۱۳

فی البحار: احمد بن محمد عن علی بن الحكم عن الحسين بن ابي العلاء قال، سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول: ان عندي الجفر الابيض... و



مصحف فاطمة عليها السلام ما ازعم أن فيه قرآناً وفيه ما يحتاج الناس  
الينا ولا نحتاج الى أحد... [١٣]

### حديث نمبر ١٢

في البحار: ابن يزيد ومحمد بن الحسين عن ابن ابي عمير عن ابن  
أذينة عن علي بن سعيد عن ابي عبد الله عليه السلام... الجعفر: فانما هو جلد ثور  
مذبوح كالجراب فيه كتب وعلم ما يحتاج الناس اليه الى يوم القيامة من  
حلال وحرام املاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وخطه علي عليه السلام  
بيده وفيه مصحف فاطمة عليها السلام "ما فيه آية من القرآن..." [١٤]

### حديث نمبر ١٥

في البحار: عبد الله بن جعفر عن موسى بن جعفر عن الوشاء عن ابي  
حمزة عن ابي عبد الله عليه السلام قال: مصحف فاطمة عليها السلام ما فيه شيء من  
كتاب الله وانما هو شيء ألقى عليها بعد موت ابيها صلوات الله عليها. [١٥]

### حديث نمبر ١٦

في البحار: (بلاسند) كان الصادق عليه السلام يقول: ...وان عندنا الجعفر  
الاحمر والجعفر الابيض ومصحف فاطمة عليها السلام وعندنا الجامعة  
فيها جميع ما يحتاج الناس اليه... واما مصحف فاطمة عليها السلام ففيه  
ما يكون من حادث واسماء من يملك الى ان تقوم الساعة واما الجامعة



فهو كتاب طوله سبعون ذراعاً إملاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
من فلق فيه وخطّ علي بن ابي طالب عليهما السلام بيده ، فيه والله جميع  
ما يحتاج اليه الناس الى يوم القيامة حتى ان فيه ارش الخدش والجلدة  
ونصف الجلدة. [١٦]

### حديث نمبر ١٧

في البحار: احمد بن موسى عن الحسن بن علي بن النعمان عن ابي  
زكريا يحيى عن عمرو الزيات عن ابان وعبد الله بن بكير قال: لا اعلمه الا  
ثعلبة او علا بن رزين عن محمد بن مسلم قال، قال ابو عبد الله عليه السلام: ... و  
خلفت فاطمة عليها السلام مصحفاً ما هو قرآن ولكنه كلام من كلام الله  
انزله عليها إملاء رسول الله وخطّ علي عليه السلام.

قال المجلسي: المراد برسول الله جبرئيل. [١٧]

### حديث نمبر ١٨

في البحار: احمد بن الحسن بن فضال عن ابيه عن ابي بكير و احمد  
بن محمد عن محمد بن عبد الملك عن ابي عبد الله عليه السلام: ... وعندها  
مصحف فاطمة عليها السلام اما والله ما هو بالقرآن. [١٨]

### حديث نمبر ١٩

في البحار: (بلا سند) ... سئل عن محمد بن عبد الله بن الحسن



فقال عليه السلام: ما من نبي ولا وصي ولا ملك الا وهو في كتاب عندي يعنى مصحف فاطمة عليها السلام والله ما لمحمد بن عبد الله فيه اسم... [١٩]

### حديث نمبر ٢٠

في البحار: احمد بن الحسن بن فضال عن ابيه عن ابن بكير و احمد بن محمد عن محمد بن عبد الملك قال، قال ابو عبد الله عليه السلام: ... و عندنا مصحف فاطمة عليها السلام اما والله ما هو في القرآن. [٢٠]

### حديث نمبر ٢١

في البحار: محمد بن العباس عن محمد بن خالد عن الحسن بن القاسم عن عمر بن الحسن عن آدم بن حماد عن حسين بن محمد عن سفيان مثله وقال ايضاً: حدثنا احمد بن القاسم عن احمد بن محمد "السيارى" عن محمد بن خالد عن محمد بن سليمان عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام انه تلا هذه الآية "سَلِّ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِلْكَافِرِينَ" بولاية على عليه السلام "لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ" ثم قال: هكذا هي في مصحف فاطمة عليها السلام وروى البرقي: انه قال: هكذا والله انزلها جبرئيل على النبي وهكذا هو مثبت في مصحف فاطمة عليها السلام... [٢١]

### حديث نمبر ٢٢

في البحار: (بلا سند) قال الصادق عليه السلام: ... ان عندنا الجفر الاحمر و



الجفر الابيض ومصحف فاطمة عليها السلام. [٢٢]

### حديث نمبر ٢٣

في البحار: محمد بن الحسين عن البرنظي عن حماد بن عثمان عن  
علي بن سعيد عن ابي عبد الله عليه السلام: ... وعندنا والله مصحف فاطمة عليها  
السلام ما فيه آية من كتاب الله وانه لاملأء رسول الله صلى الله عليه وآله  
وسلم وخطه على عليه السلام بيده... [٢٣]

### حديث نمبر ٢٤

في البحار: عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن علي بن ابي حمزة  
عن عبد صالح [الكاظم] عليه السلام قال: عندي مصحف فاطمة عليها السلام  
ليس فيه شيء من القرآن. [٢٤]

### حديث نمبر ٢٥

في البحار: احمد بن الحسن عن ابيه عن ابي المغيرة عن عنبسة بن  
مصعب عن ابي عبد الله عليه السلام: ... قال [الراوي] قلت: اصلحك الله وما  
الجفر؟ قال: هو والله مسك ماعز ومسك ضأن ينطبق احدهما بصاحبه  
فيه سلاح رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والكتب ومصحف فاطمة  
عليها السلام اما والله ما ازعم انه قرآن. [٢٥]



### حديث نمبر ۲۶

فی الدلائل: حدثنی ابو الحسن محمد بن ہارون بن موسیٰ التلعکبری قال حدثنا جعفر بن محمد بن مالک "الفزاری" قال حدثنا محمد بن احمد بن حمدان قال حدثنی علی بن سلیمان وجعفر بن محمد عن علی بن اسباط عن الحسن بن ابی العلاء وعلی بن ابی حمزة عن ابی بصیر قال، سئلت ابا جعفر محمد بن علی [علیہما السلام] عن مصحف فاطمة علیہا السلام فقال: انزل علیہا بعد موت ابیہا. قلت: ففیہ شیء من القرآن؟ قال: ما فیہ شیء من القرآن. قلت: فصفہ لی. قال:

لہ دفتان من زبرجدتین علی طول الورق وعرضہ حمر اوین. قلت: جعلت فداک، فصف لی ورقہ. قال: ورقہ من درّ ابیض، قیل لہ کن فکان. قلت: جعلت فداک، فما فیہ؟ قال: فیہ خبر ما کان وخبر ما یكون الی یوم القيامة وفيہ خبر سماء سماء وعدد ما فی السماوات من الملائکة و غیر ذالک. وعدد کل من خلق اللہ مرسلًا و غیر مرسل واسمائہم و اسماء من ارسل الیہم واسماء من کذب ومن اجاب واسماء جمیع من خلق اللہ من المومنین والکافرین من الاولین والآخرین واسماء البلدان و صفة کل بلد فی شرق الارض وغربہا وعدد ما فیہا من المومنین وعدد ما فیہا من الکافرین و صفة کل من کذب. و صفة القرون الاولى وقصصہم



ومن ولی من الطوائف ومدة ملکهم وعددهم. واسماء الائمة و صفتهم وما یملک کل واحد واحد، وصفة کبرآئهم [کراتهم] وجميع من تردد فی الادوار [من الاولین والآخرین] قال، قلت: جعلت فداک وکم الادوار؟ قال: خمسون الف عام وهی سبعة ادوار.

وفیه اسماء جميع ما خلق الله من الاولین والآخرین و آجالهم وصفة اهل الجنة وعدد من یدخلها وعدد من یدخل النار واسماء هؤلاء وهؤلاء. وفیه علم القرآن کما أنزل وعلم التوراة کما أنزل وعلم الانجیل کما أنزل وعلم الزبور وعدد کل شجرة ومدرّة فی جميع البلاد.

قال ابو جعفر علیه السلام: فلما اراد الله تعالى ان ينزل علیها [امر (الف)] جبرئیل علیه السلام ومیکائیل علیه السلام واسرافیل علیه السلام ان یحملوه فینزل به علیها و ذالک فی ليلة الجمعة من الثلث الثانی من اللیل فهبطوا به وهی قائمة تصلی فما زالوا قیاماً حتی قعدت و لما فرغت من صلاتها سلموا علیها وقالوا:

(الف): کتاب دلائل الامامة (مطبوعه مؤسسة البعثة) کے صفحہ ۱۰۶ پر کلمہ ”جبرئیل“ سے پہلے متن میں لفظ ”امر“ کا اضافہ ہے اور اسی طرح مسند فاطمہ (علیہا السلام) کے بھی صفحہ ۲۰۰ پر لفظ ”امر“ آیا ہے اور یہی درست ہے لیکن آقائے برکات عالمی دام ظلہ العالی نے اصل کتاب ”دلائل“ سے اس حدیث کو نقل کیا اس میں لفظ ”امر“ نہیں ہے اور دوسرے نسخوں میں بھی اختلاف ہے خود حدیث کے متن میں بہت سے کلمات، عربی قواعد سے منطبق نہیں ہیں ان میں کچھ کیاں رہ گئی ہیں۔



شیعوں پر یہ تہمت ایسی حالت میں لگائی جا رہی ہے کہ شیعوں کے علماء، فقہاء، مؤلفین و مصنفین اور ذاکرین و واعظین جو کچھ کہتے یا لکھتے ہیں پہلے اس قرآن کریم سے استناد کرتے ہیں جو اس وقت تمام مسلمانوں کے پاس ہے۔

اس وقت پورے اسلامی معاشرے میں جو قرآن رائج ہے پوری دنیا کے تمام شیعوں کے پاس بھی بالکل وہی قرآن ہے جسے وہ پڑھتے، یاد کرتے، شائع کرتے اور اس سے استنباط کرتے ہیں نیز اس سے تبرک حاصل کرتے ہیں۔ (باعث خیر و برکت جانتے ہیں) آج کل شیعوں کے درمیان مختلف سن و سال کے قرآن مجید کے ہزاروں حافظ کا وجود اس دعویٰ و حقیقت پر بہترین شاہد و گواہ ہے۔

شیعوں پر جو یہ تہمت لگائی گئی کہ ان کے پاس ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ نام کا ایک دوسرا قرآن ہے یہ تہمت یا اس بنا پر لگائی گئی کہ تہمت لگانے والے اس کتاب کے مضامین سے بے خبر ہیں یا صرف ایک تہمت سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

چونکہ یہ ایک بہت ہی اہم اور خطرناک موضوع ہے اور دوسری طرف کتاب شریف ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ کے موضوع پر جامع و کامل طور پر تحقیق نہیں کی گئی ہے جب کہ اس کی طرف شیعوں کی کتب احادیث میں بار بار اشارہ ہوا ہے اس لحاظ سے اس موضوع پر ایک جامع، کامل اور متقن و محکم کتاب کی ضرورت تھی بحمد اللہ ادھر آخر میں محترم دوست جناب حجۃ الاسلام آقائے کرار حسین اظہری



السلام يقرئك السلام و وضعوا المصحف في حجرها. فقالت: لله  
السلام و منه السلام و اليه السلام و عليكم يارسل الله السلام ثم عرجوا  
الى السماء فما زالت من بعد صلاة الفجر الى زوال الشمس تقرأه حتى  
انت على آخره و لقد كانت عليها السلام مفروضة الطاعة على جميع من  
خلق الله من الجن و الانس و الطير و الوحش و الانبياء و الملائكة.  
قلت: جعلت فداك فلما صار ذاك المصحف بعد مضيتها؟  
قال: دفعته الى امير المؤمنين عليه السلام فلما مضى صار الى الحسن عليه السلام ثم  
الى الحسين عليه السلام ثم عند اهله حتى يدفعوه الى صاحب هذا الامر. فقلت:  
ان هذا العلم كثير. قال: يا ابا محمد! ان هذا الذي وصفته لك لفي  
ورقتين من اوله و ما وصفت لك بعد ما في الورقة الثانية و لا تكلمت  
بحرف منه. [٢٦]



## (۲) روایات مربوط بہ فضائل حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام

یقیناً صرف ایک ہی نام، صفت، کنیت اور صرف ایک ہی اچھا لقب بہت زیادہ اہمیت و عظمت کا حامل ہوتا ہے اور اگر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے وصی کسی کو کئی صفات و القاب سے یاد کریں تو اس کی قدر و منزلت، خدا اور رسول کی بارگاہ میں کس قدر زیادہ ہوگی!

کتاب ”فاطمۃ الزہراء علیہا السلام“ میں آقائے ہاشمی نے لکھا ہے:

”کتاب ”ریاحین الشریعة“ میں حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے

تقریباً ایک سو چالیس (۱۴۰) نام ذکر کئے گئے ہیں۔ [۱]

فاضل معاصر آقائے عباس عزیزی نے اپنی کتاب میں حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے ایک سو چار (۱۰۴) القاب شمار کئے ہیں اور ہر ایک کے معنی بھی ساتھ میں بیان کئے ہیں۔ [۲]

کتاب ”جرعۂ از کوثر“ میں لکھا ہے:

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”خداوند عالم کے نزدیک

حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے نو (۹) خصوصی نام ہیں: ۱۔ فاطمہ ۲۔ صدیقہ ۳۔

مبارکہ ۴۔ طاہرہ ۵۔ زکیہ ۶۔ راضیہ ۷۔ مرضیہ ۸۔ محدثہ ۹۔ زہراء علیہا السلام۔ [۳]



## کثرت نام و صفات کی عظمت پر دلالت:

بنت رسول کا ایک رسمی نام ”فاطمہ“ علیہا السلام تھا ولادت کے وقت حکم خدا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نام رکھا تھا۔  
شہزادی کو غین کی ایک کنیت ”اُمُّ الْأَسْمَاء“ بھی ہے یعنی وہ بی بی جن کے بہت سے نام ہیں، یہ کنیت آپ کی روحانی عظمت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ آپ نمونہ بن کر آئی تھیں یعنی وہ انسان کامل جو تمام بشریت کے لئے اسوہ و نمونہ ہو، اسی لئے آپ کی ذات میں تمام عالی انسانی صفات، جمع تھے اور ہر بہترین صفت کے مقابلہ میں آپ کا ایک خاص لقب ہے۔ [۴]

## حضرت زہرا علیہا السلام کی کنیت:

اسماء والقباب کی طرح آپ کی کنیت کی تعداد بھی متعدد ہے اور وہ یہ ہیں:  
۱۔ اُمُّ الْحَسَنِ ۲۔ اُمُّ الْحُسَيْنِ ۳۔ اُمُّ الْمُحْسِنِ ۴۔ اُمُّ الْأَيْمَةِ ۵۔ اُمُّ أَبِيهَا ۶۔ اُمُّ الْخَيْرَةِ ۷۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ۸۔ اُمُّ الْأَخْيَارِ ۹۔ اُمُّ الْفَضَائِلِ ۱۰۔ اُمُّ الْأَزْهَارِ ۱۱۔ اُمُّ الْعُلُومِ ۱۲۔ اُمُّ الْكِتَابِ ۱۳۔ اُمُّ الْأَسْمَاءِ ۱۴۔ اُمُّ السَّبْطَيْنِ۔ [۵]

آقائے عماد زادہ اصفہانی نے ان میں سے شروع کی پانچ (۵) کنیتوں کو



ذکر کیا ہے ان کی کتاب میں ایک چھٹی کنیت کا اضافہ تھا جسے یہاں پر آخر میں نقل کر دیا گیا ہے۔ [۶]

آقائے امین الواعظین جابرؒ نے بارہ (۱۲) کنیتوں کو نقل کیا ہے جن میں ایک کنیت یہ ہے: اُمُّ النَّجْبَاءِ۔

موصوف نے شہزادی کے القاب و کنیہ کے بعد یہ بہترین شعر نقل کیا ہے:

﴿شہزادی کی فضیلت میں بہترین فارسی شعر﴾

بہ بستہ نطق مرا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ      وگرنہ گفتمے این دختر است دخت خدائے [۷]  
قرآن مجید کی اس آیت نے کہ ”نہ خداوند عالم کے کوئی اولاد ہے اور نہ اس کا کوئی والد ہے“ میری زبان پر خاموشی کا تالا لگا رکھا ہے؛ ورنہ میں تو یہ کہہ دیتا کہ یہ (حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام) بیٹی ہیں، خدا کی بیٹی!

حضرت فاطمہ علیہا السلام کی زوجیت پر حضرت علیؑ کو فخر:

امیر مومنان حضرت علیؑ سیدۃ بانوان حضرت فاطمہ علیہا السلام سے شادی کرنے پر فخر و مباہات کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ”...انا زوج البتول، سیدۃ نساء العالمین، فاطمة التقیة، الزکیة، البرة، المہدیة، حبیبۃ حبیب اللہ و خیر بناتہ و سلالتہ و ریحانۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: میں اس بتول کا شوہر ہوں جو دنیا کی ساری عورتوں کی سردار ہیں



وہ فاطمہ (علیہا السلام) باتقویٰ، پاک دامن و نیکو کار، خدا کی جانب سے ہدایت یافتہ، حبیب خدا کی حبیبہ، ان کی بہترین بیٹی و سلالہ اور ریحانہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ... [۸]

حضرت فاطمہ علیہا السلام کے فضائل پر مشتمل روایات:  
ذیل میں نمبر ایک (۱) سے اٹھائیس (۲۸) تک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول روایات ہیں نمبر (۲۹) اور (۳۰) عائشہ سے نمبر (۳۱) پہلے امام حضرت علی (علیہ السلام) سے اور سب سے آخری، حدیث نمبر (۳۲) آخری امام حضرت مہدی (علیہ السلام) سے منقول ہے۔

### حدیث نمبر ۱

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) سارے عالم کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ [۹]

### حدیث نمبر ۲

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میرا ایک ٹکڑا ہیں۔  
کتاب صحیح بخاری میں اس کے بعد اس فقرہ کا اضافہ ہے: فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي: پس جو شخص انھیں غضبناک کرے گا مجھے بھی غضبناک کرے گا۔ [۱۰]



### حدیث نمبر ۳۴

ہی قلبی الذی بین جنبی: وہ (فاطمہ علیہا السلام) میرا ایا دل ہے جو

میرے پہلو میں ہے۔ [۱۱]

### حدیث نمبر ۳۵

ہی نور عینی و ثمرۃ فؤادی: وہ (فاطمہ علیہا السلام) میری آنکھوں کا

نور اور میرے دل کا میوہ ہے۔ [۱۲]

### حدیث نمبر ۳۶

ان اول شخص یدخل علی الجنة فاطمة بنت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) بنت (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے پاس جنت میں سب سے پہلے پہنچیں گی۔ [۱۳]

### حدیث نمبر ۳۷

فاطمۃ اعز الناس الی: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میرے نزدیک

سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ [۱۴]

### حدیث نمبر ۳۸

یا حبیبۃ ابیہا! اے اپنے بابا کی دوستدار!

یہ فقرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ علیہا السلام



کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے تھے۔ [۱۵]

### ﴿ حدیث نمبر ۸ ﴾

فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میری امت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ [۱۶]

### ﴿ حدیث نمبر ۹ ﴾

إِنَّهَا أَوَّلُ مَنْ يُلْحَقُنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِي... فَأَحْسِنُ إِلَيْهَا: میرے اہل بیت (علیہم السلام) سے سب سے پہلے جو شخص مجھ سے ملحق ہوگا وہ میری بیٹی فاطمہ (علیہا السلام) ہیں پس ان کے ساتھ احسان اور نیکی کرو۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی (علیہ السلام) کو خطاب کرتے ہوئے یہ فقرہ ارشاد فرمایا تھا۔ [۱۷]

### ﴿ حدیث نمبر ۱۰ ﴾

تَدْخُلُ فَاطِمَةُ ابْنَتِي الْجَنَّةَ وَذُرِّيَّتُهَا وَشِيعَتُهَا: میری بیٹی فاطمہ (علیہا السلام) ان کی اولاد اور ان کے شیعہ یہ سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ [۱۸]

### ﴿ حدیث نمبر ۱۱ ﴾

يَا أَهْلَ الْقِيَامَةِ! غَضُّوا أَبْصَارَكُمْ هَذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ تَمُرُّ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَتَمُرُّ شِيعَتُهَا عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ: روزِ محشر، عرش الہی سے منادی یہ



ندادے گا: اے اہل محشر! اپنی آنکھیں بند کر لو یہ (جناب رسول خدا حضرت) محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) ہیں جو پل صراط سے گزر رہی ہیں اس وقت (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) اپنے شیعوں کے ساتھ بجلی کے مانند تیزی سے پل صراط سے گزر جائیں گی۔ [۱۹]

### حدیث نمبر ۱۲

فَاطِمَةُ شَجْنَةٌ مِّنِّي يَسُطُّنِي مَا يَسُطُّهَا وَ يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا :  
(حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میری ایک شاخ ہیں جو چیزیں ان کو خوش کرتی ہیں مجھے بھی خوش کرتی ہیں اور جو چیزیں انھیں رنجیدہ کرتی ہیں مجھے بھی رنجیدہ کرتی ہیں۔ [۲۰]

### حدیث نمبر ۱۳

فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِّنِّي مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي : (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام)  
میرا ایک ٹکڑا ہیں جس نے انھیں اذیت دی اس نے مجھے بھی اذیت دی۔ [۲۱]

### حدیث نمبر ۱۴

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْضِبُ لِعُضْبِ فَاطِمَةَ وَ يَرْضَى لِرِضَاهَا :  
بیشک خداوند تبارک و تعالیٰ (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) کے غضبناک ہونے سے غضبناک ہوتا ہے اور ان کے راضی ہونے سے راضی ہوتا ہے۔ [۲۲]



### ﴿ حدیث نمبر ۱۵ ﴾

إِنَّ اللَّهَ يَغْضَبُ لِعُضْبِكَ وَيَرْضَى لِرِضَاكِ: اے فاطمہ! (علیہا السلام) بیشک تمہارے غضب کرنے سے خداوند عالم بھی غضب کرتا ہے اور تمہاری رضامندی سے وہ بھی رضا مند ہوتا ہے۔ [۲۳]

### ﴿ حدیث نمبر ۱۶ ﴾

إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ: میں، علی (علیہ السلام)، فاطمہ (علیہا السلام)، حسن (علیہ السلام) اور حسین (علیہ السلام) ہم لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ [۲۴]

### ﴿ حدیث نمبر ۱۷ ﴾

مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةُ! غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَالْحَقَّ حَيْثُ كُنْتُ مِنَ الْجَنَّةِ: اے فاطمہ! جو شخص تم پر صلوات بھیجے گا خدا اسے بخش دے گا اور اسے جنت میں میرے ساتھ ملحق کر دے گا۔ [۲۵]

### ﴿ حدیث نمبر ۱۸ ﴾

أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم).... جنت کی خواتین میں سب سے افضل (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) بنت (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں گی۔ [۲۶]



### حدیث نمبر ۱۹

... إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: (حضرت امام حسن (علیہ السلام) اور (حضرت امام حسین (علیہ السلام)) جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور بیشک (حضرت) فاطمہ زہرا (علیہا السلام) جنت کی تمام خواتین کی سردار ہیں۔ [۲۷]

### حدیث نمبر ۲۰

ابْنَتِي فَاطِمَةُ (علیہا السلام) حَوْزَاءُ آدَمِيَّةٍ.... میری بیٹی فاطمہ (علیہا السلام) آدمیوں کے درمیان ایک حور ہے۔ [۲۸]

### حدیث نمبر ۲۱

خَلَقَ اللَّهُ نُورَ فَاطِمَةَ (علیہا السلام) قَبْلَ أَنْ يُخْلَقَ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ: خداوند عالم نے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے (حضرت) فاطمہ زہرا (علیہا السلام) کے نور کو پیدا کیا۔ [۲۹]

### حدیث نمبر ۲۲

فَاطِمَةُ حَوْزَاءُ أَنْسِيَّةٍ كُلَّمَا اشْتَقْتُ إِلَى الْجَنَّةِ قَبَّلْتُهَا: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) انسانوں کے درمیان ایک حور ہیں جب بھی میں جنت کا مشتاق ہوتا ہوں تو انھیں بو سے دیتا ہوں۔ [۳۰]



نے حوزہ علمیہ قم کے چند اساتذہ کرام کی زیر نگرانی، خدا کے نزدیک اس پسندیدہ کام کی طرف اقدام کیا البتہ محترم مؤلف کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ موجودہ کتاب بالکل جامع و کامل ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کیونکہ اس سلسلہ میں ابھی بہت زیادہ تحقیق کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی دوسری مشکل یہ بھی ہے کہ اس موضوع پر منابع و متون، کافی نہیں ہیں بہر حال یہ عمل ایک مبارک اور قابل قدر، قدم و اقدام ہے ممکن ہے کہ بعد والوں کے لئے اس سے زیادہ تکمیل و جامعیت کا مقدمہ بن جائے نیز یہ کتاب تہمت لگانے والوں کے لئے ایک قوی و محکم جواب بنے گی اور ساتھ ہی ساتھ حق کے متلاشی اور حقیقت کے طالب افراد کے لئے ایک واضح کتاب ثابت ہوگی۔

حقیر اپنی جانب سے اس عمل کی قدردانی کرتا ہے محترم مؤلف سے گزارش ہے کہ اس فرہنگی اجتماعی تجربہ کی تکمیل اور اس کے نواقص کے دور کرنے کے سلسلہ میں اپنی علمی کوششیں جاری رکھیں، فضلاء کے ارشادات و اعتراضات کی طرف توجہ کریں تاکہ آئندہ ایڈیشنوں میں یہ اہم کتاب، عزیز اسلامی معاشرے میں مزید محکم اور مکمل طور سے پیش کی جاسکے، ان شاء اللہ۔

روز ولادت باسعادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام

۱۱/ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ قمری مطابق ۲۳/ آذر ۱۳۸۴ شمسی

محمد جعفر خوشنویس (معروف بہ جعفر الہادی) قم مقدسہ۔ حوزہ علمیہ



### حدیث نمبر ۲۳

فَاطِمَةُ هِيَ الزُّهْرَةُ: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) پھول ہیں۔ [۳۱]

### حدیث نمبر ۲۴

كَانَتْ فَاطِمَةُ (عَلَيْهَا السَّلَامُ) تُحَدِّثُ فِي بَطْنِ أُمِّهَا...  
(حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) اپنی مادر گرامی کے شکم مبارک کے اندر ہی سے  
باتیں کیا کرتی تھیں۔ [۳۲]

### حدیث نمبر ۲۵

فَاطِمَةُ بِهَجَّةٍ قَلْبِي وَابْنَاهَا ثَمَرَةٌ فُوَادِي وَبَعْلُهَا نُورٌ بَصْرِي  
وَالْأَيْمَةُ مِنْ وَلَدِهَا أُمْنَاءُ رَبِّي وَحَبْلُهُ الْمَمْدُودُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ مَنْ  
اِعْتَصَمَ بِهِ نَجَا وَ [مَنْ] تَخَلَّفَ عَنْهُ هَوَى: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام)  
میرے دل کا سرور، ان کے دونوں بیٹے میرے دل کے میوے، ان کے شوہر  
میری آنکھوں کے نور ہیں اور جو ائمہ (علیہم السلام) ان کی اولاد سے ہیں وہ  
میرے پروردگار کے امین ہیں، اس کے اور اس کی مخلوق کے درمیان کھینچی ہوئی  
رسی ہیں، جو شخص اسے مضبوطی سے تھامے رہے گا وہ نجات پائے گا اور جو اس سے  
کنارہ کشی اختیار کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔ [۳۳]

### حدیث نمبر ۲۶

أُبَشِّرُ يَا فَاطِمَةُ! فَإِنَّ الْمَهْدِي مِنْكِ: اے فاطمہ! (علیہا السلام) تم کو



بشارت و مبارک ہو کہ حضرت مہدی (علیہ السلام) تمہاری اولاد سے ہوں گے۔ [۳۴]

### حدیث نمبر ۲۷

إِنَّمَا سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ لِأَنَّ اللَّهَ فَطَمَهَا وَمُحِبِّهَا عَنِ النَّارِ: (حضرت)  
فاطمہ (علیہا السلام) کا نام اس وجہ سے ”فاطمہ“ رکھا گیا کہ خداوند عالم نے ان کو  
اور ان کے شیعوں کو آتش دوزخ سے نجات دی ہے۔ [۳۵]

### حدیث نمبر ۲۸

مَرِيَمُ بَتُولٌ وَ فَاطِمَةُ بَتُولٌ. الْبَتُولُ: الَّتِي لَمْ تَرَ حُمْرَةً قَطُّ أَيْ لَمْ  
تَحِضْ فَإِنَّ الْحَيْضَ مَكْرُوهٌ فِي بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ: مریم (علیہا السلام)  
اور (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) بتول ہیں اور بتول ایسی خاتون کو کہتے ہیں جو  
کبھی سرخی نہ دیکھے ہو یعنی اسے حیض نہ آیا ہو کیونکہ انبیاء (علیہم السلام) کی  
بیٹیوں میں حیض آنا مکروہ و ناپسند ہے۔ [۳۶]

### حدیث نمبر ۲۹

قَالَتْ عَائِشَةُ: أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله  
وسلم) مِنَ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ (علیہا السلام) وَمِنْ الرِّجَالِ  
عَلِيٌّ (علیہ السلام)... عائشہ نے کہا: جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے  
نزدیک عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہ (علیہا السلام) تھیں اور  
مردوں میں حضرت علی (علیہ السلام) تھے۔ [۳۷]



﴿ حدیث نمبر ۳۰ ﴾

قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا بِرَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وآله وسلم) مِنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: عائشہ نے کہا: میں نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے زیادہ کسی کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ نہیں دیکھا ان کی رفتار بالکل احمد مختار (صلى الله عليه وآله وسلم) جیسی تھی۔ [۳۸]

## حدیث نمبر ۴۱

عَنْ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ: أَيُّنَا أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنَا أَمْ فَاطِمَةُ؟  
قَالَ: فَاطِمَةُ (عَلَيْهَا السَّلَامُ) أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ وَأَنْتَ أَغْزَى عَلَيَّ مِنْهَا:  
حضرت علیؑ نے حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا:  
میں آپ کی نظر میں زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ (علیہا السلام)؟  
فرمایا: (حضرت) فاطمہ (علیہا السلام) میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب  
ہیں اور تم میرے لئے ان سے زیادہ عزیز ہو۔ [۳۹]

﴿ حدیث نمبر ۳۲ ﴾

عَنِ الْحُجَّةِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ: وَفِي ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) لِي أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ: حضرت امام زمان عجل اللہ تعالیٰ  
فرجہ الشریف نے فرمایا: جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی زندگی



میرے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ [۴۰]

علامہ امینی علیہ الرحمہ نے نقل فرمایا: سہیلی نے کتاب ”روض الانف“ میں لکھا ہے:

مَنْ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَدْ صَلَّى عَلَى أَبِيهَا: جو شخص حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پر

صلوات بھیجے گویا اس نے ان کے پدر بزرگوار پر صلوات بھیجی۔ [۴۱]

واضح رہے کہ علامہ امینی نے کتاب فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) میں ان

مذکورہ احادیث کے متعدد حوالے اہل سنت کی معتبر و اہم کتابوں سے دیئے ہیں اور

اسی طرح شہید ثالث قاضی نور اللہ شوشتری (جو ہمارے ملک ہندوستان کے مشہور

شہر آگرہ میں دفن ہیں مومنین کرام برابر جن کی زیارت کے لئے جاتے ہیں شہید کا

مقبرہ شیعوں کی عظیم زیارت گاہ ہے مومنین کے لئے بہت بڑی سعادت اور بہت

زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے) نے بھی اپنی عظیم کتاب احقاق الحق جلد دہم (۱۰)

میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے متعلق ان کے فضائل و مناقب پر مشتمل

بہت سی روایات کو کتب اہل سنت سے نقل فرمایا ہے اور بحار الانوار جلد چہل و سوم

(۴۳) فضائل الخمسة من الصحاح الستة جلد سوم میں بھی بہت سی

احادیث موجود ہیں مذکورہ کتابوں کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔



### (۳) حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام سے منقول روایات

ذیل میں مزید آگاہی و عقیدت کے لئے اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی کی مظلومیت کے اعلان و اظہار کے لئے خود ان کی زبان مبارک سے چند احادیث کو منتخب کر کے نقل کیا جا رہا ہے۔

ہمارے استاد محترم حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے محمد دہشتی نے گرانقدر کتاب ”نہج الحیاء یا فرہنگ سخنان فاطمہ علیہا السلام“ میں دو سوتیرہ (۲۱۳) حدیثوں کو حروف ابجد کے لحاظ سے جو حضرت ”زہراء“ علیہا السلام کے نورانی نام نامی کے مطابق ہیں ایک خاص نظم و ترتیب اور جدید و دلپسند پیرایہ میں جمع کیا ہے یہ کتاب بڑے (وزیری) سائز میں چار سو انیس (۴۱۹) صفحات پر مشتمل ہے دس (۱۰) سے زیادہ محققین نے اجتماعی طور پر چھ (۶) سال مسلسل تحقیق کے بعد استاد کی زیر نگرانی اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

کتب شیعہ اور اہل سنت سے ہر حدیث کے متعدد حوالے نقل کئے ہیں بعض حدیث کے انتیس (۲۹) بلکہ اس سے بھی زیادہ ستانویں (۹۷) تک حوالے



دیئے ہیں بہت عظیم، علمی، تحقیقی کارنامہ انجام دیا ہے اور ایک ہی کتاب مثلاً بخاری و بحار کی متعدد جلدوں کا حوالہ دے کر انھیں صرف ایک ہی حوالہ شمار کیا ہے ان میں سے اکثر احادیث ہماری اس کتاب حاضر کے موضوع سے ارتباط رکھتی ہیں۔

ہم نے اختصار کے پیش نظر صرف چند حوالوں پر اکتفا کی ہے اور جہاں جہاں متعدد حوالے دیئے گئے ہیں ان کے آخر میں تین نقطوں (...) کے بعد منابع کی تعداد کو لکھ دیا ہے مثلاً پہلی حدیث کے حوالہ میں ... (۲۹ منابع) اور بیسویں حدیث کے حوالہ میں ... (۹۷ منابع)۔

مذکورہ کتاب کے تمام فارسی عناوین حروف تہجی کے اعتبار سے ہیں مثلاً (حرف ”الف“): احکام اسلامی، اخلاص در عبادت ... (حرف ”ب“): بہداشت دست، بہداشت غذا ... (حرف ”پ“): پوشش و حجاب زن، پیامبر اسلام ... اب قارئین کرام کی خدمت میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی حدیثیں پیش کی جا رہی ہیں ملاحظہ فرمائیں:



﴿قَالَتْ فَاطِمَةُ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهَا وَعَلَى أَبِيهَا وَبُعْلِهَا وَبَنِيهَا﴾

### ﴿حدیث نمبر ۱﴾

يَا أَبَا الْحَسَنِ! إِنِّي لَا سَتَحِييُ مِنْ إِلَهِي أَنْ أَكَلِّفَ نَفْسَكَ  
مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ: اے ابوالحسن! مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے کہ آپ کو کسی  
ایسی چیز کی زحمت دوں یا ایسی فرمائش کروں جو آپ پوری نہ کر سکیں۔ [۱]

### ﴿حدیث نمبر ۲﴾

الْبَيْتُ بَيْنَكَ وَالْحُرَّةُ زَوْجَتُكَ افْعَلْ مَا تَشَاءُ: علی! گھر آپ ہی  
کا ہے اور یہ آزاد و شریف عورت آپ کی بیوی ہے آپ کو پورا پورا اختیار ہے جو  
چاہیں کریں۔

سقیفہ کے دردناک واقعہ کے بعد وہ لوگ ملاقات کرنے کی اجازت مانگ  
رہے تھے ایک دن حضرت علی علیہ السلام بیت الشرف میں تشریف لائے اور فرمایا:

فاطمہ! خلیفہ [ابوبکر] اور عمر، دروازہ پر کھڑے ہوئے ہیں اندر آنے کی اجازت

مانگ رہے ہیں آپ کا کیا خیال ہے؟ [اسی وقت مذکورہ بالا جملہ ارشاد فرمایا تھا] [۲]



### حدیث نمبر ۳

أَلَا لَا يَلُومَنَّ امْرُؤٌ إِلَّا نَفْسَهُ يَبِيتُ وَفِي يَدِهِ رِيحُ عَمْرِ: جو شخص کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کو بغیر دھلے اور چربی کو صاف کئے بغیر سو جائے وہ اپنے علاوہ کسی دوسرے کی ملامت نہ کرے۔ [۳]

### حدیث نمبر ۴

نِعْمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ: مومن کے لئے کھجور بہترین تحفہ و ہدیہ ہے۔ [۴]

### حدیث نمبر ۵

الرَّيْلُ ثُمَّ الرَّيْلُ لِمَنْ دَخَلَ النَّارَ: وائے ہوا! وائے! اس شخص پر جو دوزخ میں داخل ہوگا۔

عذاب والی آیات الہی کا نزول ہوا تھا آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے بیان فرمایا تو آپ خوف الہی سے بے تاب ہو کر زمین پر گر پڑیں اور [مذکورہ جملہ ارشاد] فرمایا۔ [۵]

### حدیث نمبر ۶

إِنْ لَمْ يَكُنْ يَرَانِي فَإِنِّي أَرَاهُ وَهُوَ يَشُمُّ الرِّيحَ: اگر وہ مجھ کو نہیں دیکھ سکتے تو میں ان کو دیکھ سکتی ہوں! اور وہ [عورت کی] آہٹ کو تو محسوس کر سکتے ہیں! ایک نابینا شخص اجازت لینے کے بعد بیت الشرف میں داخل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت زہرا علیہا السلام اٹھ کر چلی گئیں پردہ



کیا تو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بیٹی! یہ نابینا ہیں۔

اس وقت [شہزادی نے یہ] جواب دیا تھا اپنی بیٹی کی یہ باتیں سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم میرا ایک ٹکڑا ہو۔ [۶]

### ﴿ حدیث نمبر ۷ ﴾

يَا بَنَ الْخَطَّابِ! اَتُرَاكَ مُحَرَّقًا عَلٰى بَابِي؟ اَجِئْتَ لِتُحْرِقَ دَارَنَا؟  
اَتُحْرِقُ عَلِيًّا وَوَلَدِي؟ [قَالَ: وَاللّٰهِ لَنُخْرِجَنَّكُمْ اِلَى الْبَيْعَةِ اَوْ  
لَنُحْرِقَنَّكُمْ] قَالَتْ: يَا عُمَرُ! اَمَاتَتَقِي اللّٰهَ تَدْخُلُ عَلٰى بَيْتِي؟

اے خطاب کے بیٹے! [عمر] کیا تم میرا دروازہ جلا ہی دو گے؟ کیا تم ہمارا گھر  
جلانے آئے ہو؟ کیا علی (علیہ السلام) اور میری اولاد کو نذر آتش کر دو گے؟

جواب دیا: خدا کی قسم! ہم تم لوگوں کو بیعت کے لئے گھر سے باہر نکال کر  
مانیں گے یا تم سب لوگوں کو نذر آتش کر دیں گے!

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: عمر! تم خدا سے نہیں ڈرتے اور بغیر اجازت  
لئے اندر چلے آ رہے ہو! [۷]

### ﴿ حدیث نمبر ۸ ﴾

يَا أَبَتَاهُ! يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَاذَا لَقِينَا بَعْدَكَ مِنْ ابْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ  
أَبِي قُحَافَةَ! يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا أَسْرَعَ مَا غَرَّتُمْ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ  
اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وَاللّٰهِ لَا أَكَلِمُ عُمَرَ حَتَّى أَلْقَى اللّٰهَ:



بابا! یا رسول اللہ! آپ کے بعد عمر اور ابو بکر نے ہم پر کتنے ظلم و ستم کئے! ابو بکر! تم نے کتنی جلد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام سے اپنے کینے کا اظہار کر دیا خدا کی قسم! جب تک زندہ رہوں گی میں عمر سے بات نہیں کر سکتی! [۸]

### حدیث نمبر ۹

وَيَحْكُ يَا عُمَرُ! مَا هَذِهِ الْجُرْأَةُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ! تَرِيدُ أَنْ تَقْطَعَ نَسْلَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَتُفْنِيَهُ! وَتُطْفِئَ نُورَ اللَّهِ! وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ:  
اے عمر! تم پروائے ہو! یہ خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کس قدر جرأت و جسارت ہے! کیا تم دنیا سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل کا خاتمہ کرنا چاہتے ہو اور نور خدا کو خاموش کرنا چاہتے ہو؟! خداوند عالم اپنے نور کی خود ہی حفاظت کرنے والا ہے۔ [۹]

### حدیث نمبر ۱۰

وَاللَّهِ لَا أَدْعُكُمْ تَجْرُونَ ابْنَ عَمِّي ظُلْمًا وَيُلْكُمْ مَا أَسْرَعَ مَا خُتِمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَقَدْ أَوْصَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بِاتِّبَاعِنَا وَمَوَدَّتِنَا وَالتَّمَسُّكِ بِنَا فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى:  
قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى.  
خدا کی قسم! میں اپنے ابن عم کو ظلم کے ساتھ کھینچتے ہوئے [مسجد کی طرف] نہیں



## تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے ڈاکٹر احمد عابدی دامت برکاتہ  
استاد حوزہ علمیہ قم مقدسہ

بسم الله الرحمن الرحيم

علم امام اور علم لدنی کا مسئلہ ان مباحث سے ہے جس کا علوم عقلی و نقلی میں ذکر ہے اور اس سلسلہ میں بہت زیادہ بحث و تحقیق کی گئی ہے، معصومین علیہم السلام کے لئے علم غیب ثابت ہے یہ بات فلسفہ و عرفان کے بدیہیات و مسلمات سے ہے علم کلام سے متعلق کتابوں میں بھی اچھی طرح سے اس کی تحقیق بیان کی گئی ہے لیکن ادھر آخری کئی سالوں سے وہابیوں نے اسلام کے دشمنوں سے متاثر ہو کر مسیحیوں اور یہودیوں کے سیاسی مقاصد کی پیروی کرتے ہوئے شیعوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں انھوں نے ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ کے مسئلہ کو اچھالا اس پر اعتراضات شروع کر دیئے جب کہ روایات میں تھوڑا سا غور کرنے کے بعد اہل تحقیق کے لئے اس مصحف کی حقیقت واضح ہو جائے گی یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ مصحف، قرآن مجید کی تائید میں ہے اس کے مطالب و مضامین صرف تاریخی حوادث اور ملاحم و فتن پر مشتمل ہیں۔



لے جانے دوں گی تم سب پر وائے ہو! ہم آہل بیت کے سلسلہ میں تم لوگوں نے کس قدر جلد خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ خیانت کی جب کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے وصیت کی تھی کہ ہماری پیروی کرنا، ہم سے دوستی رکھنا اور ہم سے متمسک رہنا خداوند عالم نے ارشاد فرمایا: رسول! کہہ دو کہ میں اجر رسالت کے سلسلہ میں تم سے کچھ بھی نہیں چاہتا صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے قرابتداروں سے محبت کرو۔ [۱۰]

### حدیث نمبر ۱۱

خَلُّوا عَنْ ابْنِ عَمِّيْ فَوَ الَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدٌ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] بِالْحَقِّ لَئِنْ تَخَلُّوا عَنْهُ لَا نُشْرَنَ شَعْرِيْ وَلَا ضَعْنَ قَمِيصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰی رَاسِيْ وَلَا ضُرُخَنَ اِلٰی اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَمَا نَاقَةُ صَالِحٍ بِاَكْرَمَ عَلٰی اللّٰهِ مِنِّيْ وَلَا الْفَصِيْلُ بِاَكْرَمَ عَلٰی اللّٰهِ مِنْ وُلْدِيْ.

میرے ابن عم کو چھوڑ دو ورنہ اس خدا کی قسم! جس نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو برحق مبعوث کیا اپنے بالوں کو پریشان کر دوں گی اور رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پیرا ہن اپنے سر پر رکھ کر خدا کی بارگاہ میں فریاد کروں گی ناقہ صالح (علیہ السلام) خدا کے نزدیک مجھ سے زیادہ عزیز نہ تھا اور اس کے بچہ کی بھی قدر و قیمت میرے بچوں سے زیادہ نہ تھی۔ [۱۱]



### حدیث نمبر ۱۲

اَللّٰهُ! وَ سَيِّدِيْ! اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْنَ اَصْطَفَيْتَهُمْ وَ بِيْكَاءٍ وَ لَدَيَّ فِيْ مَفَارِقَتِيْ اَنْ تَغْفِرَ لِعَصَاةِ شَيْعَتِيْ وَ شَيْعَةِ ذُرِّيَّتِيْ: اے میرے معبود! اور اے میرے آقا! میں تجھے ان انبیاء کا واسطہ دے کر اور اپنی جدائی میں اپنے دونوں بچوں حسن و حسین (علیہما السلام) کے گریہ کا واسطہ دے کر تجھ سے دعا کرتی ہوں کہ میرے اور میری اولاد کے گنہگار شیعوں کو بخش دے۔ [۱۲]

### حدیث نمبر ۱۳

اَلْجَارُ ثُمَّ الدَّارُ: [میرے لال حسن! علیہ السلام] پہلے پڑوسی پھر اپنا گھر۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنی مادر گرامی کو دیکھا کہ وہ ہمیشہ پہلے پڑوسیوں، دینی بھائیوں اور مسلمانوں کے لئے دعا فرماتی تھیں تو ان سے عرض کیا: مادر گرامی! آپ کیوں نہیں اپنے لئے دعا کرتیں؟ فرمایا: بیٹے! پہلے پڑوسی پھر خود۔ [۱۳]

### حدیث نمبر ۱۴

اِنِّیْ لَا اُحِبُّ الدُّنْيَا: میں دنیا کو بالکل نہیں چاہتی ہوں۔ [۱۴]

### حدیث نمبر ۱۵

يَا رَبِّ! اِنِّیْ قَدْ سَمِمتُ الْحَيٰوةَ وَ تَبَرَّمْتُ بِاَهْلِ الدُّنْيَا فَالْحَقْنِيْ بِاَبِيْ، اَللّٰهُ! عَجِّلْ وَفَاتِيْ سَرِيْعًا: پروردگارا! میں زندگی سے بالکل تنگ آ چکی ہوں اور دنیا والوں سے عاجز آ چکی ہوں بس اب مجھے میرے باپ سے ملا دے،



خدایا! مجھے جلد سے جلد موت دے دے۔ [۱۵]

### حدیث نمبر ۱۶

إِذَا خُشِرَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَشْفَعُ عُصَاةَ أُمَّةٍ نَبِيِّ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم): قیامت کے دن جب میں محشور کی جاؤں گی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے گنہگاروں کی شفاعت کروں گی۔ [۱۶]

### حدیث نمبر ۱۷

يَا أُمَّاهُ! لَا تَحْزَنِي وَلَا تَرْهَبِي فَإِنَّ اللَّهَ مَعَ أَبِي: مادر گرامی! آپ غمگین، پریشان و ترسان نہ ہوں بیشک خداوند عالم میرے بابا کے ساتھ ہے۔  
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے ابتدائی خطرناک دور میں جب پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تمام اقتصادی و اجتماعی مشکلات کا سامنا تھا اور بت پرست مشرکین مکہ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس الٰہی دعوت کو جھٹلا رہے تھے تو حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو آئندہ کی بڑی فکر تھی... آزرده خاطر، حیران و پریشان ہو کر بیٹھی ہوئی تھیں اسی وقت حضرت فاطمہ علیہا السلام نے ماں کی دلداری و تسلی کے لئے یہ جملہ کہا تھا۔ [۱۷]

### حدیث نمبر ۱۸

خَيْرُ بَعْلٍ: (حضرت علیؑ) بہترین شوہر ہیں۔

جب حضرت علیؑ کی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے شادی ہو گئی تو



حضور نے پہلے حضرت علیؓ سے پوچھا:

تم نے اپنی بیوی فاطمہ (علیہا السلام) کو کیسا پایا؟

عرض کیا: نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ: خدا کی اطاعت [و عبادت]

میں بہترین مددگار پایا۔

اس کے بعد اپنی بیٹی سے پوچھا: تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ اس وقت

حضرت زہرا علیہا السلام نے [مذکورہ بالا جملہ] فرمایا: [۱۸]

### حدیث نمبر ۱۹

يَا أَبَا الْحَسَنِ! لَمْ يَبْقَ لِي إِلَّا رَمَقٌ مِنَ الْحَيَاةِ وَ حَانَ زَمَانُ

الرَّحِيلِ وَالْوِدَاعِ فَاسْتَمِعْ كَلَامِي فَإِنَّكَ لَا تَسْمَعُ بَعْدَ ذَلِكَ

صَوْتِ فَاطِمَةَ أَبَدًا أَوْ صِيكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ! أَنْ لَا تَنْسَانِي وَ تَزُورَنِي

بَعْدَ مَمَاتِي: اے ابوالحسن! بس میری زندگی تمام ہونے والی ہے کوچ کرنے اور

رخصت ہونے کا وقت آ پہنچا ہے میری باتیں سنو! کیوں کہ اس کے بعد تم کبھی

فاطمہ (علیہا السلام) کی آواز نہ سن سکو گے، ابوالحسن! تم سے وصیت و سفارش کرتی

ہوں کہ مجھے فراموش نہ کرنا میری وفات بعد میری زیارت کرتے رہنا: [۱۹]

اپنی زندگی کے آخری لمحات میں حضرت علیؓ سے یہ وصیت کی تھی۔



### حدیث نمبر ۲۰

إِذَا أَنَا مِتُّ فَتَوَلَّ أَنْتَ غُسْلِي وَجَهْزِنِي وَصَلِّ عَلَيَّ وَأَنْزِلْنِي قَبْرِي  
وَالْحِدْنِي وَسِرِّ التُّرَابَ عَلَيَّ وَاجْلِسْ عِنْدَ رَأْسِي قِبَالَةَ وَجْهِی فَأَكْثِرْ  
مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَالِدُعَاءِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ يَحْتَاجُ الْمَيِّتُ فِيهَا إِلَى أَنْسِ  
الْأَحْيَاءِ وَأَنَا اسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَوْصِيكَ فِي وَلَدِي خَيْرًا.

علی! (علیہ السلام) جب میں وفات کر جاؤں تو تم ہی مجھے غسل دینا اور کفن پہنانا، نماز  
جنازہ پڑھنا، قبر کے اندر اتارنا اور سپرد لحد کرنا پھر میرے اوپر مٹی ڈال کر اسے برابر  
کر دینا، میرے سرہانے چہرہ کے سامنے بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت  
کرنا اور زیادہ سے زیادہ دعائیں بھی پڑھنا کیوں کہ وہ ایسا وقت ہوتا ہے جس میں  
مردہ، زندوں سے انسیت چاہتا ہے میں تمہیں خدا کے سپرد کرتی ہوں اور اپنے بچوں  
کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتی ہوں۔ [۲۰]

### حدیث نمبر ۲۱

أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِئِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَأَنَّهُ  
عَارِضُهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَ إِنِّي لَا أَرَى الْأَجَلَ قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِ اللَّهَ وَاصْبِرْ  
فَبَكَيْتُ. وَقَالَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِيَّةُ! إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ  
نِّسَاءِ الْمُسْلِمِينَ أَعْظَمَ رَزِيَّةً مِنْكَ فَلَا تَكُونِي مِنْ أَدْنَى امْرَأَةٍ صَبْرًا،  
فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ لِحُوقًا بِهِ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ.



جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے خبر دی کہ جبریل ہر سال ایک مرتبہ قرآن لے کر میرے پاس آتے تھے اس وقت [ایک سال کے اندر ہی] دوسری مرتبہ لائے ہیں یقیناً میں اپنی موت کا وقت قریب دیکھ رہا ہوں بٹی! تقو اے الہی اور صبر اختیار کرو۔

یہ سن کر میں رونے لگی تو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میری پیاری بٹی! مسلمانوں میں کسی عورت کی مصیبت تم سے عظیم نہیں ہے لہذا تم صبر و بردباری میں بھی کسی سے کم نہ رہنا [سب سے زیادہ صبر و تحمل کرنا] پھر مجھے خبر دی کہ میں ان کے اہل بیت (علیہم السلام) میں سے سب سے پہلے جا کر ان سے ملاقات کروں گی۔ یہ [اپنی خبر شہادت] سن کر مجھے ہنسی آگئی۔ [۲۱]

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی اعزہ و اقرباء نے دیکھا تھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت باپ اور بٹی کے درمیان کچھ خصوصی، اسرار آمیز باتیں ہوئی تھیں شروع میں حضرت زہراء علیہا السلام روئیں اور پھر آخر میں ہنس پڑیں اور آنسوؤں کو صاف کرنے لگیں۔

واقعاً سوال کا مقام تھا ہی کہ رونے کے بعد [بلافاصلہ] فوراً ہنسنے کا کیا سبب ہے؟ لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت زہراء علیہا السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا۔ [اس وقت مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا تھا]



### حدیث نمبر ۲۲

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ انْقَطَعَ عَنَّا خَيْرُ السَّمَاءِ: ہم سب خدا کے لئے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں پلٹ کر جانے والے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات بعد وحی و اخبار آسمانی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ [۲۲]

### حدیث نمبر ۲۳

لَسْتُ أَبْكِي لِمَا يُصْنَعُ بِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَكِنِّي أَبْكِي لِفِرَاقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) بابا! آپ کے بعد مجھ پر جو ظلم ڈھائے جائیں گے میں ان کے لئے نہیں رو رہی ہوں بلکہ اے رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) میں آپ کی جدائی پر رو رہی ہوں۔ [۲۳]

### حدیث نمبر ۲۴

فَجَعَلَ اللَّهُ الْإِيْمَانَ تَطْهِيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ: خداوند عالم نے تمہارے لئے ایمان کو شرک سے پاکیزگی کا سبب قرار دیا ہے۔ [۲۴]

### حدیث نمبر ۲۵

[وَجَعَلَ اللَّهُ] الزَّكَاةَ تَزْكِيَةً لِلنَّفْسِ وَ نَمَاءً فِي الرِّزْقِ: خداوند عالم نے زکوٰۃ کو نفس کے لئے پاکیزگی اور رزق و روزی میں زیادتی کا سبب قرار دیا ہے۔ [۲۵]



### حدیث نمبر ۲۶

[وَجَعَلَ اللَّهُ] الصَّيَامَ تَشِيئًا لِلْإِخْلَاصِ: خداوند عالم نے روزہ کو خلوص

میں پابندی کا سبب قرار دیا ہے۔ [۲۶]

### حدیث نمبر ۲۷

[وَجَعَلَ اللَّهُ] طَاعَتَنَا نِظَامًا لِلْمِلَّةِ وَإِمَامَتَنَا أَمَانًا لِلْفُرْقَةِ: خداوند عالم

نے ہماری اطاعت کو ”نظامِ ملت“ اور ہماری امامت کو اختلاف و افتراق سے

امان کا سبب قرار دیا ہے۔ [۲۷]

### حدیث نمبر ۲۸

[وَجَعَلَ اللَّهُ] الْجِهَادَ عِزًّا لِلْإِسْلَامِ: خداوند عالم نے جہاد کو اسلام کے

لئے باعث عزت و سر بلندی قرار دیا ہے۔ [۲۸]

### حدیث نمبر ۲۹

يَا بْنَ أَبِي قُحَافَةَ! أَفِي كِتَابِ اللَّهِ أَنْ تَرِثَ أَبَاكَ وَلَا أَرِثَ أَبِي؟!

لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا فَرِيًّا: اے ابو قحافہ کے لڑکے! [ابوبکر] کیا خدا کی کتاب

[قرآن] میں یہ لکھا ہے کہ تم تو اپنے باپ کی میراث پاؤ لیکن میں اپنے باپ کی

میراث نہ پاؤں؟! [اور اس سے محروم رہوں] یقیناً تم نے ایک مذمت آمیز کام

کر ڈالا! [۲۹]



### حدیث نمبر ۳۰

أَنْ لَا تَرَى رَجُلًا وَلَا يَرَاكَ رَجُلٌ : نہ وہ [عورت] کسی نامحرم آدمی کو دیکھے  
اور نہ اس [عورت] کو کوئی نامحرم آدمی دیکھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سوال کیا تھا: ”عورت کے لئے کون سی  
چیز بہتر و مناسب ہے؟“ اس وقت مذکورہ بالا جواب دیا تھا۔ [۳۰]

شیخ احمد رحمائی نے کتاب فاطمة الزهراء (علیہا السلام) میں ایک خطی  
کتاب ”مناقب الطاہرین“ تالیف شیخ عماد الدین طبری سے نقل کیا ہے کہ آپ  
کی مادر گرامی حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نماز میں مشغول تھیں جیسے ہی  
تیسری رکعت میں سلام پڑھ کر ختم کرنا چاہا حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے شکم  
مادر کے اندر ہی سے فوراً پکار کر کہا: قَوْمِي يَا أُمَّاهُ! فَإِنَّكَ فِي الثَّالِثَةِ : اے مادر  
گرامی! اٹھ جائیں کیوں کہ آپ ابھی تیسری رکعت میں ہیں۔ [ایک رکعت اور  
پڑھیں تاکہ چار رکعتیں پوری ہو جائیں]۔



## حوالے و حواشی

### باب اول کے حوالے و حواشی

(۱) سورہ عنکبوت: ۲۹/۲۹

(۲) الذریعة الی تصانیف الشیعة: ۲۱/۱۲۶، عدد ۲۲۳۸

(۳) وصیت سیاسی الہی امامؑ یا مسوئیت امت از دید گاہ امامؑ: علی آل اسحاق خوئینی، ص ۳۴

(۴) فرہنگ عمید: ۱۳۵۵/۲

(۵) فرہنگ عمید: ۱۸۱۳/۲

(۶) فرہنگ معین: ۳/۳۱۶۵ (جلد، ک۔ معلومہ)

(۷) فرہنگ معین: ۲/۲۱۳۳ (جلد، د۔ ق)

(۸) لغت نامہ: علی اکبر دہخدا: ص ۱۰۳ (جلد، ص۔ ضمیم)

(۹) لغت نامہ: علی اکبر دہخدا: ص ۵۵۱ (جلد، مسعودی۔ مکعب)

(۱۰) المصباح المنیر: ص ۳۵۸ (الصاد مع الحاء)

(۱۱) مجمع البحرین: ص ۳۸۰ (باب ما اوله الصاد)

(۱۲) مفردات: ص ۲۷۶ (الصاد مع الحاء)

(۱۳) النجد (عربی): ص ۳۱۷ (مادہ ص، ح، ف)

(۱۴) فرہنگ نظام: ۵/۱۶۱ (جلد، م۔ ی)



آج کے دور میں ایک ایسی جامع تحقیقی کتاب کی ضرورت تھی جو اس کتاب کی خصوصیات اور شیعہ عقائد کے کلامی دفاع پر مشتمل ہو۔

مکتب اہل بیت علیہم السلام کے سلسلہ میں یہ ایک عظیم خدمت ہے فاضل محترم جناب حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے کرار حسین اظہری مبارکپوری ہندی نے یہ کتاب لکھ کر اس مسئلہ میں خاص طور سے شیعہ عقیدہ کو واضح اور روشن کیا ہے نیز انھوں نے دشمنوں کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے ہیں قارئین کے لئے ایک عالمانہ و مفید اثر پیش کیا ہے مجھے امید ہے کہ ان کے قلم و بیان اور تمام حرکات و سکنات ہمیشہ مکتب اہل بیت علیہم السلام کی خدمت میں جاری رہیں گے، والسلام علیکم ورحمة اللہ.

احمد عابدی

۱۲/۹/۸۴ [مطابق ۳۰ شوال ۱۴۲۶ھ قمری شنبہ]



- (۱۵) لسان العرب: ۱۸۶/۹ (فصل الصاد الهملة - حرف "ف")  
 (۱۶) مصحف امام علی علیہ السلام: ایازی، فصل اول، ص ۱۳، بحوالہ معجم مقاییس اللغة: احمد ابن فارس: ۳۳۴/۳.  
 (۱۷) مصحف امام علی علیہ السلام: ایازی، فصل اول، ص ۱۳، بحوالہ اساس البلاغة: زنجیری، ص ۲۳۹.  
 (۱۸) مصحف امام علی علیہ السلام: ایازی، فصل اول، ص ۱۴، بحوالہ العین: فراہیدی، ۱۲۰/۳ - ترتیب کتاب العین: ۹۷۱/۲.

- (۱۹) مصحف امام علی علیہ السلام: ایازی، فصل اول، ص ۱۴، بحوالہ صحاح اللغة: جوہری، ۱۳۸/۴.  
 (۲۰) مصحف امام علی علیہ السلام: ایازی، فصل اول، ص ۱۴، ۱۵، بحوالہ التحقیق فی کلمات القرآن: مصطفوی، ۲۲۷/۶.  
 (۲۱) سورة اعلیٰ: ۱۸/۸۷، ۱۹.  
 (۲۲) مصحف امام علی علیہ السلام: ایازی، فصل اول، ص ۱۵، ۱۶.  
 (۲۳) حقيقة مصحف فاطمة (علیہا السلام) عند الشيعة: فصل اول، ص ۱۸، بحوالہ المصباح المنیر: فیوی، ص ۳۳۴: مجمع البحرین: طریحی، ص ۳۸۰.  
 (۲۴) حقيقة مصحف...: بحوالہ اقرب الموارد: شرتونی، ۶۳۵/۱.  
 (۲۵) حقيقة مصحف...: بحوالہ تاج العروس: زبیدی، ۱۶۱/۶؛ لسان العرب: ابن منظور، ۱۸۶/۹.  
 (۲۶) حقيقة مصحف...: بحوالہ الصحاح: جوہری، ۱۳۴۸/۴؛ تاج العروس: ۱۶۱/۶.  
 (۲۷) حقيقة مصحف...: بحوالہ تاج العروس: ۱۶۱/۶؛ لسان العرب: ۱۸۶/۹.  
 (۲۸) حقيقة مصحف.....

- (۲۹) حقيقة مصحف...: بحوالہ صحاح: ۱۳۸۴/۴؛ تاج: ۱۶۱/۶؛ لسان: ۱۸۶/۹؛ اقرب:  
 ۶۳۵/۱؛ العین: ۱۲۰/۳؛ المعجم الوسیط: ابراہیم انس، ص ۵۰۸.

- (۳۰) حقيقة مصحف...: ص ۲۰، بحوالہ لسان: ۱۸۶/۹؛ المعجم: ص ۵۰۸؛ مفردات: ص ۲۷۵.  
 (۳۱) حقيقة مصحف...: بحوالہ مصباح: ص ۱۶۹؛ صحاح: ۱۳۶۰/۴؛ تاج: ۱۰۸/۶؛ المعجم:



ص ۱۸۹: اقرب: ۳۴۰/۱.

(۳۲) فرہنگ بزرگ جامع نوین: احمد سیاح، ۳۶۷/۱، طبع ۱۸، ۱۳۷۵ھ.

(۳۳) حقیقہ مصحف....: ص ۲۱، بحوالہ الفروق اللغویہ: ابو ہلال عسکری: ص ۲۴۱.

(۳۴) حقیقہ مصحف....: بحوالہ منال العرقان: زرقانی: ۳۹۴/۱.

(۳۵) حقیقہ مصحف....: ص ۲۲.

(۳۶) سورہ اعلیٰ: ۱۸/۸۷، ۱۹.

(۳۷) من لایحضرہ الفقیہ: ۷۳/۱.

(۳۸) ثواب الاعمال: بحار: ۲۰۲/۹۲.

(۳۹) جامع الاخبار: ص ۵۲، فصل ۲۱، مطبوعہ لکھنؤ ہندوستان ۱۳۴۲ھ ق: مستدرک الوسائل: ۱۹۴/۱.

(۴۰) حقیقہ مصحف....: فصل اول، ص ۲۲.

(۴۱) حقیقہ مصحف....: ص ۲۳، بحوالہ اتقان: سیوطی: ۵۲، ۵۱/۱.

(۴۲) تفسیر ابو الفتوح رازی: ۹۵/۱، اسلامیہ تہران، طبع ۱۳۵۲ھ، ش: ص ۱۴۷۸، آستان قدس

رضوی مشہد مقدس، طبع ۱۳۷۱.

(۴۳) دائرۃ المعارف قرآن ترجمہ اتقان: مترجم فارسی: اسلامی: ۱۸۵/۱، حاشیہ نمبر ۱.

(۴۴) حقیقہ مصحف....: فصل اول، بحوالہ معالم المدرستین: علامہ سید مرتضیٰ عسکری: ۳۳/۲.

(۴۵) معجم قرآن: ص ۱۲۷۱۵۷ (حروف: "ک، ت، ب")

(۴۶) "معیار شناخت معنی مصحف" کے عنوان سے باب اول میں صفحہ (۶۲) پر تین روایات موجود ہیں.

(۴۷) حقیقہ مصحف....: فصل اول، ص ۲۵.

(۴۸) حقیقہ مصحف....: ص ۲۵، ۲۶، بحوالہ اتقان: سیوطی: ۵۳/۱.

(۴۹) حقیقہ مصحف....: بحوالہ التراثیب الاداریہ: کتابی: ۲۸۱/۲.



(۵۰) حقیقہ مصحف ... ص ۲۶.

(۵۱) حقیقہ مصحف ... ص ۳۱، بحوالہ تنقید العلم: خطیب بغدادی، ص ۳۶؛ جامع بیان العلم:

ابن البر: ۶۳/۱؛ تہذیب الکمال: مزنی: ۳/۳۷۸؛ صحیح بخاری: ۶/۱۲۰، ج ۲، ۴۹۸.

(۵۲) المصاحف: بختانی: ص ۹، ۱۰.

(۵۳) حقیقہ مصحف ... ص ۳۳، ۳۴، بحوالہ الخوان: ۱/۴۸۸؛ وج ۲/۳۷۵ ...

(۵۴) حقیقہ مصحف ... ص ۳۴، بحوالہ ترجمہ ڈاکٹر عبدالمعطل امین قلعجی، منشورات جامعہ

الدراسات الاسلامیہ پاکستان، طبع اول ۱۴۱۰ھ، ص ۲۶۸، ۲۶۹.

(۵۵) حقیقہ مصحف ... ص ۳۶، ۳۷.

## باب دوم (۲) کے حوالے و حواشی

(۱) حقیقہ مصحف ... فصل ششم، ص ۱۴۵ تا ۱۴۸، بحوالہ تفسیر قمی با تحقیق: جزاوی دام ظلہ:

۲/۴۵۱؛ بحار: ۹۲/۴۸؛ تفسیر برہان (مقدمہ) ص ۳۶؛ تائیس الشیعہ لعلوم الاسلام: ص ۳۱۶، ۳۱۷؛ حقائق

ہامہ: ص ۱۵۵؛ تاریخ قرآن: زنجانی، ص ۵۰، ۵۱.

(۲) حقیقہ مصحف ... ص ۱۴۹، بحوالہ الفہرست: ابن ندیم، ص ۳۰، البرہان: (مقدمہ) ص

۳۷؛ حقائق ہامہ: ص ۱۵۶.

(۳) حقیقہ مصحف ... بحوالہ اعیان الشیعہ: ۸۹/۱؛ المناقب: ۴۱/۲؛ التہمید: معرفت: ۱/۲۷۱.

(۴) مصحف امام علی علیہ السلام: ایازی: ص ۸۰ تا ۱۴۲، بحوالہ ہائے التہمید: ۲۹۲/۱؛ مصحف امام علی علیہ السلام:

نکو نام: ص ۴۰؛ حقائق ہامہ: ص ۱۶۰؛ حقیقہ مصحف ... برکات: ص ۳۰.

(۵) حقیقہ مصحف ... فصل ۵ ص ۱۵۰، بحوالہ بحار: ۹۲/۷۴؛ حقائق مہم: مرتضیٰ عالمی:



(اسلامی) بخش دوم، فصل ۴، ص ۱۲۵۔

(۲) حقیقة مصحف...: فصل ۶، ص ۱۳۹ تا ۱۵۴۔

(۷) حقیقة مصحف...: ص ۱۵۴، بحوالہ تاریخ الخلفاء: سیوطی: ص ۱۸۵؛ اعیان الشیعة: ص ۸۹؛

تفسیر البرہان: (مقدمہ) ص ۴۱ (وفیہ: لوجود فیہ علم کثیر)؛ حقائق ہامہ: ص ۱۵۹۔

(۸) حقیقة مصحف...: بحوالہ طبقات الکبریٰ: ابن سعد: ۲/۲۳۸۔

(۹) حقیقة مصحف...: بحوالہ حقائق ہامہ: ص ۱۵۹۔

(۱۰) حقیقة مصحف...: بحوالہ التسهيل لعلوم التنزيل: ۱/۳۶۱۔

(۱۱) حقیقة مصحف...: ص ۱۵۵، ۱۵۶، بحوالہ مناقب: ۲/۴۱۲؛ بصائر الدرجات: ص ۱۹۳۔

(۱۲) حقیقة مصحف...: ص ۱۵۶، بحوالہ مناقب العرفان: ۱/۲۳۷۔

(۱۳) حقیقة مصحف...: بحوالہ احتجاج طبرسی: ۱/۳۸۳؛ تفسیر صافی: ۱/۳۸۱، ۳۹۔

(۱۴) حقیقة مصحف...: ص ۱۵۷، بحوالہ بصائر الدرجات: ص ۱۹۳۔

(۱۵) حقیقة مصحف...: ص ۱۵۸۔

### باب سوم (۳) کے حوالے و حواشی

(۱) حقیقة مصحف...: فصل ۴، ص ۱۱۷، بحوالہ مصاحف بختانی: ص ۸۲، ۸۵۔

(۲) حقیقة مصحف...: ص ۱۱۸، بحوالہ گزشتہ۔

(۳) حقیقة مصحف...: ص ۱۱۹، ۱۲۰، بحوالہ تفسیر درمنثور: سیوطی، ۳۰۲/۱؛ المصاحف: بختانی؛ المصنف: صنعانی۔

(۴) حقیقة مصحف...: ص ۱۲۰، بحوالہ المصنف: صنعانی، ۵۷۹/۱، ج ۲۲۰۳؛ المصاحف: ص ۸۷۔

(۵) حقیقة مصحف...: ص ۱۲۱، بحوالہ درمنثور: ۲/۴۱۶؛ بحار: ۳۶۳/۹۲؛ حقائق ہامہ: ص ۲۷۶۔



- (۶) حقیقة مصحف ... ص ۱۲۲، بحوالہ درمنثور: ۲/۱؛ اتقان: ۶۷/۱.
- (۷) حقیقة مصحف ... بحوالہ بحوث فی تاریخ القرآن وعلومہ: ص ۱۵۵، بحوالہ کتاب سلیم بن قیس.
- (۸) حقیقة مصحف ... بحوالہ المصاحف: ص ۵۳.
- (۹) حقیقة مصحف ... ص ۱۲۳، بحوالہ اتقان: ۶۷/۱؛ روح المعانی: آلوسی، ۲۵/۱.
- (۱۰) حقیقة مصحف ... ص ۱۲۵، بحوالہ اتقان: ۶۰/۱.
- (۱۱) حقیقة مصحف ... ص ۱۲۷، بحوالہ التحقیق فی نفی التحریف: میلانی، ص ۱۶۴.
- (۱۲) حقیقة مصحف ... بحوالہ اتقان: ۲۵/۲.
- (۱۳) تفسیر عیاشی: ۱۲/۱؛ بحار: ۲۵/۱۹؛ البرہان: ۲۰/۱؛ الصافی: ۲۵/۱.
- (۱۴) تفسیر عیاشی: ۱۲/۱ حاشیہ نمبر ۶.
- (۱۵) حقیقة مصحف ... ص ۱۲۸، بحوالہ کافی: ۳۳۱/۱؛ التحقیق فی نفی التحریف: ص ۵۹.
- (۱۶) حقیقة مصحف ... بحوالہ بحار: ۸/۴۵؛ سلامة القرآن من التحریف: ص ۱۳۹ - عاشورا: مکارم شیرازی، ص ۴۳۳، بخش چہارم - خطبہ عاشورا در صبح عاشورا: ص ۸، ۹.
- (۱۷) حقیقة مصحف ... ص ۱۲۹، بحوالہ الفقہ علی المذاهب الاربعہ: ۲۶۰/۴.
- (۱۸) سورۃ حجر: ۹/۹.
- (۱۹) سورۃ قیامت: ۱۷/۷۵.
- (۲۰) حقیقة مصحف ... ص ۱۳۰، بحوالہ البرہان فی علوم القرآن: زرکشی، ۲۵۳/۲.
- (۲۱) حقیقة مصحف ... ص ۱۳۰، بحوالہ البرہان: زرکشی، ۲۵۳/۲، ۲۵۴.
- (۲۲) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۳.
- (۲۳) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۴.
- (۲۴) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۴.



(۲۵) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۵، بحوالہ المدخل الی القرآن الکریم: ص ۳۹، ۴۰.

(۲۶) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۶، ۷۷.

(۲۷) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۶، ۷۷.

(۲۸) شاید مراد وہی مصحف فاطمہ (علیہا السلام) ہو کیونکہ جب وہ قرآن کا تین گنا ہے تو اس سے

زیادہ بڑا اور ضخیم بھی ہونا چاہئے. (مؤلف)

(۲۹) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۸، ۷۹، بحوالہ کتاب "لا کون مع الصادقین":

ڈاکٹر محمد تجانی سمادی، ص ۱۶۸-۱۷۱.

(۳۰) جزوہ استاد جعفر الہادی دام ظلہ العالی: ص ۱۱، مدرسہ مرعشیہ ۱۳۷۹ھ، ش.

(۳۱) مصونیت قرآن از تحریف: آیت اللہ ہادی معرفت (محمد شہرابی): ص ۵۶، ۵۷، بحوالہ اعتقادات

الامامیہ ضمیمہ باب حادی عشر: ص ۹۳، ۹۴.

(۳۲) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۷، بحوالہ اوائل المقالات: ص ۵۴، ۵۶.

(۳۳) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۷۷، ۷۸، بحوالہ رسالہ فی اجوبۃ المسائل السرویہ:

ص ۲۲۶: بحار: ۷۵/۸۹.

(۳۴) سورہ فصلت: ۴۱/۴۲، ۴۳.

(۳۵) سورہ حجر: ۱۵/۹.

(۳۶) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۶۲، بحوالہ تفسیر صافی: ۳۳/۱، ۳۴، مقدمہ ششم: دوانی:

۲/۲۷۳، ۲۷۴، وج ۸/۹، باب ۲۶۹.

(۳۷) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، ص ۶۶.

(۳۸) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، بحوالہ تہذیب الاصول: ۲/۱۶۵، تقریر علامہ سبحانی.

(۳۹) مصونیت قرآن از تحریف: معرفت، بحوالہ حاشیہ آقائے خمینی بر کفایۃ الاصول.



(۴۰) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۱۵۶ تا ۱۷۰.

(۴۱) حقیقة مصحف...: ص ۱۳۰ تا ۱۳۳.

(۴۲) حقیقة مصحف...: ص ۱۳۶، ۱۳۷.

(۴۳) حقیقة مصحف...: ص ۱۳۷.

(۴۴) حقیقة مصحف...: ص ۱۳۸، ۱۳۹، بحوالہ اکتذوبۃ القرآن: ص ۶۶.

(۴۵) حقیقة مصحف...: ص ۱۴۰، بحوالہ تفسیر عیاشی: ۲۹۳/۱.

(۴۶) حقیقة مصحف...: ص ۱۴۱.

(۴۷) حقیقة مصحف...: بحوالہ التحقیق فی نفی التحریف: ص ۲۳۸.

(۴۸) سورۃ شوریٰ: ۲۶/۲۷.

(۴۹) سورۃ ہود: ۱۱/۸۶.

(۵۰) جلوہ ہائے معرفت یاد استانہائے شنیدنی از کرامات علماء: ص ۳۲، بحوالہ فوائد الرضویہ: قمی، ص ۶۸۰۔ اس کتاب سے صرف یہی شعر، مناسبت سے نقل کیا گیا ہے۔

(۵۱) حقیقة مصحف...: فصل ۴ ص ۱۱۶، بحوالہ الصراع بین الاسلام والوثنية: عصیمی، جلد

اول ص ۷۰، منشورات مطبعہ سلفیہ قاہرہ ۱۳۵۶ھ.

(۵۲) حقیقة مصحف...: ص ۱۳۴.

(۵۳) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۱۰۳، بحوالہ برہان: ص ۱۴۳، ۱۴۴.

(۵۴) مصونیت قرآن از تحریف: اس رسالہ کو محرم ۱۳۰۳ھ، ق، میں مکمل کیا یعنی کشف الارتیاب

کے شائع ہونے کے ایک سال بعد.

(۵۵) مصونیت قرآن از تحریف: فصل الخطاب ۲۸/ جمادی الثانیہ ۱۲۹۲ھ، ق، میں لکھی گئی اور

۱۲/ شوال ۱۲۹۸ھ، ق، میں شائع ہوئی.



(۵۶) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۱۰۳.

(۵۷) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۱۶۱، ۱۳۶، ق ۱۹۲۸، میں دارالکتب المصریہ کی طرف سے شائع ہوئی.

(۵۸) مصونیت قرآن از تحریف: بحوالہ ”لاکون مع الصادقین“ ڈاکٹر تجانی سماوی، ص ۱۷۰.

(۵۹) مصونیت قرآن از تحریف: ...

(۶۰) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۱۷۶.

(۶۱) سورۃ نساء: ۵۹/۴.

(۶۲) مصونیت قرآن از تحریف: ص ۴۸، ۴۹، بحوالہ کافی: ۱/۲۸۶ ح ۱.

(۶۳) مصونیت قرآن از تحریف: ...

(۶۴) تفسیر نمونہ: ۳۱/۱۱.

### باب چہارم (۴) کے حوالے و حواشی

(۱) حقیقۃ مصحف: ... ص ۴۴، بحوالہ تدوین السنۃ الشریفہ: جلد ۱، ص ۷۶.

(۲) حقیقۃ مصحف: ... ۴۵، ۴۶.

(۳) حقیقۃ مصحف: ... ص ۴۷، ۴۸، بحوالہ فروغ کافی: ۳/۷۰۵، ج ۲.

(۴) حقیقۃ مصحف: ... ص ۴۸، بحوالہ اعیان الشیعہ: ۳۱۴/۱، ۳۱۵.

(۵) عنقریب یہ حدیث پیش کی جائے گی.

(۶) آئینہ پژوهش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۲، بحوالہ دراسات فی الحدیث والمحدثین: ص

۳۰۱، ۳۰۲.

(۷) آئینہ پژوهش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۲، بحوالہ تدوین السنۃ الشریفہ: ص ۷۶، ۷۷.



(۸) آیتہ پڑویش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۲، بحوالہ الزہراء القدوة: ص ۱۹۱، ۱۹۵.

(۹) آیتہ پڑویش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۲، بحوالہ فاطمہ الزہراء من المہدی الی اللہ: ص ۹۶.

(۱۰) آیتہ پڑویش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۲، بحوالہ اصول کافی: ۱/۲۴۰، ح ۳.

(۱۱) آیتہ پڑویش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۳، بحوالہ تدوین السنۃ الشریفہ: ص ۷۷، الزہراء

القدوة: ص ۱۹۳؛ فروع کافی: ۳/۵۰۸؛ وافی: ۶/۲۲۵-۲۲۸.

(۱۲) حقیقہ مصحف ...: ص ۵۷؛ اصول کافی: ۱/۵۲۷، ۵۲۸، ح ۳؛ بحار: ۳۶/۱۹۵، ح ۳؛

احقاق: ۵/۱۱۴؛ عیون: ۱/۴۲، ۴۳، ح ۲ ...

(۱۳) حقیقہ مصحف ...: ص ۵۲۷، ۵۲۸، بحوالہ اصول کافی: ۱/۵۳۲.

(۱۴) حقیقہ مصحف ...: ص ۵۳، بحوالہ عیون: ۱/۴۷، ح ۷؛ خصال: ص ۴۷۷، ۴۷۸، ح ۲۳؛

اعلام الوری: ص ۳۸۶؛ وسائل: ۱۶/۲۳۳، ح ۲۰.

(۱۵) حقیقہ مصحف ...: ص ۵۲، ۵۳.

(۱۶) حقیقہ مصحف ...: ص ۶۲، بحوالہ تہذیب: ۹/۱۳۳، ح ۵۰؛ من لا یحضرہ الفقیہ:

۳/۱۸۰، ح ۱؛ فروع کافی: ۷/۴۸، ح ۵؛ وسائل: ۱۹/۱۹۸، ح ۱ ...

(۱۷) تاریخ التواریخ (جلد سوم) زندگانی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام: ۱/۲۳۵.

(۱۸) حقیقہ مصحف ...: فصل ۳، ص ۶۳، ۶۴.

(۱۹) امامہ: دختر ابوالعاص جو میری بہن زینب کی بیٹی ہیں. (ترجمہ بیت الاحزان: ص ۲۲۸)

شہزادی نے ”زینب“ کو جو اپنی بہن بتایا تو چونکہ انھوں نے رسول کے بیت الشرف میں پرورش پائی تھی اس لئے عرب کے دستور کے مطابق رسول اکرم کی بیٹی کہلاتی تھیں حضور کی صلیبی بیٹی نہ تھیں رئیس الواعظین مولانا سید کرار حسین صاحب میرپوری نے ناصر الملت مولانا ناصر حسین صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ کے حوالہ سے لکھا ہے:

”زینب در قیہ اور ام کلثوم جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اصلی بیٹیاں نہ تھیں بلکہ پروردہ تھیں اور زینب کا



نکاح ابوالعاص سے ہوا جو اولاً کافر تھا بعد میں اس نے اسلام ظاہری قبول کیا۔۔۔ (ملیکۃ العرب: ص ۱۷۷)

(۲۰) تاریخ التوارخ (جلد سوم) زندگانی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام: ۲۰۳/۱، ۲۰۵۔

(۲۱) تاریخ التوارخ (جلد سوم) زندگانی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام: ۲۲۵/۱۔

(۲۲) حقیقۃ مصحف...: فصل ۲، ص ۶۳، ۶۵، بحوالہ بحار: ۱۰۳/۱، ۱۸۶، ۱۸۷، ج ۱۳۔

(۲۳) حقیقۃ مصحف...: ص ۶۵، بحوالہ کوب درری: مازندرانی، ۲۳۸/۱، ۲۳۹۔

(۲۴) حقیقۃ مصحف...۔

(۲۵) الف: بحار: ۲۶/۲، ج ۲۶، باب (۱) جہات علومہم (علیہم السلام) بحوالہ بصائر۔

ب: کافی: ۲۳۱/۱، ج ۴، کتاب الحجۃ، باب فیہ ذکر الصحیفۃ... و مصحف فاطمہ (علیہا السلام)

ج: وافی: ۵۸۳/۲، ج ۱۱۳۱، باب (۸۰)۔

د: آئینہ پڑدیش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۵، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۸، ۱۵۷، کافی: وافی: مرآۃ العقول: ۵۸/۳۔

(۲۶) حقیقۃ مصحف...: ص ۶۶، ۶۸۔

(۲۷) حقیقۃ مصحف...: ص ۶۸، ۶۹، بحوالہ اعیان الشیعہ: طبع قدیم مطبعۃ الانصاف بیروت

لبنان، ط سوم ۱۳۷۷ھ، [جلد یکم] ص ۳۱۳۔

(۲۸) حقیقۃ مصحف...: ص ۶۹، حاشیہ نمبر (۱)۔

(۲۹) الف: کافی: ۲۳۸/۱، ج ۲۳۰، باب (۱) جہات علومہم (علیہم السلام) و مصحف فاطمہ (علیہا السلام)

ب: بحار: ۲۶/۲، ج ۳۹، باب (۷۰) جہات علومہم (علیہم السلام) بحوالہ بصائر:

ج: وافی: ۵۷۹/۲، ج ۵۸۰، باب (۸۰)۔

د: حقیقۃ مصحف...: ص ۶۹، ۷۰، بحوالہ بحار، کافی، وافی، بصائر: ص ۱۵۲، ج ۳، علم الامام (ع): منظر، ص ۳۸۔

(۳۰) اصول کافی: کلینی (مصنفی) ۳۳۶۳۳۳/۱۔

(۳۱) حقیقۃ مصحف...: ص ۷۰، بحوالہ وسائل (خاتمہ): ۱۳۸، ۱۳۷/۳۔



## تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین صدر العلماء الحاج علامہ مسرور حسن مجیدی قلمی مبارکپوری دام ظلہ العالی  
نمائندہ سازمان فرهنگ و ارتباطات اسلامی جمہوری اسلامی ایران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کا دور، علم و دانش اور روشنی کا دور کہلاتا ہے ایسے زمانے میں اس کی اہمیت  
پر گفتگو کرنا کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے، زمین پر چلنے والا انسان آج فضاؤں کی  
سیر کر رہا ہے، دریاؤں کے سینوں کو چیرتا ہوا نظر آتا ہے، دور دراز کی خبر لمحوں میں  
معلوم کر لیتا ہے، ہزاروں میل کی آواز سنتا ہے، دنیا کے جس کونے سے جہاں  
چاہے جس وقت چاہے ایک دوسرے سے گفتگو کرتا ہے... چلتی پھرتی اور بولتی  
تصویریں اپنے سامنے دیکھتا ہے یہ سب علم ہی کا کرشمہ اور علم ہی کی دین تو ہے!  
بیشک! بیشک!

مگر تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے کہ انسان فضاؤں میں تو اڑنے لگا... لیکن اسے  
زمین پر انسان کی طرح رہنا نہیں آیا!... نتیجہ ”دنیا“ انسان نما حیوانوں کی کثرت  
سے تمام اسباب تعیش کی فراہمی کے باوجود ”جنت نظیر“ ہونے کے بجائے ”جہنم  
تاثیر“ ہوتی جا رہی ہے!...



(۳۲) حقیقہ مصحف ... ص ۷۰، بحوالہ رجال نجاشی: ص ۲۰۴، ۲۰۵؛ رجال طوسی، ص ۳۶۶۔

(۳۳) حقیقہ مصحف ... بحوالہ رجال نجاشی: ۳۰/۲۔

(۳۴) حقیقہ مصحف ... ص ۷۱، بحوالہ رجال نجاشی: ۲۲۸/۱۔

(۳۵) حقیقہ مصحف ... بحوالہ بحوث فی علم الرجال: بحسنی، ص ۲۲۹، ۲۳۰۔

(۳۶) الف: کافی: ۲۲۱/۱، ح ۵ باب فیہ ذکر الصحیفہ... ومصحف فاطمہ (علیہا السلام)

ب: وائی: ۵۸۱/۲، ح ۱۱۳۸-۳، باب (۸۰)

ج: بحار: ۵۲۵/۲۲، ۵۲۶، ح ۶۳، باب ۲، وفاتہ وغسلہ... (ص) بحوالہ کافی: ۲۲۱/۱؛ وج

۴۱/۲۶، ح ۷۲، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: وج ۴۳/۷۹، ح ۶۷، باب (۳) مناقبہا

[فاطمہ] بحوالہ بصائر وکافی: ۲۲۱/۱۔

د: حقیقہ مصحف ... ص ۷۱، بحوالہ بحار: ۴۱/۲۶، ح ۷۲، وج ۲۲/۵۲۵، ۵۲۶، ح ۶۳، وج

۴۳/۷۹، ح ۶۷، وج ۴۳/۱۹۳، ۱۹۵، ح ۲۲؛ مناقب: ۳۳۷/۳ (اوردہ مختصراً)

(۳۷) کافی: کلینی (مصطفوی): ۳۲۸/۱، ۳۲۹۔

(۳۸) الف: حقیقہ مصحف ... ص ۷۲، بحوالہ رجال نجاشی: ص ۲۵۰۔

ب: آئینہ پژوهش شماره ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۳ بحوالہ رجال نجاشی: ص ۳۵۳۔

(۳۹) حقیقہ مصحف ... بحوالہ ہدایۃ المحدثین: کاظمی منشورات مکتبہ مرثی نجفی قم ایران ۱۴۰۵ ق، ص ۱۷۵۔

(۴۰) الف: حقیقہ مصحف ... بحوالہ رجال نجاشی: ۲۲۵/۲؛ رجال طوسی: ص ۳۷۲۔

ب: آئینہ پژوهش شماره ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۳ بحوالہ رجال طوسی: ص ۳۳۴ ومنتہی المقال: ۲۲۷/۲۔

(۴۱) الف: حقیقہ مصحف ... بحوالہ فہرست: طوسی، ص ۸۷۔

ب: آئینہ پژوهش شماره ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۳ بحوالہ رجال نجاشی: ۲۲۵/۲ (شیری: ص ۳۲۹)۔

(۴۲) الف: حقیقہ مصحف ... بحوالہ بحکم الرجال: آقائے خوئی، ۲۳۶/۲۱۔



- ب: آئینہ پڑوش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۳ بحوالہ الفہرست: ص ۱۵۱.
- (۴۳) الف: حقیقہ مصحف... بحوالہ رجال نجاشی: ۳۸۸/۱.
- ب: آئینہ پڑوش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۳ بحوالہ رجال نجاشی: ۳۸۸/۱ (شبیری: ص ۱۷۰).
- (۴۴) حقیقہ مصحف... فصل ۲، ص ۴۱، بحوالہ المربعات: شرف الدین عالمی، ص ۵۲۱.
- (۴۵) حقیقہ مصحف... ص ۴۱، ۴۲، بحوالہ سیرۃ الائمة الاثنی عشر: سید ہاشم حسینی، ۹۷، ۹۸.
- (۴۶) حقیقہ مصحف... ص ۴۲، بحوالہ النداء الاخیر: امام خمینی، ص ۱۲.
- (۴۷) حقیقہ مصحف... بحوالہ اعیان الشیعہ: ۳۱۲، ۳۱۵.

### باب پنجم (۵) کے حوالے و حواشی

- (۱) بحار الانوار: ۱۰۲/۲۳، ح ۸، بحوالہ بصائر الدرجات: ص ۱۹.
- (۲) سورۃ حدید: ۲۱/۵۷؛ سورۃ جمعہ: ۲/۶۲.
- (۳) مناقب: ۳۰/۲، فصل فی المسابقة بالعلم.
- (۴) سورۃ بقرہ: ۲/۲۵۸.
- (۵) چودہ ستارے: نجم الحسن کراروی، ص ۷۷، ۷۸، ۷۹.
- (۶) سورۃ حج: ۱۱/۲۲.
- (۷) بحار: ۲۱۱/۲۶، ح ۲۲، باب (۱۶) ما عندهم (ع) من سلاح رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)... بحوالہ بصائر: ص ۵۱.
- (۸) حقیقہ مصحف... فصل ۳، ص ۷۷، بحوالہ کافی: ۲۴۰/۲، ح ۲؛ بصائر: ص ۱۵۷، ح ۱۸؛
- بحار: ۲۱۱/۲۶، ح ۷۷؛ وح ۲۲/۵۳۵، ح ۶۲؛ وح ۴۳/۸۰، ح ۶۸.



(۹) حقیقة مصحف ... : بحوالہ کافی: ۲۳۱/۱، ح: ۵؛ بصائر: ص ۱۵۳، ۱۵۴، ح: ۶؛ بحار: ۷۹/۳۳،

ح: ۶۷ و ص ۱۹۴، ۱۹۵، ح: ۲؛ مناقب: ۳۳۷/۳؛ عوالم العلوم: اصفہانی، ۱۱/۳۳۷.

(۱۰) حقیقة مصحف ... : ص ۷۸، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۳، ح: ۵؛ بحار: ۷۹/۳۷، ح: ۳.

(۱۱) حقیقة مصحف ... : بحوالہ بصائر: ص ۱۵۵، ۱۵۶، ح: ۱۴؛ بحار: ۲۶/۴۱، ۴۲، ح: ۷۳.

(۱۲) حقیقة مصحف ... : بحوالہ بصائر: ص ۱۵۷، ۱۵۸، ح: ۱۹؛ بحار: ۲۶/۹۴.

(۱۳) حقیقة مصحف ... : بحوالہ بصائر: ص ۱۶۱، ح: ۳۳، بحار: ۲۶/۴۸، ۴۹، ح: ۹۲.

(۱۴) دلائل الامامة: محمد بن جریر بن رستم طبری: ص ۲۷، ۲۸؛ دلائل الزہراء (علیہا السلام): طبری

(سابق) ص ۶۶، ۶۸، خبر مصحفها [فاطمہ علیہا السلام] (۳۳/۳۳)

(۱۵) الف: حقیقة مصحف ... : ص ۷۹، بحوالہ رجال نجاشی: ۳۰۲/۱، ۳۰۳.

ب: آئینہ پڑدیش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۵، بحوالہ رجال نجاشی: ۳۰۲/۱.

(۱۶) حقیقة مصحف ... : ص ۷۹، ۸۰، بحوالہ رجال نجاشی، ۳۰۳/۱.

(۱۷) حقیقة مصحف ... : ص ۸۰، بحوالہ معجم رجال الحدیث: آقائے خوئی، ۱۱۷/۱.

ب: آئینہ پڑدیش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۵، بحوالہ الرجال: غصاری: ص ۴۸.

(۱۸) حقیقة مصحف ... : بحوالہ رجال نجاشی: ۲۳۳/۲، ۲۳۴؛ معجم رجال حدیث: آقائے خوئی، ۱۱۸/۳.

(۱۹) حقیقة مصحف ... : بحوالہ معجم رجال حدیث: ۱۱۸/۳.

(۲۰) بحار: ۳۹/۱، ۴۰.

(۲۱) حقیقة مصحف ... : ص ۸۱، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۲، ح: ۳؛ بحار: ۲۶/۳۹، ح: ۷۰؛ وافی: ۵۷۹/۲، ۵۸۰.

(۲۲) الف: بحار: ۲۶/۴۲، ح: ۷۷، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳، وج

۳۳/۸۰، ح: ۶۸، باب (۳) مناقبها [فاطمہ علیہا السلام] ... بحوالہ بصائر، وج ۶۵/۳۷، ح: ۷،

باب (۵) معجزاته [و مادیق علیہ السلام] ... بحوالہ بصائر: ۳/۴۲، باب ۱۲.



ب: اصول کافی: ۲۴۰/۱، ج ۲، کتاب الحجۃ باب فیہ ذکر الصحیفۃ... ومصحف فاطمۃ (علیہا السلام)

ج: وافی: ۵۸۰/۲، ج ۱۱۳۷-۲، باب (۸۰)

د: حقیقۃ مصحف...: فصل ۶، ص ۸۲، بحوالہ کافی: ۲۴۵/۱، ج ۲؛ بصائر: ص ۱۵۷، ج ۱۸؛ بحار:

... ۵۳۵/۲۲، ج ۶۲...

(۲۳) حقیقۃ مصحف...: ص ۸۳، بحوالہ بحار: ۲۶/۲۳، ج ۷۵؛ بصائر: ص ۱۵۷، ج ۱۷.

(۲۴) الف: بحار: ۵۳۵/۲۲، ج ۵۳۶، باب (۲) وفاتہ وغسلہ... (ص) بحوالہ کافی: ۲۴۱/۱، ج ۲۴، وج

۲۶/۲۴، ج ۷۲، باب (۱) بحوالہ بصائر: ص ۴۲، وج ۲۳/۷۹، ج ۶۷، باب (۳) مناقبہا [فاطمۃ علیہا السلام]

بحوالہ بصائر و کافی: ۲۴۱/۱، ص ۱۹۴، ۱۹۵، ج ۲۲، باب (۷) ما وقع علیہا من الظلم... بحوالہ کافی.

ب: اصول کافی: ۲۴۱/۱، ج ۵، کتاب الحجۃ باب فیہ ذکر الصحیفۃ... ومصحف فاطمۃ (علیہا السلام)

ج: وافی: ۵۸۱/۲، ج ۱۱۳۸-۳، باب (۸۰)

د: حقیقۃ مصحف...: ص ۸۳، بحوالہ کافی: ۲۴۱/۱، ج ۵؛ بصائر: ص ۱۵۳، ۱۵۴، ج ۶- مناقب: ۳۳۷/۳.

(۲۵) الف: بحار: ۳۶/۲۶، ج ۸۳، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳، وج

۲۶/۲۸، ج ۴۹، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۴.

ب: حقیقۃ مصحف...: برکات، ص ۸۳، فصل ۳، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۷، ۱۵۸، ج ۱۹، بحار: ۳۶/۲۶، ج ۹۴.

(۲۶) الف: بحار: ۳۶/۲۶، ج ۴۱، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: وج ۴۷/۲۷،

ج ۳، باب (۹) احوال اقربائہ [صادق (علیہ السلام)] بحوالہ بصائر: ۳۱/۳، باب ۱۲.

ب: حقیقۃ مصحف...: ص ۸۴، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۳، ج ۵...

(۲۷) حقیقۃ مصحف...: ص ۸۷، بحوالہ اعیان الشیعہ: ۳۱۴/۱.

(۲۸) حقیقۃ مصحف...: بحوالہ بحار: ۲۶/۲۲.

(۲۹) حقیقۃ مصحف...: ص ۹۰ تا ۸۸.



(۳۰) حقیقہ مصحف ... ص ۹۰، بحوالہ بخار: ۳۲۲/۵۹.

(۳۱) حقیقہ مصحف ... ص ۹۳، بحوالہ بصائر: ۱۵۵، ۱۵۶، ح ۱۳؛ بخار: ۲۶/۴۲، ۴۳، ۴۴.

(۳۲) حقیقہ مصحف ... بحوالہ بصائر: ص ۱۵۴، ح ۹؛ بخار: ۲۶/۴۵، ح ۸۰.

(۳۳) حقیقہ مصحف ... بحوالہ بصائر: ص ۱۵۱؛ بخار: ۲۶/۳۸، ح ۶۹، و ج ۲۷/۲۷، ۲۸، ۲۹، ح ۲.

(۳۴) حقیقہ مصحف ... بحوالہ بصائر: ص ۱۵۰، ۱۵۱، ح ۱؛ اصول کافی: ۱/۲۴۰، ح ۳؛ بخار:

۳۷/۳۸، ح ۶۸؛ وافی: ۵۸۲/۲؛ حقیقہ الجفر: برکات، ص ۴۶.

(۳۵) حقیقہ مصحف ... ص ۹۳، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۴، ح ۸؛ بخار: ۲۶/۴۵، ح ۷۹.

(۳۶) حقیقہ مصحف ... بحوالہ بصائر: ص ۱۵۹، ح ۲۷؛ بخار: ۲۶/۴۸، ح ۸۹.

(۳۷) حقیقہ مصحف ... بحوالہ بصائر: ۱۵۳؛ بخار: ۲۷/۲۷، ح ۳ و مثله ص ۳۷۲، ح ۴.

(۳۸) حقیقہ مصحف ... بحوالہ بصائر: ص ۱۵۷، ۱۵۸، ح ۱۹؛ بخار: ۲۶/۴۶، ح ۸۴.

(۳۹) حقیقہ مصحف ... ص ۹۴، ۹۵، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۲، ح ۳؛ اصول کافی: ۱/۲۳۹، ح ۱؛

بخار: ۲۶/۳۹، ح ۱۰؛ وافی: ۵۸۰، ۵۷۵/۲.

(۴۰) بخار: ۳۷/۱۷۶، ح ۶۳، باب (۵۲) اخبار الغدیر... بحوالہ کنز القوائد: کراچی؛ برہان:

۳۸۱/۳، ۳۸۲؛ کافی: ۵۸/۸، ح ۱۸۔ حقیقہ مصحف ... ص ۹۵، بحوالہ بخار: ۳۷/۱۷۶، ح ۶۳.

(۴۱) حقیقہ مصحف ... ص ۹۵، بحوالہ معجم رجال الحديث: ۱۶/۱۲۷.

(۴۲) الف: حقیقہ مصحف ... بحوالہ رجال نجاشی: ۲۶۹/۲، نمبر ۹۸۸.

ب: آئینہ پژوهش شماره ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۰، بحوالہ رجال نجاشی: ۲۶۹/۲ (طبقہ ۳۶۵).

(۴۳) الف: حقیقہ مصحف ... بحوالہ معجم رجال الحديث: ۱۶/۱۲۷.

ب: آئینہ پژوهش شماره ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۰، بحوالہ الرجال: ابن غصائر: ص ۹۱.

(۴۴) حقیقہ مصحف ... ص ۹۸، بحوالہ اصول کافی: ۱/۲۴۰، ح ۲؛ بصائر: ص ۱۵۷، ح ۱۸؛



بخار: ۲۶/۲۳، ج ۷، ۵۳۵/۲۲، ج ۶۲، ۸۰/۲۳، ج ۶۸؛ دانی: ۵۸۱، ۵۸۰/۲.

(۴۵) حقیقہ مصحف... بحوالہ دراسات فی الکافی والصحیح: ص ۲۹۵.

(۴۶) حقیقہ مصحف... بحوالہ گزشتہ: ص ۲۹۵، ۲۹۶.

(۴۷) الف: بخار: ۲۶/۳۷، ج ۶۸، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر.

ب: کافی: ۲۳۰/۱، ج ۳، کتاب الحجۃ، باب فیہ ذکر الصحیفۃ... ومصحف فاطمہ (علیہا السلام).

ج: دانی: ۵۸۲/۲، ج ۵-۱۱۴۰، باب (۸۰).

د: حقیقہ مصحف... ص ۹۹، بحوالہ اصول کافی: ۲۳۰/۱، ج ۳؛ بصائر: ص ۱۵۰، ۱۵۱، ج ۱؛ بخار: ۲۶/۳۷، ج ۶۸.

(۴۸) آئینہ پڑویش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۲، بحوالہ مرآۃ العقول: ۵۷/۳.

(۴۹) الف: رنجمائے حضرت زہراء علیہا السلام: مرتضیٰ عالمی: ص ۹۹، ۱۰۰.

ب: آئینہ پڑویش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۲، بحوالہ ماساۃ الزہراء علیہا السلام: ۱۰۹/۱، مذکورہ.

روایت دیکھیے: بصائر الدرجات: ص ۱۵۶-۱۵۳ و بخار الانوار: ۲۷/۲۷.

(۵۰) الف: بخار: ۲۵/۱۱۶، ج ۱۱، ج ۱، باب (۳) جامع فی صفات الامام و شرائط الامامۃ،

بحوالہ معانی الاخبار: ص ۳۵؛ خصال: ۱۰۵/۲، ۱۰۶؛ عیون: ص ۱۱۸، ۱۱۹.

ب: حقیقہ مصحف... ص ۱۰۰، بحوالہ معانی الاخبار: ص ۱۰۲، ۱۰۳؛ خصال: ۵۲/۲؛ عیون:

۲۱۳، ۲۱۲/۱، ج ۱؛ بخار: ۲۵/۱۱۶، ج ۱؛ حقیقہ الجفر عند الشیعہ: ص ۸۹.

(۵۱) حقیقہ مصحف... بحوالہ اعیان الشیعہ: ۳۱۴/۱، ۳۱۵.

(۵۲) آئینہ پڑویش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۳، بحوالہ حوار مع فضل اللہ حول الزہراء: سید ہاشم

ہاشمی: ص ۱۸۱.

(۵۳) حقیقہ مصحف... ص ۱۰۱.

(۵۴) حقیقہ مصحف... ص ۱۰۲، ۱۰۳، بحوالہ اصول کافی: ۲۳۱/۱، ج ۵؛ بصائر: ص ۱۵۳، ۱۵۴، ج ۶؛ بخار:



٢٦/٢١، ج ٤٢، وج ٢٢/٥٣٥، ٥٣٦، ج ٦٣، وج ٢٣/٤٩، ج ٦٤، ص ١٩٢، ١٩٥، ج ٢٢؛ مناقب: ٣/٣٣٤.

(٥٥) حقيقة مصحف...: ص ١٠٣، بحواله بحار: ٢٦/١٨، ج ١؛ روضة الواعظين: قال، ١/٢١١.

(٥٦) حقيقة مصحف...: بحواله اصول كافي: ٢٣٠/١، ج ٢؛ بصائر: ص ١٥٤، ج ١٨؛ بحار:

٢٦/٢٣، وج ٢٢/٥٣٥، ج ٦٢، وج ٢٣/٨٠، ج ٦٨؛ وافي: ٢/٥٨٠، ٥٨١.

(٥٧) اصول كافي: بآثر ترجمه وشرح مصطفوي: ١/٣٣٦، ٣٣٧.

(٥٨) حقيقة مصحف...: ص ١٠٣، بحواله بحار: ٢٤/٣٢٢.

(٥٩) حقيقة مصحف...: بحواله بحار: ٢٦/١٨، ج ١؛ روضة الواعظين: ١/٢١١.

(٦٠) الف: كافي: ٢٣١/١، باب فيه ذكر... ومصحف فاطمة (عليها السلام) ج ٨؛ اصول

كافي بآثر ترجمه وشرح: مصطفوي: ١/٣٥٠.

ب: وافي: ٢/٥٨٣، ج ١١٣٣-٨، باب (٨٠)

ج: حقيقة مصحف...: فصل ٣، ص ١٠٣، بحواله اصول كافي: ٢٣٢/١، ج ٨؛ علل الشرائع: ص ٢٠٤،

ج ٤؛ وافي: ٢/٥٨٣...

(٦١) اصول كافي بآثر ترجمه وشرح: ١/٣٥٠.

(٦٢) حقيقة مصحف...: ص ١٠٥، بحواله اصول كافي: ٢٣١/١، ج ٢؛ بصائر: ص ١٥٤، ج ١٦؛

وافي: ٢/٥٨٣؛ حقيقة الجفر...: ص ٢٢٦.

(٦٣) حقيقة مصحف...: ص ١٠٨، بحواله بصائر: ص ١٥٢، ج ٣؛ اصول كافي: ٢٣٩/١، ج ٨؛

بحار: ٢٦/٣٩، ج ١٠؛ وافي: ٢/٥٤٩، ٥٨٠.

(٦٤) اصول كافي بآثر ترجمه وشرح: مصطفوي، ١/٣٣٦.

(٦٥) سورة توبة: ٨٠/٩.

(٦٦) حقيقة مصحف...: ص ١٠٨، ١٠٩.



(۶۷) وہی بہ غیر انبیاء: (الف) وحی بہ آسمان: ۱۰۴/۱ (ب) وحی بہ حواریین: ۱۱۱/۵ (ج)

وحی بہ فرشتگان: ۱۲/۸ (د) وحی بہ زبور عسل: ۶۸/۱۶ (ه) وحی بہ مادر موسیٰ علیہ السلام: ۶۸/۲۸ (و) وحی بہ مادر موسیٰ

علیہ السلام: ۳۹/۲۰

تکلم ملائکہ با غیر انبیاء: (الف) بامریم (علیہا السلام): ۳۱/۳ (ب) بامریم (علیہا السلام):

۲۰/۱۹ (ج) بازوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام: ۷۳/۷۰، ۷۳/۷۱ (د) بامادر موسیٰ علیہ السلام: ۷۳/۷۰، ۷۳/۷۱ اسی کتاب میں اس

موضوع کے متعلق اس کے بعد چھٹے باب میں اس طرح کی آیات کریمہ سے مفصل طور پر بحث کی گئی ہے اسی

لئے یہاں پر کتاب آقائے قزوینی کے صرف حوالوں پر اکتفاء کی گئی ہے۔

(۶۸) فاطمة الزهراء (علیہا السلام) از ولادت تا شہادت: آیت اللہ سید قزوینی (علی کرمی)

بخش سوم، ص ۱۵۵ تا ۱۵۰

(۶۹) حقیقۃ مصحف... ص ۱۱۱، بحوالہ سیرۃ الائمة الاثنی عشر: سید ہاشم حسینی: ۹۷، ۹۷/۱، ۹۷، ۹۷/۱

### باب ششم (۶) کے حوالے و حواشی

(۱) سورۃ مائدہ: ۱۱۱/۵

(۲) سورۃ طہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): ۳۸/۲۰

(۳) سورۃ قصص: ۷۳/۲۸

(۴) سورۃ نحل: ۶۸/۱۶

(۵) سورۃ فصلت: ۱۲/۳۱ (ترجمہ علامہ جوادی)

(۶) سورۃ زلزال: ۵۳/۹۹

(۷) کافی: ۱۸۶/۱، ۱۸۷/۱، ۱۸۷/۲، باب فیہ ذکر الصحیفۃ... و مصحف فاطمہ (علیہا السلام)



(۸) حلیۃ الاولیاء: ۲/۲۱۹؛ اعیان الشیعہ: ۱/۳۰۷؛ صحیح بخاری: مناقب قرابۃ رسول اللہ (صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم) و مناقب فاطمہ (علیہا السلام)۔

(۹) بیت الاحزان: محدث قمی (مترجم فارسی: اشتہاردی) بخش چہارم؛ ص ۲۲۲ تا ۲۲۸۔

(۱۰) تاریخ التواتر: زندگانی حضرت زہراء علیہا السلام: ۳/۱۹۳، ۱۹۵، ۱۹۶، ۲۰۱۔

(۱۱) سورۃ تحریم: ۶/۶۶۔

(۱۲) تفسیر نمونہ: ۱۸/۱۷۴۔ (سورۃ انبیاء: ۲۱/۲۷)۔

(۱۳) سورۃ آل عمران (ع): ۳/۴۲، ۴۳۔

(۱۴) سورۃ آل عمران (ع): ۳/۴۵۔

(۱۵) سورۃ مریم (ع): ۱۹/۱۶ تا ۱۹۔

(۱۶) سورۃ ہود (ع): ۱۱/۶۹ تا ۷۳۔

(۱۷) سورۃ ذاریات: ۵۱/۲۳ تا ۳۰۔

(۱۸) الف: الغدیر: علامہ امینی: ۵/۶۷ تا ۸۰ (عنوان سوم) طبع، اول مرکز الغدیر قم مقدسہ ایران۔

ب: بحار: ۲۶/۶۶، وج: ۴۰/۱۲۲، ح: ۴۰/۴۱، ۴۲، ۴۳، بحوالہ الغدیر: ۵/۷۷، حاشیہ نمبر (۱)۔

(۱۹) حقیقۃ مصحف فاطمہ (علیہا السلام): فصل ۶، ص ۱۶۸، بحوالہ صحیح مسلم: ۲/۴۲۴، ح

۴۳۹۸؛ الجامع الصحیح: ترمذی، ۵/۵۰، اس کے آخر میں ابو عیسیٰ نے کہا: ”یہ حدیث صحیح ہے“؛ الغدیر: ۵/۴۳؛

صفۃ الصفوة: ابن جوزی، ۱/۱۰۵۔

(۲۰) حقیقۃ... بحوالہ بخاری: ۳/۲۳۱، ح ۳۶۸۹، وج ۳/۱۷۹، ح ۳۶۹۳ و فیہ: فانہ عمر بن

الخطاب؛ فتح الباری: عسقلانی، ۷/۳۹؛ ارشاد الساری: قسطلانی، ۶/۱۰۳؛ الغدیر: ۵/۴۲؛ مصابیح السنۃ:

بغوی، ۲/۳۷۰؛ طرح التزیب: عراقی، ۱/۸۸۔

(۲۱) حقیقۃ... ص ۱۶۹، بحوالہ ارشاد الساری: ۶/۱۰۳۔



(۲۲) حقیقہ...: ص ۱۷۰، بحوالہ المصاحف: ص ۶.

(۲۳) حقیقہ...: بحوالہ طبقات الکبریٰ: ابن سعد، ۲/۲۸۸: معجم الکبیر: طبرانی، ۱۸/۱۰۷.

(۲۴) حقیقہ...: ص ۱۷۱، بحوالہ الاصابہ: عسقلانی، ۳/۲۶۳.

(۲۵) الغدیر: ۵/۷۲، بحوالہ فتح الباری: ابن حجر، ۷/۴۰.

(۲۶) مصابیح الانوار: ۱/۴۳۴، حدیث نمبر ۸۳.

(۲۷) الغدیر: ۵/۷۲، مرکز الغدیر قم طبع، اول، بحوالہ امالی شیخ الطائفه طوسی: ص ۴۰۷، ۴۰۸، ج ۹۱۳، ۹۱۶.

(۲۸) حقیقہ...: ص ۱۷۳.

(۲۹) الغدیر: ۵/۷۸، (بالقاف، القصیمی) طبع اول ۱۴۱۶ھ، ق، مرکز الغدیر قم.

(۳۰) حقیقہ...: ص ۱۶۳، بحوالہ الصراع بین الاسلام والوثنية: عبداللہ عصبی، ص ۳۵، ۳۶.

۳۷، طبع قاہرہ ۱۳۵۶ منشورات مطبعہ السلفیہ.

(۳۱) حقیقہ...: ص ۱۶۷، بحوالہ قصص الانبیاء: ابن کثیر، ۲/۳۶۱.

(۳۲) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) بخش دوم، موضوع نہم، ص ۶۹.

(۳۳) الکشکول...: ص ۸۲، منشورات رضی قم ایران، طبع اول ۱۳۷۲ھ، ق.

(۳۴) کشکول: منتظری یزدی، ۲/۶۲.

(۳۵) کفایۃ الواعظین: حسینی، ۱/۱۴۱، بحوالہ الکافی والالقاب: ۱/۱۷۷.

(۳۶) ابو ہریرہ: موسوی عالمی، بخاری نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کی ہے: (۱) لقد کان...

لعمر (صحیح بخاری: ۳/۱۹۴، باب مناقب عمر)۔ (۲) انه قد کان... فانہ عمر بن الخطاب.

(بخاری: ۴/۱۷۱)؛ مناقب نسائی.

(۳۷) ابو ہریرہ واحادیث ساختگی: فصل ۱۱، کیفیت احادیث ابو ہریرہ، ج ۱۹، گفتگوئے فرشتگان با

عمر، ص ۱۵۸ تا ۱۶۰.



اس دور میں انسان جتنا زیادہ پیچیدہ اور پریشان ہے کسی دور میں نہیں تھا...  
”دور علم“ میں سکون و اطمینان اور امن و امان کا فقدان کیوں ہے؟... تمام آسائشوں  
کے باوجود ”آج کی دنیا“ پیچیدہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ ”علم“ پر ہوا و ہوس کی  
حکومت کا فرما ہے جب علم پر عقل کی فرمانروائی ہوتی ہے تب علم کی راہنمائی  
درست راہوں کی طرف ہوتی ہے۔

معصومین علیہم السلام کی مقدس زبانوں نے اسے ”علم صحیح“ سے تعبیر کیا ہے  
صدیوں پہلے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا تھا: شرقاً و غرباً لم تجد  
علماً صحیحاً الا شیئاً یخرج من عندنا اهل البيت: چاہے  
مشرق میں جاؤ چاہے مغرب میں تم کو ہم اہل بیت کے سوا کہیں علم صحیح نہیں ملے گا۔  
یہ وہی علم صحیح ہے جو ”آدمی“ کو ”انسان“ بناتا ہے ایسا انسان جو عقل کے تابع  
ہوتا ہے، ہوا و ہوس، خود خواہی اور جاہ طلبی کے نہیں، ہمیں بالکل مرعوب نہیں ہونا  
چاہئے کہ یہ ترقی اور علم کا دور ہے، جس دور میں انسان کی ”عقل“ اسیر ہو اس  
دور میں علم کہاں آزاد ہو سکتا ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے راوی نے پوچھا: ما العقل؟ مولا! عقل  
کیا چیز ہے؟ حضرت نے ارشاد فرمایا: ما عبد به الرحمن و اکتسب به  
الجنان یعنی جس سے خدا کی عبادت کی جائے اور جنت حاصل کی جائے۔

راوی نے حیران ہو کر عرض کیا: تو پھر امیر شام کے پاس کیا چیز تھی (عقل نہیں)



(۳۸) ابو ہریرہ...: فصل ۱۰، کیت احادیث او [ابو ہریرہ] ص ۵۹، بحوالہ شرح قسطلانی بر صحیح بخاری: ۲۱۲/۱.

(۳۹) ابو ہریرہ...: فصل ۷، روزگار معاویہ: ص ۳۶.

(۴۰) الغدیر: جلد دوم (فارسی) انتشارات دانشگاه پیام، والغدیر: جلد پنجم (عربی) طبع، جدید مرکز الغدیر.

(۴۱) تالیف: علامہ سید شرف الدین عاظمی، ترجمہ آقائے میرزائی، انتشارات ہجرت قم ایران.

(۴۲) الغدیر: (فارسی) ۱۳۹/۱۰.

(۴۳) الغدیر: (فارسی) ص ۲۷۷.

(۴۴) الغدیر: (عربی) ۵۰۳/۵، بحوالہ میزان الاعتدال: ذہبی، ۶۶۱/۱، نمبر (۲۵۳۵).

(۴۵) الغدیر: (فارسی) ۱۷۷/۱۰، عدد ۳۷، بحوالہ المیزان: ۳۱۰/۱.

(۴۶) الغدیر: (فارسی) ۲۰۱/۱۰.

(۴۷) کثکول اظہری: ۹۳/۵، نمبر ۲۱۶، بحوالہ مردان علم در میدان عمل: حسینی، ۴۴۰/۱.

(۴۸) کثکول اظہری: ۵۹/۵، نمبر ۸۵، بحوالہ منتخب التواریخ: ص ۵۰۶، روضات الجنات: ۱۹۸/۳، نمبر ۴۷۳؛

ریاض الانس: ۱۲۵/۲، تہ: ص ۵۵۸.

(۴۹) کثکول اظہری: ۸۲/۵، نمبر ۱۷۸، بحوالہ فاکہۃ النظر فاء: ۴۷۸/۱؛ گنجینہ دانشمندان: ۳۵/۱،

۳۶، آقائے شریف رازی نے ان اشعار کو خواجہ معین الدین چشتی کی طرف منسوب کیا ہے.

(۵۰) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) از ولادت تا شہادت: آیت اللہ کاظم قزوینی (مترجم فارسی: علی

کرمی) ص ۱۳۹، بخش سوم.

(۵۱) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): علامہ امینی، بخش دوم، موضوع نہم، ص ۷۸ تا ۷۱.

(۵۲) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): علامہ امینی، بخش دوم...

(۵۳، ۵۴، ۵۵) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): علامہ امینی، بخش دوم...

(۵۶) فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام): علامہ امینی، بخش دوم...



(۵۷) الف: فاطمة الزہراء (علیہا السلام) بخش دوم، موضوع نمبر، ص ۷۸ تا ۷۹۔

ب: آئینہ پرورش شماره ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۷، بحوالہ علل الشرائع: ۱۸۲/۲؛ بحار: ۷۸/۳۳؛

اختصاص: ص ۳۲۹۔

(۵۸) مفاتیح الجنان: باب سوم، فصل سوم در زیارات حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و

فاطمہ زہراء (علیہا السلام) دائمہ بقیع (علیہم السلام)

(۵۹) ینایع المودۃ: قدوزی، جزء دوم، ص ۳۸۵، باب ۹۳ (فی ذکر خلیفۃ النبی (ص) بحوالہ المناقب۔

(۶۰) بحار: ۳۳۵/۲۶، باب ۸، ج ۱، بحوالہ ہائے اکمال، عیون، علل، موسسۃ الوفاء بیروت لبنان،

طبع دوم ۱۴۰۳ھ تا ۱۹۸۳ء)

(۶۱) تفسیر کشاف: زنجیری، ۲/۵۱، تفسیر بیضاوی: ۱/۱۷۱۔

(۶۲) آئینہ پرورش شماره ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۳، بحوالہ صحیفہ نور: ۱۹/۲۷۸، ۲۷۹۔

### باب ہفتم (۷) کے حوالے و حواشی

(۱) سورہ اعلیٰ: ۱۹/۸۷۔

(۲) حقیقۃ مصحف فاطمہ (علیہا السلام): فصل ۳، ص ۹۱۔

(۳) رنجمائے زہراء۔ علیہا السلام۔ ترجمہ ماساۃ الزہراء (علیہا السلام): مرتضیٰ عالمی، مترجم فارسی:

محمد سپہری، بخش اول، فصل دوم، ص ۹۷، ۹۸۔

(۴) حقیقۃ...: فصل ۷، ص ۱۸۱، بحوالہ اصول کافی: ۲۳۱/۱، ج ۵؛ بصائر: ص ۱۵۳، ۱۵۴، ج ۶؛

بحار: ۳۱/۲۶، ج ۷، ج ۲۲/۵۳۶، ج ۶۳، ج ۷۹/۲۳، ج ۶۷، ج ۱۹۳/۲۳، ج ۱۹۵، ج ۲۲؛

مناقب: ۳۳۷/۳ (اوردہ مختصراً)



(۵) حقیقہ... ص ۱۸۱، ۱۸۲، بحوالہ کافی: ۱/۲۳۵، ح ۲: بصائر: ص ۱۵۷، ۱۸: بخار: ۲۶/۳۳، ح

۷۷، وج ۲۲/۵۳۵، ح ۶۲، وج ۳۳/۸۰، ح ۶۸.

(۶) حقیقہ... بحوالہ اصول کافی: ۱/۲۳۱، ح ۵: بصائر: ص ۱۵۳، ۱۵۴، ح ۶: بخار: ۲۶/۳۱، ح ۷، و

ج ۲۲/۵۳۵، ح ۶۳، وج ۳۳/۷۹، ح ۶۷، وج ۳۳/۱۹۵، ح ۲۲: مناقب: ۳/۳۳۷، عوالم: ۱/۳۳۷.

(۷) حقیقہ... فصل ۶، ص ۱۷۳، بحوالہ سیرۃ الکلبیہ: جلی، ۳/۳۵۳.

(۸) حقیقہ... ص ۱۷۴، بحوالہ گزشتہ.

(۹) حقیقہ... بحوالہ گزشتہ.

(۱۰) ارشاد: شیخ مفید با ترجمہ و شرح محلّاتی، ص ۲۶۷ تا ۲۷۱، باب ۱۳، در بیان شہ اے از اخبار

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام و سخنان آن بزرگوار.

نوٹ: اس حصہ میں تو سین کے درمیان کی ساری عبارتیں خود مذکورہ کتاب ”ارشاد“ ہی کی ہیں.

حقیقہ... فصل ۷، ص ۱۸۲ تا ۱۸۷، بحوالہ مقاتل الطالبین: ص ۲۰۵ تا ۲۰۸: ارشاد مفید: ص ۲۷۶، ۲۷۷؛

نور الابصار: ص ۸۳، ۸۴: بخار: ۲۷/۲۶۷، ۲۶۸، ح ۱۸: وج ۳۶/۱۸۹، ۱۸۷: اعلام الوری: ص ۲۷۸، ۲۷۹.

(۱۱) الف: بخار: ۲۶/۴۸، ح ۹۱، باب (۱) جہات علوم مہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳، وج ۲۶/۱۵۶، ح ۷،

باب (۱۰) فی ان عندهم (ع) کتاب فیہا اسماء الملوک... بحوالہ بصائر: ص ۳۶.

ب: حقیقہ... فصل ۷، ص ۱۸۸، بحوالہ بصائر: ص ۱۶۹، ح ۷: حقیقۃ الجفر... ص ۲۳۲.

(۱۲) حقیقہ... ص ۱۸۸، بحوالہ بصائر: ص ۱۶۹، ح ۴: مناقب: ۳/۳۹.

(۱۳) الف: اصول کافی: ۱/۲۳۱، باب فیہ ذکر... و مصحف فاطمہ (علیہا السلام) ح ۸.

ب: وافی: ۲/۵۸۳، ح ۱۱۳۳-۸، باب (۸۰)

ج: حقیقہ... فصل ۷، ص ۱۸۸، بحوالہ بصائر: ص ۱۶۹، ح ۳.

(۱۴) حقیقہ... فصل ۷، ص ۱۸۸، بحوالہ بصائر: ص ۱۶۹، ح ۲: حقیقۃ الجفر... ص ۲۳۲.



(۱۵) الف: کافی: ۲۳۲/۱، ح ۷، باب فیہ ذکر الصحیفہ....

ب: دانی: ۵۸۳/۲، ح ۱۱۳۲-۷، باب (۸۰)

(۱۶) اصول کافی بارتجمہ و شرح: مصطفوی، ۳۲۹/۱.

(۱۷) آئینہ پڑدہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۲، ۱۵، بحوالہ اقبال: ص ۸۷-۸۹.

(۱۸) آئینہ پڑدہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۲، ۱۵، بحوالہ الغدیر: ۳۷۸/۳.

(۱۹) آئینہ پڑدہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۵، بحوالہ مقاتل الطالبین: ص ۲۳۹.

(۲۰) آئینہ پڑدہش شمارہ ۷۵ سال ۱۳۸۱ ش: ص ۱۲، ۱۵، بحوالہ انساب الاشراف: ۹۸/۱، نیز دیکھئے:

قیام ہائے شیعہ در عصر عباسی: محمد کاظمی پوران: ص ۹۹؛ سیرۃ رسول اللہ (ص) وائل پیتہ علیہم السلام: ۳۰۴/۲؛  
موسوعة الامام الصادق (علیہ السلام): باقر شریف قرشی: ۱۳۲/۷.

(۲۱) بصائر الدرجات: ص ۱۵۲ ح ۸.

(۲۲) حقیقہ...: فصل ۷، ص ۱۹۰، بحوالہ بحار: ۲۶/۴، ح ۸۶؛ بصائر: ص ۱۵۸، ح ۲۳؛ بحار:

۲۶/۴، ح ۸۶، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۲۳.

(۲۳) حقیقہ...: ص ۱۹۰، ۱۹۱، بحوالہ اصول کافی: ۲۳۰/۱، ح ۳؛ بحار: ۲۶/۴، ح ۳۸، ۶۸؛ بصائر: ص

۱۵۰، ۱۵۱، ح ۱.

(۲۴) بحار: ۲۶/۴، ح ۴۰، ۴۱، ح ۷۱، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ح ۲۷/۴، ۲۷/۴،

ح ۳، باب (۹) احوال اقربائہ (الصادق علیہ السلام)... بحوالہ بصائر: ۳/۴، باب ۱۲.

(۲۵) الف: بحار: ۲۶/۴، ح ۳۵، ۷۹، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۳۲.

ب: حقیقہ...: فصل ۷، ص ۱۹۱، بحوالہ بصائر: ص ۱۰۴، ح ۸.

(۲۶) مقدمہ میں اس کی تفصیل گزر چکی ہے.

(۲۷) حقیقہ...: ص ۱۹۳، ۱۹۴.



## الف) باب ہشتم (۸) کے حوالے و حواشی

(۱) روایات مربوط بہ مصحف فاطمہ علیہا السلام (بأسناد)

(۱) بصائر الدرجات: ص ۲۰۰، ج ۲، جزء رابع، باب (۹)

(۲) الف: بحار: ۲۶/۲۱۱، ج ۲۲، باب (۱۶) ما عندهم (ع) من سلاح رسول الله (صلی الله

علیہ و آلہ وسلم) ... بحوالہ بصائر: ص ۵۱.

ب: بصائر: ص ۱۸۶، ج ۴۷، جزء رابع باب (۴)

(۳) الف: بحار: ۲۶/۴۴، ج ۷۷، باب (۱) جهات علومهم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳، بحار:

۴۳/۸۰، ج ۶۸، باب (۳) مناقبها [فاطمہ علیہا السلام] ... بحوالہ بصائر، بحار: ۴۷/۶۵، ج ۷۷،

باب (۵) معجزاته [الصادق علیہ السلام] ... بحوالہ بصائر: ۳/۴۲، باب (۱۴)

ب: کافی: ۱/۲۴۰، ج ۲، کتاب الحجۃ، باب فیہ ذکر الصحیفۃ ... و مصحف فاطمہ (علیہا السلام)

ج: وافی: ۲/۵۸۰، ج ۱۱۳۷، باب (۸۰)

د: حقیقۃ مصحف ... فصل ۶، ص ۸۲، بحوالہ کافی: ۱/۲۳۵، ج ۲، بصائر: ص ۱۵۷، ج ۱۸، بحار:

... ۲۲/۵۳۵، ج ۶۲ ...

(۴) الف: بحار: ۲۲/۵۳۵، ۵۳۶، ج ۶۳، باب ۲، وفاته و غسلہ ... (ص) بحوالہ کافی: ۱/۲۳۱

(محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابن رثاب عن ابی عبیدۃ عن

ابی عبد الله علیہ السلام)، بحار: ۲۶/۴۱، ج ۷۷، باب (۱) بحوالہ بصائر: ص ۴۲ (بلا اختلاف)، بحار:

۴۳/۷۹، ج ۶۷، باب (۳) مناقبها [فاطمہ علیہا السلام] ... بحوالہ بصائر و کافی: ۱/۲۳۱، بحار:

۴۳/۱۹۳، ۱۹۵، ج ۲۲، باب (۷) ما وقع علیہا من الظلم ... بحوالہ کافی.



ب: کافی: ۲۳۱/۱، ح ۵، کتاب الحجۃ باب فیہ ذکر الصحیفۃ... ومصحف

فاطمۃ (علیہا السلام)؛ کافی: (بترجمہ مصطفوی) ۳۳۸/۱، ۳۳۹.

ج: وانی: ۵۸۱/۲، ح ۱۱۳۸-۳، باب (۸۰)

د: حقیقۃ مصحف... ص ۷۱، بحوالہ بحار (گزشتہ) و مناقب: ۳۳۷/۳ (اور دہ مختصراً)؛

بصار: ص ۱۵۳، ۱۵۴، ح ۶؛ عوالم العلوم: اصفہانی: ۳۳۷/۱۱.

(۵) الف: بحار: ۳۳۷/۲۶، ح ۷۶، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳.

ب: کافی: ۲۳۱/۱، ح ۴، کتاب الحجۃ باب فیہ ذکر الصحیفۃ... ومصحف فاطمۃ (علیہا السلام)

ج: وانی: ۵۸۳/۲، ح ۱۱۴۱-۶، باب (۸۰)

د: بصائر: ص ۱۵۷، ح ۱۶، جزء ثالث باب ۱۴.

(۶) بحار: ۳۳۸/۲۶، ح ۹۱، جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳، بحار: ۱۵۶/۲۶،

ح ۷۷، باب (۱۰) فی ان عندهم کتباً فیہا اسماء الملوک... بحوالہ بصائر: ص ۳۶.

(۷) الف: کافی: ۲۳۱/۱، باب فیہ ذکر... ومصحف فاطمۃ (علیہا السلام) ح ۸.

ب: وانی: ۵۸۳/۲، ح ۱۱۴۳-۸، باب (۸۰)

ج: حقیقۃ مصحف... فصل ۳، ص ۱۰۴، بحوالہ اصول کافی: ۲۳۲/۱، ح ۸؛ علل الشرائع: ص ۲۰۷،

ح ۷۷؛ وانی: ۵۸۳/۲... بصائر: ص ۱۶۹، ح ۳.

(۸) بصائر: ص ۱۵۴، ح ۸.

(۹) الف: بحار: ۳۳۸/۲۶، ح ۳۹، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ۳۳۸/۳۱.

ب: کافی: ۲۳۸/۱، ۲۳۹، ۲۴۰، ح ۱، باب فیہ ذکر الصحیفۃ... ومصحف فاطمۃ (علیہا

السلام)؛ اصول کافی بترجمہ شرح: ۳۳۹/۱.

ج: وانی: ۵۸۰، ۵۷۹/۲، ح ۱۱۳۶-۱، باب (۸۰) طبع اصفہان.



د: بصائر: ص ۱۵۲، ج ۳.

ه: حقیقة مصحف... ص ۶۹، ۷۰، بحوالہ ہائے بحار، کافی، دانی و بصائر: ص ۱۵۲، ج ۳؛ علم الامام: منظر، ص ۳۸.

(۱۰) بحار: ۲۶/۴۶، ج ۸۴، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳، بحار: ۲۶/۴۸، ۴۹،

ج ۹۲، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۴ [محمد بن الحسن بن احمد بن محمد عن

علی بن الحکم عن ابان بن عثمان عن علی بن ابی حمزہ عن ابی عبد اللہ (علیہ السلام)

(۱۱) بحار: ۲۶/۴۷، ج ۸۶، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳.

(۱۲) الف: بحار: ۲۵/۱۱۶، ۱۱۷، ج ۱، باب ۲، جامع فی صفات الامام و شرائط الامامة، بحوالہ ہائے

معانی الاخبار: ص ۳۵ والنضال: ۲/۱۰۵، ۱۰۶، و عیون الاخبار: ص ۱۱۸، ۱۱۹. (راجعہا ففیہا اختلافات لفظیہ)

ب: من لا یحضرہ الفقیہ: ۳/۴۱۸، ۴۱۹، ج ۵۹۱۴.

(۱۳) الف: بحار: ۲۶/۴۷، ج ۶۸، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر.

ب: کافی: ۱/۲۴۰، ج ۳، کتاب الحجۃ، باب فیہ ذکر الصحیفہ... و مصحف فاطمة

(علیہا السلام)؛ کافی: بارتجمہ و شرح: ۱/۳۲۷.

ج: دانی: ۲/۵۸۲، ج ۱۱۳۰-۵، باب (۸۰)

(۱۴) بحار: ۲۶/۴۲، ۴۳، ج ۷۴، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۲، ۴۳، بحار:

۲۷/۲۷۲، ج ۴، باب (۹) احوال اقربائہ [الصادق علیہ السلام] بحوالہ بصائر: ۳/۴۱، باب ۱۲.

(۱۵) بحار: ۲۶/۴۸، ج ۸۹، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۳.

(۱۶) الف: بحار: ۲۶/۱۸، ج ۱، باب (۱) جہات علومہم (ع) ... بحوالہ ہائے ارشاد مفید: ص

۲۵۷، و احتجاج طبرسی: ۲۰۳.

ب: ارشاد: مفید، ۲/۱۸۰، باب ۱۲، بارتجمہ و شرح: سید ہاشم رسولی انتشارات علیہ اسلامیہ تہران

ایران (۶/۱۳۳۶، بدون ذکر سند)؛ ارشاد: مفید، بارتجمہ ہاشم رسولی: مجلد ۱-۲/۱۸۰، باب ۱۲، شرح حال



حضرت امام جعفر صادق (علیه السلام)

(۱۷) بحار: ۲۶/۴۱، ج ۷۳، باب (۱۳) نادر فی معرفتہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۲.

(۱۸) بحار: ۲۶/۳۸، ج ۶۹، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۱.

(۱۹) الف: بحار: ۳۲/۳۷، ج ۲۹، باب (۴) مکارم سیرہ [الصادق (علیہ السلام)]... بحوالہ مناقب: ۳/۳۷۷.

ب: مناقب: ۳/۲۳۹، فصل فی علمہ (بدون ذکر سند) انتشارات علامہ قم ایران.

(۲۰) بحار: ۳۷/۲۷، ج ۲، باب (۹) احوال اقربائہ [الصادق (علیہ السلام)]... بحوالہ بصائر:

۳/۴۰، باب ۱۲.

(۲۱) الف: بحار: ۳۷/۱۷، ج ۶۳، باب (۵۲) اخبار الفدیور... بحوالہ کنز الفوائد: کراچی، و

برہان: ۳/۳۸۱، ۳۸۲.

ب: کافی: ۵۸/۸، ج ۱۸.

(۲۲) الف: بحار: ۳۷/۲۶، ج ۲۶، باب (۴) مکارم سیرہ [الصادق (علیہ السلام)]... بحوالہ مناقب.

ب: مناقب: ۳/۲۷۶، فصل فی معالی امورہ (بدون ذکر سند) انتشارات علامہ قم ایران.

(۲۳) الف: بحار: ۲۶/۴۰، ج ۷۱، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۲، بحار:

۳۷/۲۷، ج ۳، باب (۹) احوال اقربائہ [الصادق علیہ السلام]... بحوالہ بصائر: ۳/۴۱، باب ۱۲.

ب: حقیقہ مصحف... فصل ۳، ص ۸۲، بحوالہ بصائر: ص ۱۵۳، ج ۵... بحار: ۳۷/۲۷، ج ۳.

(۲۴) بحار: ۲۶/۳۵، ج ۷۹، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۲.

(۲۵) بحار: ۲۶/۳۵، ج ۸۰، باب (۱) جہات علومہم (ع) بحوالہ بصائر: ص ۴۲.

(۲۶) الف: دلائل الامامہ: محمد بن جریر بن رستم طبری: ص ۲۷، ۲۸.

ب: دلائل الزہرآء (علیہا السلام): طبری، ص ۶۶، ۶۸ "خبر مصحفہا" (۳۳/۳۳)

ج: مسند فاطمہ زہراء (علیہا السلام): شیخ الاسلامی: ص ۱۹۹، ۲۰۰.



د: حقیقہ مصحف... ص ۱۰۶، ۱۰۷، بحوالہ دلائل: ص ۲۹، ۳۰.

### ب) باب ہشتم (۸) کے حوالے و حواشی

(۲) روایات مربوط بہ فضائل حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام.

(۱) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: سید مہدی ہاشمی: ص ۱۰۳، فصل ۶.

(۲) سہ صد و شصت (۳۶۰) داستان از فضائل، مصائب و کرامات حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام:

عباس عزیزی: ص ۳۵ تا ۳۹.

(۳) جرعدای از کوثر: علی رضا سبحانی نسب: ص ۱۱۵، بحوالہ بحار: ۴۳/۱۰، امالی و علل.

(۴) جرعدای از کوثر: علی رضا سبحانی نسب: ص ۱۱۵.

(۵) جرعدای از کوثر: علی رضا سبحانی نسب: ص ۲۳۷، فصل ۴، فصل ۲، ص ۱۵۸ تا ۲۳۶ روایات کے

مطابق (۳۵) القاب اور پھر فصل سوم میں علماء کی زبانی متعدد القاب بیان کئے گئے ہیں.

(۶) مجموعہ زندگانی چہار درہ معصوم علیہم السلام مطبوعہ تہران ۱۳۳۰ھ ش: ص ۳۹۰.

(۷) کشکول امنی یا کنز الافادہ فی بیوت العبادہ: ۲۳۳/۱.

(۸) جرعدای از کوثر: علی رضا سبحانی نسب: ص ۱۲۶، بحوالہ بحار: ۳۵/۳۵.

(۹) زندگانی حضرت فاطمہ علیہا السلام: محلاتی، ص ۷۴، بحوالہ بحار: ۴۳/۸۰ و فضائل النخسہ من

الصالح السنہ: ج ۳: احقاق الحق: ۱۰/۱۵۵ تا ۱۱۵.

(۱۰) زندگانی حضرت فاطمہ علیہا السلام: محلاتی، ص ۷۴، بحوالہ ہائے مستدرک: ۱۵۸/۳: حلیہ

الاولیاء: ۲/۲۱۹، وج ۸/۳۱۵: صواعق: ص ۱۰۷: اعیان الشیعہ: ۱/۳۰۷۔ فاطمہ الزہراء (علیہا السلام):

علامہ امینی، موضوع ۱۲، ص ۹۲.



(۱۱) زندگانی حضرت فاطمہ علیہا السلام: محلّاتی، ص ۷۲، بحوالہ بحار: ۸۰/۳۳.

(۱۲) زندگانی حضرت فاطمہ علیہا السلام: محلّاتی، ص ۷۵، بحوالہ بحار: ۲۳/۳۳۔ فاطمہ الزہراء (علیہا

السلام): امّی، ص ۵۵.

(۱۳) زندگانی حضرت فاطمہ علیہا السلام: محلّاتی، ص ۷۶، بحوالہ بحار: ۳۳/۳۳۔ فاطمہ الزہراء (علیہا

السلام): امّی، موضوع ۱۴، ص ۱۰۳، بحوالہ جمع الجوامع: سیوطی.

(۱۴) ترجمہ بیت الاحزان: اشتہاردی، ص ۳۲.

(۱۵) ترجمہ بیت الاحزان: اشتہاردی، ص ۳۲.

(۱۶) زندگانی فاطمہ زہراء (علیہا السلام): عمادزادہ، ص ۲۱۲.

(۱۷) فاطمہ الزہراء (علیہا السلام): امّی، موضوع ۶، ص ۵۷.

(۱۸) فاطمہ الزہراء (علیہا السلام): امّی، موضوع ۱۰، ص ۷۷، بحوالہ تفسیر فرات بن ابراہیم.

(۱۹) فاطمہ الزہراء (علیہا السلام): امّی، موضوع ۱۰، ص ۷۵، ۷۶.

(۲۰) فاطمہ الزہراء (علیہا السلام): امّی، موضوع ۱۲، ص ۹۲.

(۲۱) فاطمہ الزہراء (علیہا السلام): امّی، موضوع ۱۲، ص ۹۲.

(۲۲) فاطمہ الزہراء (علیہا السلام): امّی، موضوع ۱۲، ص ۹۳.

(۲۳) فاطمہ الزہراء (علیہا السلام): امّی، موضوع ۱۲، ص ۹۲.

(۲۴) فاطمہ الزہراء (علیہا السلام): امّی، موضوع ۱۴، ص ۱۰۳.

(۲۵) فاطمہ الزہراء (علیہا السلام): امّی، موضوع ۱۵، ص ۱۰۵.

(۲۶) فضائل اہل بیت (علیہم السلام) از منابع اہل سنت: امین زادہ، بخش ۵، ص ۹۳، بحوالہ احقاق: ۵۳/۱۰.

(۲۷) فضائل اہل بیت (علیہم السلام) از منابع اہل سنت: امین زادہ، بخش ۵، ص ۹۵، بحوالہ کنز العمال:



تھی؟ حضرت نے فرمایا: نہیں! تلک النکراء و الشیطنۃ شبیہ بالعقل لیست بالعقل: یہ ایک طرح کی تیزی، زرنگی اور شیطنیت ہے جو عقل نہیں بلکہ عقل سے مشابہ ہے۔

حضرت نے قیامت تک کے لئے عقل کو پرکھنے کا ایک جامع اور صحیح ترین اصول و معیار بتا دیا کہ ہر ہوشیاری اور تیزی کو عقل نہ سمجھو اگر اس ہوشیاری کا رشتہ استواری کے ساتھ خدا سے ہے تو عقل ہے ورنہ شیطنیت سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

آج کا یہ دور جس میں شیطنیت اپنی معراج کو پہنچ رہی ہے، انسان آج سے زیادہ کبھی بھی خود فریبی اور خود پرستی میں مبتلا نہیں ہوا تھا جس دور کے علم کا کل خلاصہ ہی ہے ”خدا پرستی“ کے بجائے خود خواہی، تن آسانی اور جاہ طلبی... تحت الثریٰ سے ثریا تک آج انسان کی بھاگ دوڑ بس اسی کے لئے ہے وہ ”خدائی“ انسان کے بجائے ”خلائی“ انسان بننے کی فکر میں ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ اندر سے بالکل کھوکھلا ہے۔

علمی دور وہ دور ہوگا جس میں عقل اور علم دونوں کو مکمل آزادی ہوگی اور ان پر ارباب ہوا و ہوس کا کوئی اختیار نہ ہوگا اور اس دور میں ”شیطنیت“ کے بجائے ”حکمت“ کا رفرما ہوگی جس دور کی بشارت حضرت امیر المومنین علیؑ اپنے خاص لب و لہجے میں دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ویسقون کأس



- (۲۸) فضائل اہل بیت (علیہم السلام) از منابع اہل سنت: ایمن زادہ، بخش ۵، ص ۹۸، بحوالہ فضائل الخمسة: ۱۲۲/۳.
- (۲۹) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۵.
- (۳۰) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۱۸، بحوالہ تاریخ بغداد: ۸۶/۵.
- (۳۱) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۱۸، بحوالہ نزہۃ المجالس: ۲۲۲/۲؛ مستدرک حاکم: ۱۶۱/۳.
- (۳۲) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۱۸، بحوالہ ذخائر العقبی.
- (۳۳) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۲۱، بحوالہ فرائد السمطين: ۶۶/۲، باب ۱۵، ج ۳۹۰.
- (۳۴) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۲۱، بحوالہ کنز العمال: ۱۰۵/۱۲، ج ۳۳۲۰۸؛ نور الابصار: ص ۵۳۵۱.
- (۳۵) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۶۳، فصل ۶، بحوالہ کنز العمال: ۱۰۵/۱۲ تا ۱۱۲.
- (۳۶) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۱۰۰، بحوالہ ارنج الطالب.
- (۳۷) فاطمہ زہراء (علیہا السلام) در کلام اہل سنت: ہاشمی، ص ۲۰۰، بحوالہ مستدرک حاکم: ۱۵۳/۳.
- ۱۵۵؛ خصائص نسائی: ص ۲۹؛ ذخائر العقبی: ص ۳۵؛ یتایج المودۃ: ص ۱۷۲، باب ۵۵؛ ریاض النضر: ۵.
- (۳۸) زندگانی فاطمہ زہراء (علیہا السلام): عماد زادہ، ص ۲۱۹، بحوالہ فصول الہمہ: ابن صباغ، ص ۱۲۸.
- (۳۹) زندگانی فاطمہ زہراء (علیہا السلام): عماد زادہ، ص ۲۲۱، بحوالہ شرف الموبد: ص ۵۸.
- (۴۰) بحار: ۱۸۰/۵۳.

(۴۱) فاطمہ الزہراء (علیہا السلام): امینی، موضوع ۱۵، ص ۱۰۶.

### ج) باب ہشتم (۸) کے حوالے و حواشی

(۳) روایات منقول از حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام

(۱) نوح الحیاۃ یا سخنان فرہنگ فاطمہ علیہا السلام: محمد دشتی، ص ۱۹، ج (۱)، بحوالہ ہائے مناقب: ۷۷/۲؛



بحار: ۱۰۳/۳۷، وج ۹۳/۱۴: احقاق الحق: ۳۲۳/۱۰، وج ۵۰/۱۸: تفسیر کشاف: ۳۰۳/۱ ... (۲۹ منایح)

(۲) نوح الحیاة... ص ۲۲، ح (۳) بحوالہ ہائے بحار: ۳۰۳/۲۸: صحیح بخاری: ۵/۵، وج ۱۹۶/۶، باب ۱۲ ... (۳۲ منایح)

(۳) نوح الحیاة... ص ۵۴، ح (۲۹) بحوالہ ہائے کنز العمال: ۲۳۲/۱۵، ح (۳۰۷۵۹): عوالم العلوم:

۶۲۸/۱۱ ... (۵ منایح)

(۴) نوح الحیاة... ص ۵۶، ح (۳۱) بحوالہ کنز العمال: ۳۳۹/۱۲، ح ۳۵۳۰۵ (۱، منیج)

(۵) نوح الحیاة... ص ۷۸، ح (۲۶) بحوالہ بحار: ۳۰۳/۸، وج ۸۸/۴۳ (۱، منیج)

(۶) نوح الحیاة... ص ۸۷، ح (۵۰) بحوالہ ہائے بحار: ۹۱/۳۳، وج ۳۸/۱۰۱ ... (۱۰ منایح)

(۷) نوح الحیاة... ص ۱۳۹، ح (۶۵) بحوالہ ہائے بحار: ۳۲۲/۲۸، ۳۸۹ ... عقد الفرید: ۶۳/۳، وج

۳۲۲/۲۸: الغدیر: ۷/۷۸ ... الامامة والسياسة: ۱۲/۱۲-۱۳ ... (۷ منایح)

(۸) نوح الحیاة... بحوالہ گزشتہ از اول تا آخر، ح (۶۶)

(۹) نوح الحیاة... ص ۱۴۱، ح (۶۷) بحوالہ بحار: ۱۸/۵ (طبع قدیم) بحار: ۳۳۹/۲۸ (۱، منیج)

(۱۰) سورہ شوریٰ: ۳۳/۳۲ نوح الحیاة... ص ۱۴۱، ۱۴۲، ح (۶۸) بحوالہ بحار: ۱۸/۵ (طبع قدیم) ... (۲ منیج)

(۱۱) نوح الحیاة... ص ۱۴۲، ۱۴۳، ح (۷۰) بحوالہ بحار: ۴۷/۳۳: تاریخ یعقوبی: ۱۱۶/۲ ... (۱۱ منیج)

(۱۲) نوح الحیاة... ص ۱۴۸، ح (۷۶) بحوالہ ذخائر العقبیٰ: ص ۵۳: کوب دری: ۲۵۴/۱ (۳ منیج)

(۱۳) نوح الحیاة... ص ۲۰۵، ح (۱۱۸) بحوالہ بحار: ۱۷۷/۴۳ ... (۷ منیج)

(۱۴) نوح الحیاة... ص ۱۵۳، ح (۳۸) بحوالہ الغدیر: ۳۱۸/۲: نزہۃ المجالس: ۲۲۶/۲ (۲ منیج)

(۱۵) نوح الحیاة... ص ۲۰۵، ح (۱۱۸) بحوالہ بحار: ۱۷۷/۴۳ ... (۷ منیج)

(۱۶) نوح الحیاة... ص ۱۱۹، بحوالہ احقاق: ۳۶۷/۱۰، وج ۱۲۹/۱۹ ... (۷ منیج)

(۱۷) نوح الحیاة... ص ۲۲۱، ۲۲۲، ح (۱۲۹) بحوالہ الجزء العاصمہ: ص ۱۹۰: روض الفائق: ص ۳۱۲، ۲۵۵ (۲ منیج)

(۱۸) نوح الحیاة... ۲۲۳، ح (۱۳۱) بحوالہ بحار: ۱۷۷/۴۳، ۱۳۳ ... (۴ منیج)



- (۱۹) نہج الحیاء...: ص ۳۱۴، ج (۲۰۰). بحوالہ زہرۃ آکریاض کوکب دری: ۲۵۳/۱. (۱، منبع)
- (۲۰) نہج الحیاء...: ص ۳۱۵، ج ۲۰۱، بحوالہ بحار: ۲۷۹/۷، بیت الاحزان: ص ۱۷۶... (۳، منبع)
- (۲۱) نہج الحیاء...: ص ۱۷۵، ج (۹۹). بحوالہ صحیح مسلم: ۱۹۰۴/۳، باب فضائل فاطمہ (علیہا السلام). صحیح بخاری: ۲۴۸۷/۴، بحار: ۵۳۶/۲۲... (۹۷، منبع)
- (۲۲) نہج الحیاء...: ص ۶۳، ج (۳۶). بحوالہ احقاق: ۴۳۵/۱۰، مودۃ القربی: ص ۱۰۳. (۲، منبع)
- (۲۳) نہج الحیاء...: ص ۲۳۲، ج (۱۳۰). بحوالہ بحار: ۴۱/۲۸... (۶، منبع)
- (۲۴) نہج الحیاء...: ص ۱۰۲، ج (۵۷). خطبہ اول در مسجد مدینہ منورہ، بحوالہ بحار: ۱۵۸/۴۳؛ وسائل: ۱۴، ۱۳/۱؛ احقاق: ۳۰۴، ۲۹۶/۱۰؛ صحیح مسلم: ۷۲/۲... (۶۴، منبع)
- (۲۵) نہج الحیاء...: ص ۱۰۲، ج (۵۷). خطبہ اول در مسجد مدینہ منورہ، بحوالہ ہائے گزشتہ.
- (۲۶) نہج الحیاء...: ص ۱۰۲، ج (۵۷). خطبہ اول در مسجد مدینہ منورہ، بحوالہ ہائے گزشتہ.
- (۲۷) نہج الحیاء...: ص ۱۰۲، ج (۵۷). خطبہ اول در مسجد مدینہ منورہ، بحوالہ ہائے گزشتہ.
- (۲۸) نہج الحیاء...: ص ۱۰۲، ج (۵۷). خطبہ اول در مسجد مدینہ منورہ، بحوالہ ہائے گزشتہ.
- (۲۹) نہج الحیاء...: ص ۱۰۶، ج (۵۷). خطبہ اول در مسجد مدینہ منورہ، بحوالہ ہائے گزشتہ.
- (۳۰) بیت الاحزان: محدث ثنی (مترجم فارسی: اشتہاردی): ص ۴۱.



## فہرست منابع

### ﴿الف﴾

۱۔ ابوہریرہ واحادیث ساختگی: علامہ شرف الدین عالمی، مترجم فارسی: میرزائی، موسسہ انتشارات ہجرت قم ایران، طبع دوم زمستان ۱۳۷۱ھ ش.

۲۔ الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد (جلد ۲): شیخ الامۃ علم الشیعۃ محمد بن محمد بن نعمان ملقب بہ شیخ مفید [تَلْعُکْبَرِی] با ترجمہ و شرح: سید ہاشم رسولی محلاتی، طبع اول، از ویراست جدید دفتر نشر فرهنگ اسلامی تہران ایران ۱۳۷۸ھ ش.

۳۔ ارشاد (جلد ۱-۲): شیخ مفید، با ترجمہ و شرح: سید ہاشم رسولی، انتشارات علمیہ اسلامیہ تہران ایران. (۶/۷/۱۳۳۶ شمسی)

۴۔ اصول کافی: علیہ السلام ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی، با تصحیح و تعلیق: علی اکبر غفاری، دارالاضواء بیروت لبنان ۱۹۸۵ء.

۵۔ اصول کافی (جلد ۱): کلینی، با ترجمہ: سید جواد مصطفوی، انتشارات علمیہ اسلامیہ تہران ایران ۱۳۸۹ھ ق.

۶۔ اقبال اور مدحت آل عبا اطہار علیہم السلام: پروفیسر سید مطلوب علی زیدی مطلوب ناشر: شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ) لیمیٹڈ پبلشرز ۱۹۹۰۔ سرکلر روڈ چوک انارکلی لاہور نمبر ۲ طبع اول ۱۹۹۵ء۔

۷۔ اقبال در مدح محمد وآل محمد: سید احسن عمرانی، حق برادرزئی انارکلی، لاہور طبع اول ۱۹۷۷ء۔



(ب)

۸- بحار الانوار (جلد ۱): ملا محمد باقر علامه مجلسی، دار احیاء التراث العربی، موسسه الوفاء بیروت لبنان، طبع

دوم ۱۹۸۳ء.

۹- بحار الانوار (جلد ۲۲): ... با تعلیق: الحاج سید جواد علوی والحاج شیخ محمد آخوندی دارالکتب الاسلامیه

تهران ایران، ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ق.

۱۰- بحار الانوار (جلد ۲۳): ... مؤسسه الوفاء بیروت لبنان، طبع دوم ۱۴۰۳ھ، ق ۱۹۸۳ء.

۱۱- بحار الانوار (جلد ۲۵): ... با تعلیق: علوی و آخوندی، اسلامیه تهران ایران، شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ ق.

۱۲- بحار الانوار (جلد ۲۶): ... با تعلیق: علوی و آخوندی، اسلامیه تهران ایران، شوال المکرم ۱۳۸۵ھ ق.

۱۳- بحار الانوار (جلد ۲۶): ... دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان مؤسسه الوفاء، طبع دوم ۱۹۸۳ء.

۱۴- بحار الانوار (جلد ۳۵): ... با تعلیق: علوی و آخوندی، اسلامیه تهران ایران، صفر الخیر ۱۳۸۰ھ ق.

۱۵- بحار الانوار (جلد ۳۷): ... با تصحیح و تحقیق: محبی عابدی زنجانی و سید کاظم موسوی میاموی، اسلامیه

تهران ایران، جمادی الثانیہ ۱۳۸۰ھ ق. (تقریباً)

۱۶- بحار الانوار (جلد ۴۳): ... با تصحیح: محمد باقر بهبودی، اسلامیه تهران ایران، ذوالحجۃ الحرام ۱۳۹۱ھ ق.

۱۷- بحار الانوار (جلد ۴۵): ... دار احیاء التراث العربی مؤسسه الوفاء بیروت لبنان، طبع دوم ۱۳۸۳ھ ق.

۱۸- بحار الانوار (جلد ۴۷): ... با تصحیح: محمد مهدی سید حسن خراسان، اسلامیه تهران ایران، شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ.

۱۹- بصائر الدرجات فی فضائل آل محمد (علیهم السلام): شیخ محدث ابو جعفر محمد بن حسن بن فروغ صفار

قمی، با تصحیح و تعلیق: الحاج میرزا حسن کوچه باغی تبریزی، منشورات مکتبه آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی قم مقدسه ایران

۱۴۰۳ھ ق.

۲۰- بیت الاحزان: حاج شیخ عباس محدث قمی، مترجم فارسی: اشتہاردی.

(ت)



۲۱۔ تالیفات شیعہ در شبہ قارہ ہند: سید شہوار حسین نقوی امر وہوی ہندی، انتشارات دلیل ما، قم خیابان معلم کوچہ نمبر ۲۹، پلاک ۴۳۸، طبع اول تابستان ۱۳۸۳ھ شمس، رجب ۱۴۲۶ھ۔ (رحلی ۹۳۸ صفحات)

۲۲۔ تتمۃ المنتہی در تاریخ خلفاء و علماء: مکتبہ المحدثین مرحوم حاج شیخ عباس قمی، تحقیق: صادق حسن زادہ، انتشارات مومنین قم طبع اول ۱۳۸۰ھ ش۔ (وزیری ۷۳۳ ص)

۲۳۔ ترتیب کتاب العین (ج ۲): خلیل بن احمد فراہیدی، تحقیق: الدکتور مہدی المخزومی و الدکتور ابراہیم السامرائی، تصحیح: الاستاذ اسعد الطیب، انتشارات اسوہ (التابعة لمنظمة الاوقاف والامور الخيرية) طبع اول ۱۴۱۴ھ ق۔

۲۴۔ تفسیر روح الجنان و روح الجنان (جلد ۱): حسین بن علی خزاعی نیشاپوری معروف بہ شیخ ابوالفتوح رازی، اسلامیہ تہران ایران ۱۳۵۲ھ ش، با تصحیح و حواشی: حاج شعرانی و علی اکبر غفاری۔

۲۵۔ تفسیر روض الجنان و روح الجنان فی تفسیر القرآن (جلد ۱): شیخ ابوالفتوح رازی (سابق) با تصحیح: ڈاکٹر یاققی و ڈاکٹر ناصح، ناشر: آستان قدس رضوی مشہد مقدس ایران ۱۳۷۱ھ ش۔

۲۶۔ تفسیر عیاشی (جلد ۱): محمد بن مسعود بن عیاش سلمی سمرقندی، با تصحیح و تعلق: سید ہاشم محلاتی مکتبہ علمیہ اسلامیہ تہران ایران (بغیر تاریخ)

۲۷۔ تفسیر نمونہ (جلد ۱۱): زیر نظر استاد محقق آیت اللہ العظمی ناصر مکارم شیرازی، ناشر: دارالکتب الاسلامیہ تہران ایران، طبع ششم ۱۳۶۶ھ ش۔

۲۸۔ تفسیر نمونہ (جلد ۱۸): آقائے مکارم شیرازی، اسلامیہ تہران ایران، طبع ششم زمستان ۱۳۶۸ھ ش۔

### ﴿ج﴾

۲۹۔ جامع الاخبار: محمد بن محمد، نظامی پریس لکھنؤ ہندوستان ۱۳۳۴ھ ق۔

۳۰۔ جرعاے از کوثر: علی رضا سبحانی نسب، چاپ نہفت قم ایران، طبع اول ۱۳۷۵ھ ش۔

۳۱۔ جلوہ ہائے معرفت یاد استانہائے شنیدنی از کرامات علماء: عبدالرحمن باقرزادہ باہلی۔ مؤسسہ



مطبوعاتی دارالکتاب جزاوی خیابان ارم قم ایران، طبع اول تابستان ۱۳۷۵ هجری شمسی. (رقعی ۲۳۳ ص)

### ﴿ح﴾

۳۲- حقائق مهم پیرامون قرآن کریم (ترجمه حقائق هامة: مرتضیٰ عالمی): اسلامی، جامعه مدرسین حوزه علمیه قم ایران، طبع سوم پاییز ۱۳۷۵ هجری ش.

۳۳- حقیقة مصحف فاطمة (علیها السلام) عند الشيعة: اکرم برکات عالمی دام ظلہ (معاصر) دارالصفوة بیروت لبنان، طبع اول، ۱۹۹۷ء ۱۴۱۸ هجری ق. (مجلد ۲۷۰ صفحات وزیری)

### ﴿خ﴾

۳۴- خطبة عاشوراء در صبح عاشورا: (با حرکات و اعراب و ترجمه) انتشارات میقات تهران ایران - بغیر تاریخ. (جیبی ۱۵ صفحہ)

### ﴿د﴾

۳۵- دائرة المعارف قرآن ترجمہ الاقان فی علوم القرآن: حافظ جلال الدین سیوطی، مترجم فارسی: ڈاکٹر محمد جعفر اسلامی، بنیاد علوم اسلامی چاپ دیبا تهران ایران، بہار ۱۳۶۲ هجری ش.

۳۶- دلائل الامامة: محدث شیخ ابو جعفر محمد بن جریر بن رستم طبری (صغیر) منشورات رضی قم ایران، طبع سوم ۱۳۶۳. (قطع وزیری)

۳۷- دلائل الامامة: ... طبری (سابق) بتحقیق: قسم الدراسات الاسلامیہ موسستہ البعث قم ایران، طبع اول ۱۴۱۳ هجری ق.

۳۸- دلائل الزهراء (علیها السلام): ... طبری (سابق) موسستہ الزہراء (علیها السلام) طبع اول ۱۴۱۵ هجری ق، اعداد و تصحیح: قسم الدراسات الاسلامیہ موسستہ البعث قم ایران.

### ﴿ذ﴾

۳۹- الذریعة الی تصانیف الشيعة (جلد ۲۱): علامہ شیخ آقا بزرگ تہرانی، دارالاضواء بیروت



لبنان، طبع دوم۔ (بغیر تاریخ)

﴿د﴾

۴۰۔ رنجمائے حضرت زہرا (علیہا السلام)۔ (ترجمہ ماساۃ الزہراء (علیہا السلام): سید مرتضیٰ عالمی):  
اسلامی، جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم ایران، طبع سوم پائیز ۱۳۷۷ھ ش۔

﴿ذ﴾

۴۱۔ زندگانی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام: عمادزادہ اصفہانی، کتابفروشی اسلام بازار شیرازی تہران  
ایران، طبع سوم (بغیر تاریخ، ۱۳۴۳ھ ش، مقدمہ مؤلف)۔ وزیری ۴۹۶ صفحات۔

۴۲۔ زندگانی حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام: سید ہاشم رسولی محلاتی، انتشارات علمیہ اسلامیہ تہران  
ایران، چاپ ۵۷/۸/۷۷ شمسی۔

﴿س﴾

۴۳۔ سہ صد و شصت (۳۶۰) داستان از فضائل، مصائب و کرامات حضرت فاطمہ زہراء (علیہا السلام)  
عباس عزیزی، انتشارات سلسلہ خیابان ارم قم ایران، طبع دوم آذر ماہ ۱۳۷۸ھ ش۔

﴿ع﴾

۴۴۔ عاشورا: سعید داؤدی و مہدی رستم نژاد، زیر نظر: آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی، ناشر: مدرستہ  
الامام علیؑ بن ابیطالبؑ، قم ابتدائے خیابان شہداء کوئے آمار (۲۲) پلاک ۱۵، طبع اول ۱۳۸۳ھ  
شمسی۔ (وزیری ۶۲۳ ص)

﴿غ﴾

۴۵۔ الغدیر (جلد ۵): عبدالحسین علامہ امینی، مرکز الغدیر للدراسات الاسلامیہ قم مقدسہ ایران، طبع  
اول ۱۴۱۶ھ ق۔

۴۶۔ الغدیر (ج ۱۰): مترجم فارسی: قربانی، انتشارات دانشگاه پیام نور تہران ایران، طبع: ختم ۱۳۷۵ھ ق۔



﴿ف﴾

- ۴۷- فاطمة الزهراء (علیها السلام): عبدالحسین علامه امینی صاحب کتاب معروف "الغدير".
- ۴۸- فاطمة الزهراء (علیها السلام) از ولادت تا شهادت (ترجمه فاطمة علیها السلام من المهد الى اللحد: آیت الله سید محمد کاظم قزوینی) مترجم فارسی: علی کرمی، نشر مرتضی قم ایران، با تجدید نظر و اضافات، طبع اول پاییز ۱۳۷۵ ه. ش. (مجله قطع وزیری)
- ۴۹- فاطمة الزهراء (علیها السلام) در کلام اهل سنت: سید مهدی باثمی، انتشارات حُرّم ایران، طبع اول ۱۳۷۶ ه. ش.
- ۵۰- فاطمة الزهراء (علیها السلام) شادمانی دل پیامبر (ترجمه فاطمة الزهراء علیها السلام بهجة قلب مصطفى (صلی الله علیه وآله وسلم): احمد رحمانی همدانی) مترجم فارسی: ذاکتر سید حسن افتخارزاده سبز داری، دفتر تحقیقات و انتشارات بدر ایران، طبع سوم ۱۳۷۶ ه. ش.
- ۵۱- فرهنگ بزرگ جامع نوین: احمد سیاح، انتشارات اسلام تهران ایران، طبع هجدهم ۱۳۷۹ ه. ش.
- ۵۲- فرهنگ عمید: حسن عمید، موسسه انتشارات امیر کبیر تهران ایران، طبع پنجم ۱۳۶۳ ه. ش.
- ۵۳- فرهنگ معین: ذاکتر محمد معین استاد دانشگاه تهران، موسسه انتشارات امیر کبیر تهران ایران، طبع یازدهم ۱۳۷۶ ه. ش.
- ۵۴- فرهنگ نظام: داعی الاسلام.
- ۵۵- فضائل اهل بیت (علیهم السلام) از منابع اهل سنت: محمد رضا امین زاده، انتشارات در راه حق قم ایران، طبع اول ۱۳۷۷ ه. ش.

﴿ق﴾

- ۵۶- قرآن کریم: ترجمه مرجع بزرگوار حضرت آیت الله العظمی آقائے ناصر مکارم شیرازی دام ظلّه العالی انتشارات مدرسه امیر المومنین (علیه السلام) قم مقدسه ایران، طبع اول ۱۳۷۸/۲/۵ شمسی (جیبی)



۵۷۔ قرآن کریم: ترجمہ مہدی الہی تشہائی، دارالکتب الاسلامیہ تہران ایران، طبع اول ۱۳۲۳ھ

۱۳۷۳ شمسی (قطع جیبی)

۵۸۔ قرآن کریم: مترجم مولانا حافظ فرمان علی صاحب مرحوم ممتاز لا فاضل جامعہ ناظمیہ لکھنؤ، ناشر:

نظای پریس لکھنؤ ہندوستان، طبع ۱۹۸۰ء۔

۵۹۔ قرآن کریم: ترجمہ و تفسیر علامہ سید ذیشان حیدر جوادی (رضوان اللہ علیہ) پیش کش: الحاج قمر

عباس (شارجہ) طبع جون ۱۹۹۹ء۔

### ﴿ک﴾

۶۰۔ کتابنامہ حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا): ناصر الدین انصاری قمی، نشر امام علی علیہ السلام قم

ایران، طبع اول زمستان ۱۳۶۹ شمسی (۸۰ ص وزیری)

۶۱۔ کرامات رضویہ (جلد اول): شیخ علی اکبر مروج الاسلام، چاپخانہ خراسان مشہد مقدس ایران،

۱۰/۱۱/۱۳۸۳ھ ق۔

۶۲۔ کشکول اظہری: کرار حسین اظہری مبارک پوری، جلد پنجم (فی الحال غیر مطبوع ہے)

۶۳۔ کشکول امینی یا کنز الافادہ فی بیوت العبادہ (جلد اول): دانشمند عالی مقام شیخ اسد اللہ جابری

انصاری امین الواعظین (ڈزفولی) انتشارات اسلامیہ تہران ایران ۱۳۴۹ھ ق۔

۶۴۔ الکشکول فیما جرى علی آل الرسول: سید حیدر حسینی آملی، منشورات رضی قم ایران، طبع

اول ۱۳۷۲ھ ق۔

۶۵۔ کشکول منتظری (جلد ۲) حاج شیخ محمد منتظری یزدی ابن سلمان زمان شیخ عبدالرسول، موسسہ

مطبوعاتی خزر تہران ایران، ۱۳۴۸/۱۲/۹ شمسی۔

۶۶۔ کفایۃ الواعظین و ہدایۃ القارئین: سید ابوالفضل حسینی، طبع پنجم (طبع قدیم)

### ﴿گ﴾



الحكمة بعد الصبح: اس دور میں لوگ صبح و شام جام حکمت نوش کریں گے۔

یہ دور اس وقت ہوگا جب مصلح بشر، بانی انقلاب اعظم، فرزند حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حجت خدا، وارث قرآن و مصحف فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ظہور ہوگا عجل اللہ تعالیٰ فرجه الشریف وجعلنا من انصاره واعوانه۔

یہ دور وہ دور ہوگا جب عقل اور علم کے باعث انسان کو ایسی حقیقی آزادی نصیب ہوگی کہ ”اگر کوئی جوان عورت جواہرات سے بھرا ہوا صندوق لے کر بغداد سے شام تک سفر کرے گی تو کوئی شخص اسے غلط نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔“

البتہ آج کے اس ہوا و ہوس، خود فریبی اور خود خواہی کے دور میں بھی کچھ ایسے افراد موجود ہیں جو خدا پرستی کے جذبے سے سرشار، قرآن کے الہامی و آفاقی پیغام کو مشعل راہ بنائے ہوئے انسانیت کی ڈگر پر قائم رہ کر صاحب قرآن اور قرآن کے حقیقی مفسرین ائمہ معصومین علیہم السلام کے ارشادات کو جو مختلف کتابوں کے علاوہ ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ نہج البلاغہ، صحیفہ علویہ، صحیفہ سجادیہ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی طرف منسوب ادعیہ کو جو اسلام کے امتیازات و افتخارات میں سے ہیں سرنامہ عمل قرار دینا باعث صداقت و سباحت ہیں۔

پیش نظر کتاب ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ اپنے موضوع کے اعتبار سے یقیناً



۶۷- گنجینه دانشمندان (جلد اول): مورخ و دانشمند معاصر آقائے حاج شیخ محمد شریف رازی، کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران ۱۳۵۲ھ شمس.

### ﴿ل﴾

۶۸- لسان العرب: علامہ ابن منظور افریقی مصری، دار صادر بیروت لبنان.  
۶۹- لغت نامہ دہخدا (جلد: ص - ضمیمہ و جلد: مسعودی - مکعب): محقق بزرگوار، کثیر الاطلاعات آقائے علی اکبر دہخدا، طبع ایران.

### ﴿م﴾

۷۰- مجمع البحرین: فخر الدین طریحی نجفی، کتابفروشی مصطفوی تہران ایران، با مقدمہ آیت اللہ مرعشی نجفی، طبع ۱۳۳۹ھ شمس. (یک جلدی)

۷۱- مردان علم در میدان عمل (جلد ۱): سید نعمت اللہ حسینی، طبع ایران.  
۷۲- مسند فاطمة الزهراء (علیہا السلام): علامہ حجۃ الاسلام و المسلمین سید حسین شیخ الاسلامی تویسرکانی، با تعلیق: سید محمد جواد حسینی جلالی، ناشر: دار القرآن الکریم قم ایران، ۲۷ رجب ۱۴۱۲ھ.  
۷۳- مصابیح الانوار (جلد اول): علامہ شبر، انتشارات بصیرتی خیابان ارم قم ایران (بغیر تاریخ)  
۷۴- المصباح المنیر: علامہ فیوی، طبع مصر ۳۰ رجب ۱۳۶۹ھ ق.

۷۵- مصحف امام علی (علیہ السلام): سید محمد ایازی، وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی تہران ایران، طبع ۱۳۸۰ھ ش. (قطع رقی ۲۴ صفحات)

۷۶- مصحف فاطمی: عبداللہ امینی، انتشارات دلیل ما، قم خیابان معلم شماره ۲۹، پلاک ۴۴۸، طبع اول تابستان ۱۳۸۲ھ شمس. (رقعی ۱۰۰ صفحہ)

۷۷- مصونیت قرآن از تحریف: آیت اللہ محمد ہادی معروف، مترجم فارسی: محمد شہرابی، دفتر تبلیغات اسلامی حوزه علمیه قم ایران، طبع اول زمستان ۱۳۷۶ھ شمس.



۷۸۔ المعجم المفرد لالفاظ القرآن الکریم: محمد فواد عبدالباقی (مصری) انتشارات اسلامی  
تہران ایران، چاپ دوم ۱۳۷۲ھ شمس.

۷۹۔ مفتاح الجنان: مفتاح محمد شین حاج شیخ عباس قمی، مترجم فارسی: دامغانی، مصحح: حسین استادولی،  
انتشارات علامہ قم ایران، طبع دوم ۱۳۷۲ھ شمس.

۸۰۔ مفردات: راغب اصفہانی، مصطفوی تہران ایران، طبع ۱۳۷۳ھ (باحركات و اعراب)

۸۱۔ ملبكة العرب: رئیس المحکمین لسان الواعظین عالی جناب مولانا سید کرار حسین صاحب قبلہ  
میرپوری، ناشر: احباب پبلشرز اقبال منزل مقبرہ عالیہ گولہ گنج لکھنؤ ہندوستان، طبع اول ۱۹۷۱ء.

۸۲۔ مناقب آل ابی طالب (جلد ۲): ابن شہر آشوب، موسسہ انتشارات علامہ قم ایران، با تصحیح و  
تعلیق: ہاشم رسولی محلاتی. (بغیر تاریخ)

۸۳۔ المنجد فی اللغة: لویس معلوف (عربی۔ اردو) دارالاشاعت کراچی پاکستان، جولائی ۱۹۷۵ء.

۸۴۔ المنجد فی اللغة والاعلام: لویس معلوف، ناشر: انتشارات اسماعیلیان قم ایران، ایڈیشن

نمبر (۲۱) ۱۹۷۳ء.

۸۵۔ من لا یحضرہ الفقیہ (جلد ۲): شیخ صدوق، طبع ایران.

﴿ن﴾

۸۶۔ تاریخ التواریخ (جلد ۳): زندگانی حضرت زہرا علیہا السلام: مورخ شہیر میرزا محمد تقی سپہر کاشانی،

کتابفروشی اسلامیہ تہران ایران، طبع سوم ۱۳۵۲ھ شمس.

۸۷۔ نہج الحیوة (فرہنگ سخنان فاطمہ) علیہا السلام: آیت اللہ محمد دشتی، موسسہ تحقیقاتی امیر المومنین

(علیہ السلام) قم ایران، طبع سوم آذر ۱۳۷۲ھ شمس. (غیر مجلد)

﴿و﴾

۸۸۔ الوانی (جلد ۲): ملا حسن فیض کاشانی، مکتبہ امام امیر المومنین (علیہ السلام) اصفہان ایران، طبع



اول ۱۴۰۶ هـ ق.

۸۹- وصیت سیاسی الٰہی امامؑ یا مسئولیت امت از دیدگاه امام علی (علیه السلام): آل اسحاق خوینی، دفتر تبلیغات اسلامی قم ایران، طبع اول مرداد ۱۳۷۰ هـ شمس.

﴿ی﴾

۹۰- ینایع المودة: قدوزی (بغیر مطبع و تاریخ، تاریخ ثبت کتب خانہ آستانہ مقدسہ حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام قم ۱۳۷۳/۹/۶ هـ شمس).

..... بعد میں اضافہ ہوا.....

۹۱- رجال نجاشی (جلد ۲): ابوالعباس احمد بن علی نجاشی کوفی اسدی، تحقیق: محمد جواد نائینی، دار الاضواء بیروت لبنان، طبع اول ۱۴۰۸ هـ، ۱۹۸۸ء.

۹۲- مجمع الرجال (جلد ۶): الشیخ العلامة البھاثۃ الرجالی النقاد البصیر ذکی الدین مولیٰ عنایت اللہ بن علی قہپائی، تحقیق: السید ضیاء الدین علامہ اصفہانی، طبع اصفہان ۱۳۸۷ هـ.

۹۳- تنقیح المقال فی علم الرجال (جلد ۲): الحاج شیخ عبد اللہ مامقانی (العلامة الثاني) المطبعة المرتضوية فی النجف الاشرف ۱۳۵۲ هـ.

اختتام کیوزنگ: ۲۶/ رمضان المبارک ۱۴۲۲ هـ ق.



## مؤلف کے دیگر آثار

(مطبوعہ کتابیں)

- ۱۔ آثار دفوانہ زیارت عاشوراء سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام ناشر: عباس بک انجمنی درگاہ عالیہ حضرت عباس علیہ السلام رستم نگر لکھنؤ ۳ ہندوستان۔ (رقعی ۲۰۸ صفحہ، محرم ۱۳۳۲ھ قیمت: ۶۰ روپے)
- ۲۔ البایات الصالحات: پہلا ایڈیشن ناشرین: موسٹین مبارک پور (رقعی ۱۱۰ ص، ماہ رمضان ۱۳۱۷ھ قیمت: فی سیل اللہ)
- دوسرا جدید ایڈیشن (رقعی ۲۱۶ ص ۱۳۲۳ھ قیمت: ۸۰ روپے) تیسرا جدید تر ایڈیشن ناشر: عباس بک انجمنی درگاہ عالیہ حضرت عباس علیہ السلام رستم نگر لکھنؤ ۳ (رقعی ۲۶۴ صفحہ ۱۳۲۳ھ قیمت: ۸۰ روپے)۔ کراچی پاکستان (جمادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ)
- ۳۔ ترجمہ تجرید ترکیب جدولی: (بارہ نمبر ۳۰ کا ترجمہ تفسیر) تالیف: استاد حمید محمدی دام ظلہ ناشر: انصاریان قم ایران (وزیری ۲۹۶ صفحہ ۱۳۲۲ھ)
- ۴۔ آداب و فضائل زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام مطبوعہ لکھنؤ ہندوستان (رقعی ۱۷۶ ص ۱۳۲۳ھ قیمت: ۳۵ روپے) کراچی پاکستان
- ۵۔ معجزات و کرامات حضرت امام علی رضا علیہ السلام ناشر: عباس بک انجمنی لکھنؤ (رقعی ۳۰۴ صفحہ ۱۳۲۳ھ قیمت: ۶۰ روپے)
- ۶۔ اعمال عاشوراء زیارت عاشوراء واربعین، ناشر: مدرسۃ الامام علی بن ابیطالب علیہ السلام قم ایران (نیم جیبی ۹۶ صفحہ ۱۳۲۶ھ قیمت ۱۵ روپے ۳۰۰ تومان)

## غیر مطبوعہ کتابیں

- ۷۔ معجزات و کرامات حضرات چارہ معصومین علیہم السلام (قطع وزیری، جلد اول ۳۷۷ صفحہ۔ جلد دوم ۳۵۰ صفحہ) ناشر: جامعہ الاطہر کراچی
- ۸۔ کنگول الطہری (جلد ۱ تا جلد ۲۱۔ ہر جلد ۲۰۸ صفحہ رقی) ۹۔ حقائق صحف فاطمہ علیہا السلام (فارسی۔ اردو۔ دونوں زبانوں میں الگ الگ) ۱۰۔ تجرید قرائت ۱۱۔ ترجمہ شرح "النالغ یوم الحشر فی شرح الباب الحادی عشر" تالیف: علامہ حلی و فاضل مقداد ۱۲۔ ترجمہ زبان قرآن (علم صرف۔ دورہ متوسط) تالیف: استاد حمید محمدی دام ظلہ (تقریباً ۶۰۰ ص وزیری) ۱۳۔ ترجمہ دروس الادب (حصہ اول۔ حصہ دوم) ۱۴۔ ترجمہ مسنن النبی: تالیف: علامہ طباطبائی صاحب تفسیر معروف المیزان ۱۵۔ ترجمہ حقوق المل بیت علیہم السلام، تالیف: باقری بیدہندی ۱۶۔ ترجمہ مہالہ سند خانیت شیعہ، تالیف: باقری بیدہندی ۱۷۔ ترجمہ مستحبات نماز، تالیف: عباس عزیزی ۱۸۔ ترجمہ ثواب و ضرو، تالیف: عباس عزیزی ۱۹۔ ترجمہ ثواب نماز جماعت، تالیف: عباس عزیزی ۲۰۔ ترجمہ ثواب نماز جمعہ، تالیف: عباس عزیزی ۲۱۔ ترجمہ ثواب قرائت سورہ ہا، تالیف: عباس عزیزی ۲۲۔ ترجمہ ۴۰ حدیث و ۴۰ نکتہ در بارہ پڑوش و نگارش، تالیف: عبدالرحیم موگی شیم ۲۳۔ ترجمہ ۴۰ حدیث در بارہ نماز، تالیف: صادق حسن زاده ۲۴۔ ترجمہ ۴۰ حدیث در بارہ نماز شب، تالیف: حسین خری ۲۵۔ ترجمہ ۴۰ حدیث حجاب، تالیف: عبدالعلی براتی ۲۶۔ ترجمہ ۴۰ حدیث در فضائل مولانا علی علیہ السلام بزبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم، تالیف: علامہ سید شرف الدین موسوی عالمی در کتاب معروف و مقبول المراحات (از منالغ الہ سنت) ۲۷۔ ترجمہ ۴۰ حدیث (مرقسی علیہ السلام از نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) تالیف: حسین صوری (از منالغ شیعہ) ۲۸۔ ترجمہ ۴۰ حدیث و رزش، تالیف: حسین صوری ۲۹۔ تحفۃ الہ قبور ۳۰۔ توشہ آخرت ۳۱۔ ترجمہ گہر ہائے قدسی تا گہر ہائے مہدوی (۱۶ جلدیں، ہر مصوم سے منقول ۴۰ احادیث (مع احادیث قدسی و احادیث انبیاء علیہم السلام) مجموعاً ۶۳۰ احادیث کا مجموعہ)



## ۱۔ آثار و فوائد زیارت عاشوراء سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا: ”جو شخص دور یا نزدیک سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی یہ زیارت (عاشوراء) پڑھے گا میں اس کی زیارت قبول کروں گا، دعا مستجاب کروں گا، وہ میری بارگاہ سے ناامید نہیں جائے گا اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور اسے فرحت حاصل ہوگی، اسے جنت کی بشارت اور آتش دوزخ سے اس کی حفاظت ہوگی۔“

اس کتاب میں علماء و صلحاء کے ایسے بہت سے سچے واقعات موجود ہیں جو لوگوں کی راہنمائی و اصلاح میں مددگار ثابت ہوں گے اکثر واقعات کا تعلق نیک و صالح عوام، علمائے کرام اور مراجع عظام سے ہے یہ واقعات، زیارت و عبادت کے لئے باعث رغبت و تشویق ہیں ایک ایک حکایت کے متعدد حوالے ہیں اس کتاب کو زیارت عاشوراء کی متعدد کتابوں اور ضخیم شرحوں سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں زیارت عاشوراء کے فضائل اور لعنت و سلام کا ذکر ہے مومنین کرام کی آسانی کے لئے اعمال عاشوراء کے علاوہ خاص خاص تاریخوں میں پڑھی جانے والی سات (۷) زیارتیں بھی درج کر دی گئی ہیں مثلاً زیارت اربعین (چہلم) شب برات، شب ہائے قدر، عیدین تاکہ ہر تاریخ میں مخصوص زیارت پڑھ کر ثواب حاصل کر کے آخرت کے لئے ذخیرہ کر سکیں دعائے علقمہ بھی ہے جو قضاے حاجات اور دفع بلیات کے لئے نہایت موثر و مجرب ہے۔

زیارت عاشوراء و دعائے علقمہ کی برکت سے مختصر مدت میں ہر قسم کی حل مشکلات کی عجیب و غریب تسلیں (۳۰) حکایات ہیں، خاک کر بلائے معلیٰ کے فضائل اس کی تسبیح و سجدہ گاہ کے فوائد، بے احترامی کی سزا وغیرہ کا بیان ہے۔

نماز زیارت کب پڑھی جائے زیارت سے پہلے یا بعد؟ اس کی مفصل بحث ہے اور آخر میں اس مومنہ کے مزار کا عکس بھی موجود ہے جو پابندی سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھتی تھی مرنے کے بعد پہلی ہی رات میں مولا اس سے ملاقات کے لئے تین (۳) مرتبہ تشریف لائے پورے قبرستان کے مردوں کو عذاب سے نجات دی یہ کتاب گناہوں کے لئے باعث مغفرت اور بہترین توشعہ آخرت ہے آخر میں جلی قلم سے بالکل صاف صاف دعائے نور اور حدیث کساء بھی موجود ہے۔ قیمت: ساٹھ (۶۰) روپے۔



## ۲۔ الباقیات الصالحات (جدید تر، کمپیوٹری)

یہ جدید ایڈیشن آٹھ ابواب پر مشتمل ہے: باب اول: در فضائل تعقیبات؛ فضائل تسبیح، فضائل سورہ اخلاص، فضائل آیت الکرسی۔ باب دوم: در تعقیبات و اعمال؛ تعقیبات مشترکہ و تخصیصہ برائے نماز، حج گانہ، اعمال شب و روز جمعہ۔ باب سوم: در اعمال و اذکار ماہ ہائے سال؛ ماہ محرم سے ذی الحجہ تک سال کے تمام بارہ مہینوں کے مختصر اعمال و اذکار، ماہ رمضان المبارک کی تمام دعائیں، ہر دن کی مخصوص دعا اور اعمال شب ہائے قدر۔ باب چہارم: در ادعیہ؛ ایام ہفتہ کی دعائیں، دعائے توسل، دعائے نور (کبیر) دعائے عدیدہ، رات میں سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں، قبرستان میں پڑھنے کی دعائیں، تلقین برائے مرد و زن، بعض کلمات تلقین میں مولف کی تحقیق۔ باب پنجم: در نماز؛ نماز آیات، نماز عیدین، نماز شب، دنیا و آخرت میں نماز شب کے فوائد، نماز زیارت کا طریقہ اور اس کی تفصیل۔ باب ششم: در زیارات؛ حضرات چہارہ معصومین علیہم السلام کی زیارتیں، اس باب میں کل ۱۶ زیارتیں ہیں۔ باب ہفتم: در متفرقات؛ متعدد موارد اور حل مشکلات کے لئے ۳۵ دعائیں۔ باب ہشتم: در سور قرآنہ، آیت الکرسی اور قرآن مجید کے بارہ سورے۔ خاتمہ: حدیث کساء کی تصحیح، اصل نسخہ سے تطبیق اور بعض کلمات کی تحقیق تمام موارد میں سارے حوالے جلد، صفحہ، اب اور فصل وغیرہ کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ ناشر: عباس بک ایجنسی لکھنؤ ۳۔ ضخامت: ۳۱۶ صفحات۔ قیمت: ۸۰ روپے

## ۳۔ معجزات و کرامات چہارہ معصومین علیہم السلام

معجزہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف۔ معجزہ اور جادو میں فرق۔ معجزہ اور کرامت میں فرق۔ صدور معجزہ و کرامت کے متعلق اقوال علماء۔ شرائط ظہور معجزہ۔ فوائد معجزہ۔ علت صدور معجزات۔ معجزات کے متعلق مغربی دانشمندان کے نظریات۔ انبیاء حضرات کو معجزہ کی ضرورت کیوں ہے؟ معجزات کے بارے میں آقائے ہاشمیؑ کا ایک علمی اور تحقیقی مقدمہ۔ سید البشر (م) کے سب سے عظیم معجزہ، شق القمر کے متعلق چند شبہات اور ان کے جوابات۔ معجزہ شق القمر کے خصوصیات اس کے چند نکات۔ معجزہ شق القمر پر تاریخی ثبوت۔ معجزہ شق القمر پر روایتی دلیل۔ شیعوں پر اہل بیت علیہم السلام کے بے انتہا لطف و کرم اور ان حضرات کی ایسی ایسی مہربانیاں کہ پڑھ کر آنکھیں ٹھنڈی؛ دل سرور ہو جائیں اور بے ساختہ خوشی کے آنسو ٹپک پڑیں۔

## ۴۔ توشہ آخرت

یہ کتاب ان تمام افراد کے لئے بہترین "زاد و راہ" ہے جو اسی دنیا میں رہ کر اپنی آخرت و عاقبت کی فکر میں رہتے ہیں مستحبات پر عمل کر کے اپنے خالق و معبود کی بارگاہ میں شکر ادا کرتے ہیں اس کی خوشنودی خریدتے ہیں ایسے با عمل مومنین کرام کی کار خیر میں مزید دلچسپی کے لئے آنحضرتؐ کے ایک صحابیؓ "قائد" کی نماز جماعت میں شرکت اور جماعت کی نورانیت کی روایت بھی نقل کر دی گئی ہے اس کتاب میں ایسے بہت سے سوروں کے فضائل ہیں جن کی تلاوت سے قبر کے اندر نورانیت، عذاب و فشار قبر سے



نجات، قبر کے حساب و کتاب میں آسانی، دنیا سے رخصت ہوتے وقت جان کنی کے سخت دقت پر آسانی، عیوب پر پردہ پوشی، خوف قیامت سے نجات حاصل ہوتی ہے نیز قبر میں وحشت سے نجات کے اسباب، جنت سے محرومی کے اسباب، جہنمی بننے کے اسباب بیان کئے گئے ہیں، احتضار کے وقت زندہ لوگوں کے فرائض، احتضار کی مخصوص دعائیں جن سے نہایت آسانی سے جان نکلتی ہے، عبادت (بیاد پرستی) کے آداب، وصیت کے احکام، علامہ علیؑ اور آیت اللہ عظمیٰ نجفیؒ کی وصیتیں، موت کی نشانیاں، قبض روح کے وقت معصومین علیہم السلام کی زیارت پر مسرت، تعزیت و تسلیت کا طریقہ، غسل، کفن، نماز میت، دفن، زیارت قبور مومنین کی تاکید اور زیارت کے ایام و اوقات، قبرستان کے اندر پڑھنے کی مخصوص دعائیں، مردوں کے لئے عمل خیر مثلاً نماز وحشت، قرآن اور دعا وغیرہ کا ثواب یہ سب کچھ بزرگ علماء کی معتبر و مستند کتابوں سے منتخب کر کے جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب بہت سے اسلامی واجبات، محرمات و مستحبات اور مکروہات کا مجموعہ ہے اس میں اکثر امور کو ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے نہایت دقت کے ساتھ مناسب مقام پر بیان کیا گیا ہے یہ کتاب اسم باسکی ہے۔

## ۵۔ تحفۃ اہل قبور

یہ کتابچہ درحقیقت کتاب ”توشیحہ آخرت“ کا منتخب شدہ ایک حصہ ہے جو صرف ان دعاؤں اور اعمال و اذکار پر مشتمل ہے جو قبرستان سے مخصوص ہیں اسے نیم جیبی (پاکٹ) سائز میں مرتب کیا گیا ہے تاکہ مومنین کرام آسانی سے اپنے ساتھ رکھیں اپنے مردوں کو بھی برابر یاد کریں کم سے کم جمعہ کو ان کی زیارت کر لیا کریں مردوں پر عظیم احسان ہوگا اور خود پڑھنے والوں کے لئے بھی بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہوگا۔

## ۶۔ حقائق مصحف فاطمہ علیہا السلام

یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے: (۱) متعدد کتب لغت سے لفظ مصحف کی تعریف اس کی توضیح۔ لفظ مصحف صرف قرآن ہی پر اطلاق نہیں ہوتا اس میں کوئی خصوصیت نہیں بلکہ عمومیت ہے۔ کیا خود قرآن مجید نے کسی آیت میں اپنے کو مصحف بتایا؟ قرآن کریم نے متعدد آیات شریفہ میں اپنے نام و صفات بتائے مگر کسی آیت میں لفظ مصحف کے ذریعہ اپنا تعارف نہ کرایا۔ گذشتہ موجودہ علماء کے نزدیک لفظ مصحف کا اطلاق واستعمال کن معانی میں ہوا اور ہو رہا ہے؟ (۲) مصحف حضرت علیؑ کے خصوصیات۔ مصحف حضرت علیؑ اس وقت کہاں ہے؟ (۳) مصحف فاطمہ علیہا السلام، مصحف عائشہ، مصحف حصہ، مصحف ام سلمہ وغیرہ کا ذکر ہے۔ فریقین کے نزدیک ایسی متعدد روایات موجود ہیں جن سے تحریف قرآن کی بو آتی ہے تنزیہ قرآن کے سلسلہ میں شیعہ اور اہل سنت کے بزرگ علماء کے اقوال۔ روایات تحریف کے سلسلہ میں شیعہ اور اہل سنت علماء کا موقف۔ قائلین تحریف کے خلاف ایک ہنگامہ! (۴) مصحف فاطمہ علیہا السلام کے بارے میں اقوال علماء اور حضرت زہرا علیہا السلام کی طرف منسوب چند اہم کتابوں کے نام، ان کی تفصیل۔ مصحف فاطمہ علیہا السلام کے اسانید (۵) مصحف فاطمہ علیہا السلام کا اٹلا کرنے والے جبرئیل تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ کاتب مصحف فاطمہ (ع) مصحف فاطمہ (ع) کے مضامین و مندرجات، مصحف فاطمہ (ع) کا حجم (۶) غیر انبیاء سے ملائکہ کی گفتگو۔ منشاء مصحف فاطمہ (ع)۔ آیات و روایات سے غیر انبیاء سے ملائکہ کی گفتگو کا اثبات۔ ملائکہ کی گفتگو اور نبوت میں کوئی ملازمہ نہیں ہے۔ لفظ محدث کے معانی۔ تعداد احادیث ابو ہریرہ۔ گزشتہ ہوئی حدیثوں کے بارے میں علامہ امینی کا نظریہ۔ حضرت زہرا علیہا السلام کا محدث



ہونا اور شہزادی کے بعض فضائل (۷) شہادت رسول کے بعد زمین پر جبرئیل کا نزول۔ مصحف فاطمہ (ع) اس وقت کہاں ہے؟ (۸) الف: روایات مربوط بہ مصحف فاطمہ (ع) مع اسناد (۲۶ عدد) ب: روایات مربوط بہ فضائل حضرت زہرا علیہا السلام (۳۲ عدد) ج: روایات منقول از حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام (۳۰ عدد)۔

اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ عرصہ دراز سے اس موضوع پر ایک مستقل، مفصل، مکمل اور مدلل کتاب کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی خدا کے لطف و کرم اور اہل بیت علیہم السلام کی بیحد عنایتوں، اساتذہ کرام اور بزرگان عظام کی نیک دعاؤں کے زیر سایہ یہ اہم علمی، تحقیقی کام انجام پا چکا ہے ابھی تک فارسی میں یقیناً اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے شاید اردو میں بھی نہیں ہے اسی لئے دونوں زبانوں میں لکھی گئی ہے اور ان شاء اللہ شائع بھی ہوگی البتہ عربی میں ایک لبنانی معاصر عالم دین نے ابھی حال ہی میں ایک بہترین کتاب تالیف کی موصوف کی کتاب سے اس کتاب کی تدوین و ترتیب میں بہت زیادہ استفادہ کیا گیا ہے۔

شیعوں پر جو تہمت لگائی جاتی ہے کہ ان کے پاس ایک دوسرا قرآن ہے، وہ قرآن میں تحریف کے قائل ہیں ان باتوں کا بہت تحقیق کے ساتھ جواب دے کر بالکل واضح لفظوں میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا کے تمام مسلمانوں کا جو قرآن ہے شیعوں کا بھی بالکل وہی قرآن ہے اس پر ان کا پورا پورا ایمان ہے اس کتاب میں حضرت زہرا علیہا السلام کے فضائل اور ان پر ڈھائے گئے ظلم و ستم کا بھی بیان ہے۔ (یہی کتاب حاضر)

## کشکول اظہری

### ﴿ خلاصہ موضوعات بصورت کلیات بترتیب حروف تہجی ﴾

آیات، آیات، ہندیات، رباعیات، روایات، حکایات، ختمات، خطبات، خواص میوہ جات، خواص نباتات، عجائبات، غزلیات، کرامات، لغات، مطائبات، معنات، اخبار، اخلاق، ادعیہ، ادویہ، ازکار، اسرار، اشعار، اعداد، امثال، احادیث، اصول، اوراد، بدیع، بیان، تاریخ، تادیل، تراجم، تصنیف، تعبیر، تفسیر، حکمت، درایہ، رجال، صرف، طب، طرائف، ظرائف، عبرت، عرفان، عقائد، عجائب، غرائب، فروع، فضائل، نقد، فلسفہ، قصائد، قصص، تضایا، کلمات قصار، لطائف، معانی، مناقب، منطق، نحو، نجوم، نصاب، نفائس، نقوش، نوادر، ہیئت۔

﴿ کشکول کی تمام جلدیں مذکورہ بالا، تمام علوم و فنون پر مشتمل ہیں فی الحال اکیس (۲۱) جلدیں اشاعت کی منتظر ہیں ﴾

### ﴿ کشکول اظہری کی ۲۱ جلدوں کا خلاصہ ﴾

۱۔ تعریف لفظ "کشکول" ۶۵ سے زیادہ کشاکش اور کشکول جیسی مختلف علوم و فنون پر مشتمل کتابوں کے نام، خلاصہ تائیس الشیعہ، محدث فی دآقا سید حسن صدر کے حالات و کرامات، تمام علوم و فنون میں شیعوں کی برتری۔ تم مقدمہ کے ۵ عظیم کتب خانوں کا ذکر۔ یہ کشکول کیوں اور کیسے لکھا گیا؟ (۱۷۲۔ عناوین)

۲۔ ساتھ انبیاء علیہم السلام کے اسمائے گرامی، ولادت سے وفات تک انسان کے مختلف حالات اور متعدد نام، حدیث مرآۃ کے نکات۔ (۱۷۵۔ عناوین)

۳۔ انبیاء کے حرفے۔ ۲۶ شیعہ علمائے کرام کے حالات و خدمات اور ان کے بعض کرامات اور دیگر مفرقات۔ چند اولیات۔ وطن کی مفصل بحث۔ (۱۸۳۔ عناوین)



- ۴۔ آسمان، زمین، سمندر و سیارات اور جدید ایجادات کے متعلق معلومات۔ دنیا کے عظیم دائرۃ المعارف، شیعوں کا عظیم جدید دائرۃ المعارف۔ دنیا کے عظیم ترین فارسی، امیر تیمورنگ، مشہور ادیب صاحب بن عباد کے حالات، اہرام مصر کے کثبات۔ سگریٹ کے نقصانات۔ عدد پانچ (۵) کا معجزہ (۱۶۷۔ عناوین)
- ۵۔ اردو، فارسی، عربی و جدید اشعار، حضرت آدم، حضرت علی اور آقائے شیعہ کے اشعار، اشعار کی نو (۹) عجیب صنعتیں، دیوان مولانا علی کا تعارف (۳۹۲۔ عناوین)
- ۶۔ لطائف و طرائف: پہننے ہنسانے کی تاکید اور اس کے فوائد، طریقوں کے تذکرے اور ان کے عظیم کارنامے (۱۸ مترقات ۲۶۲ لطائف مجموعاً ۲۸۲ عناوین)
- ۷۔ بقیہ لطائف، تم میں قبور علماء و بزرگان دین، حضرت ابو طالب سے متعلق لکھی گئی کتابوں کے نام (۱۶۰ لطائف ۶۳ مترقات مجموعاً ۲۲۳۔ عناوین)
- ۸۔ بعض کثکول اور اس جیسی کتابوں کے نام۔ آنحویں عباسی خلیفہ معتمد کے لئے آٹھ آنٹھ کے عجیب اتفاقات، خیرہ اور چند علماء کے مختصر حالات (۱۲۲۔ عناوین)
- ۹۔ ادب کی سائنس۔ مشہور حکیم ابن سینا و مسکویہ اور چند دیگر علماء و سلاطین کے مختصر حالات اور مترقات ۵۲۔ ادب کے بانی ایرانی کا انٹرویو (۲۱۶۔ عناوین)
- ۱۰۔ قاتلان حسین کی ذلت و ہلاکت، عقبات عالیات (عراق) کے حالات، چند بزرگ علماء کے حالات اور ان کے بعض کرامات (۱۳۳۔ عناوین)
- ۱۱۔ (ادبیات جلد اول) عربی زبان کی اہمیت، چند عربی کلمات کی اصلیت، انسان، حیوانات اور غیر حیوانات کی عجیب و غریب کنیت، سرزمین ہند کی فضیلت (۱۲۱۔ عناوین)
- ۱۲۔ (ادبیات جلد دوم) نقاط، حرکات و حروف کی تعداد مع دلچسپ حکایات، تحقیقات و تفصیلات۔ صرف زبر کی زبردست قیمت!۔ حروف تہجی کے معانی و تفسیر۔ لفظ سہل کے معنی۔ تمام اعضاء بدن کے نمونہ نام بترتیب حروف تہجی۔ ۲۰۰ اران اظلاط کا صحیح تلفظ بترتیب حروف تہجی۔ ۳۶ کلمات میں فرق، اہل لغت اور دیگر علماء کے حالات اور ان کے اشتباہات۔ ”رنگ“ کے ۵۸ معانی، ۳۵ نام۔ صفت مشبہ کے ۲۰، مبالغہ کے ۱۸، جمع مکسر کے ۴۰، اوزان (۳۵۰ واحد کی جمع)۔ (۲۱۲۔ عناوین)
- ۱۳۔ مبارک پوری و دیگر علماء کے حالات و کرامات۔ مذہب کی تجدید کرنے والے علماء و خلفاء اور سلاطین کے مختصر حالات و خدمات (۱۷۲۔ عناوین)
- ۱۴۔ (آیات جلد یکم) انگریز کی نظر میں قرآن کی عظمت۔ قرآن کے فضائل، اعدادی عجائب، فصاحت، بلاغت۔ ۳۳ آداب تلاوت۔ خبری کی دلچسپ حکایت۔ حضرت علی اور ان کی اولاد ظاہرین علیہم السلام کے قرآنی اسماء کی تعداد۔ اسرار حروف مقطعات، سور حمد، نبأ، نازعات و عیس کی تفسیر (۱۲۰۔ عناوین)
- ۱۵۔ (آیات جلد دوم) مختصات لفظ اللہ، اس کے محذوفات و اشارات۔ خدا، نبی و قرآن کے قرآنی اسماء (قرآن کے ۷۰ نام)۔ قرآنی آیات، کلمات، حروف و حرکات اور نقاط کی تعداد۔ ۲۶ مناسب قرآنی استعارے اور ان کے عجیب اشارے۔ ائی، معراج، ذبح اللہ، وجہ اللہ، ید اللہ کی تفسیر۔ امریکہ کا ذکر! (۲۰۵۔ عناوین)
- ۱۶۔ (آیات جلد سوم) آیت کے ذریعہ تعداد اسباب کھف کی تعیین۔ جہاد، مہمان، محدث کی فضیلت، اتفاق کے ۸ بہترین نمونے۔ اسلام کی نظر میں مال کی اہمیت، دنیا کی مذمت۔ آیت الکرسی کے فضائل، فوائد ۵۰ خواص۔ لفظ حور و عین کی تحقیق۔ لفظ امام، ائم، باطل، نبی، تھو، حق، دعاء، بکمل، ائم، امر کے متعدد استعمالات (۱۶۸۔ عناوین)
- ۱۷۔ روایات: مختلف موضوعات پر شیعوں کی ۱۳ معتبر کتابوں سے معصومین علیہم السلام کی ۳۶۰ روایات۔ مشہور حدیث نبویؐ اَنْفَسُ عَلٰی اَنْفِیْ اَرْبَعِیْنَ خَدِیْفًا... سے مراد کون سی چالیس روایات ہیں؟ احادیث، کتب احادیث و مؤلفین کے بارے میں مفید معلومات اور چند اصطلاحات (۳۳۷۔ عناوین)
- ۱۸۔ حیوانات: شاہد ولایت کے کلام پر بلاغت میں چمکاؤ، مورد چونٹی اور ٹڈی کی عجیب خلقت۔ داستان مرگ مامون عباسی اور قصہ مامی۔ حلال و حرام حیوانات کے نام و اقسام۔ ہاتھی و بھینس کی زبان اور پستان کی عجیب خلقت۔ حیوانات کا بلوغ، ان کی عمریں اور حمل کی مدتیں۔ عجیب و غریب حیوانات (۲۶۹۔ عناوین)
- ۱۹۔ محدثات: طبقات زمین اور اس کے ساکنین۔ جنت و جہنم کے اسماء و اوصاف اور طبقات۔ زہاد ثمانیہ کے نام و حالات۔ اہل جنت کے لئے دس مخصوص نعمات۔ جھوٹ کے ۳۰ مفاسد۔ فقر کے ۱۷ اسباب۔ ثروت و بیکت کے ۲۰ اسباب۔ ۴۰ رنگاں کبیرہ۔ ۴۰ احادیث و فضائل نماز (۲۰۷۔ عناوین)
- ۲۰۔ مترقات: چند امراء، حکماء، شعراء و عرفاء اور سلاطین کے حالات، مکرانوں کے القاب۔ دیوان حافظ سے چند فال مطابق حال۔ چند خواب اور مشہور معجزات سیرین کی عجیب تعبیرات۔ ہندوستان، ایران اور قاہرہ کے ہوٹل مریدان میں تین عجیب شادیوں کا بیان۔ چند چیلوگوں کی عجیب داستان (۲۲۲۔ عناوین)
- ۲۱۔ خلافت و حکومت: خلفاء، امراء و سلاطین اور وہ کے حالات۔ خلفائے اموی و عباسی کی مدت خلافت۔ سلاطین اور وہ کی اصلیت۔

نوٹ: یہ ۲۱ جلدیں ۳۳۶۸ صفحات، ۳۶۳۹ عناوین پر مشتمل ہیں جن میں ۱۶۸۶ جلد کتابوں سے خوش چینی کر کے مرتب کیا گیا ہے۔

کثکول اظہری کی آئندہ جلدیں: ادعیہ، ادویہ۔ فضائل۔ اردو، فارسی، عربی ضرب الامثال و حکم۔ اردو، فارسی، عربی اشعار، قلب و معنات۔ احکام۔ عربی خطبات۔ عجائبات۔ علماء کے حالات و کرامات...



## کشلول اظہری جلد ۱۸ کے خاص خاص عنوان

ابابیل، اریبان، الو، اونٹ، اونٹنی، باز، باشت، باگھ، ہیر، شیر، بچو، چھڑا، چھو، بکرا، بکری، بلی، بندر، بہری، بیل، بھڑ، بھڑا، بھڑیا، بھینس، بھینسا، پارس، پسو، پنک، پہاڑی بکری، تلی، تلیر، تھو، تیر، ٹڈی، بڑا، جڑی، جگنو، بھوں، جوک، چڑیا، چکاڑ، چندول، چوہا، چٹا، چیل، چوٹی، چھکی، خیر، خرگوش، خز، خفساء، دراج، دنیہ، دیمک، ذمر، زرخ، زرافہ، زغن، زنبور، سانپ، سائی، سرخاب، ستھور، سلوی، سورآبی، سنجاب، سوسک، سوسار، سہ گوش، شاہین، خرخ، شتر مرغ، شتران، شہد کی مکھی، شیر، شیرگھٹک، صدف، صوام، طانی، طر، طوطا، طیرانی، عقاب، عقاء، قاختہ، ننگ، قاز، قبرہ، قہرہ، قاز، قمری، بک، کیوتر، کتا، کھوا، کز پانوں، کنگ، ککھ، کیکڑا، کھجور، کنگارو، کوا، کوسہ مائی، کوئل، گائے، گہریلا، گدھ، گدھا، گورخ، گوریا، گوسفند، گود، گیدڑ، گینڈا، گھوڑا، گھونس، گھونگا، گھوڑ، لہڑ، لہڑا، لومڑی، ماربا، مچھر، مچلی، مرغ، مرغاب، مرغ حبشی، مرغ سقا، مڑی، مکھی، مول، مور، میٹا، میٹک، میٹھا، ناڈ، ناگ، نل، کٹھ، نہنگ، نل گائے، دچا، دزغ، ہاتھی، ہتھنی، ہرن، ہرنی، ہرل، ہلک، ہورہ، یوز، (بتریب حروف کی تقریباً ۲۵ حیوانات کے نام احکام اور بعض کے عجیب و غریب حالات)

تخلوقات کے عجیب حالات، الہی آیات ہیں۔ ۵۳ عدد قرآنی حیوانات کے نام (عربی، فارسی، اردو، انگریزی) ایک پرندہ کا لوگوں کو خدا سے ڈرانا! بعض حشرات و حیوانات کی عمروں کا جدول۔ موجودہ ”عہد حشرات“ میں حیوانات کی کثیر تعداد۔ وہ جانور جن کا گوشت کھانا حلال، حرام، مکروہ ہے۔ وہ جانور جنہیں مارنا یا نہیں مارنا چاہئے۔ وہ جانور جو اپنی تسبیح میں محمد و آل محمد علیہم السلام کا ذکر کرتے ہیں۔ عقاب و زغن اور خرگوش کی تبدیلی جنس! جانور بھی جھوٹ بولتے اور مذاق کرتے ہیں! حیوانات کی تکلیف، کفر و اسلام اور ان کا ایمان! بندر کا عجیب منظر دیکھ کر کسی کا شیعہ ہو جانا۔ حیوانات کی بعض پسندیدہ حرکات سے درس عبرت! الو کی اپنے بچوں سے بے انتہا محبت۔ اونٹ کی متعدد خصوصیات اور اس کے بے شمار فوائد۔ اونٹنی اور بھون کی دلچسپ داستان۔ جانور پر ختی دھربانی کا اچھا و برا نتیجہ۔ نام لینے پر بچھو کا ٹکٹا پھر ڈنٹا۔ جرجان و ہندوستان (امروہہ) میں بچھو کے ڈنک سے امان! بچھو کے ڈسے ہوئے مریض کا انگل غم عباس علیہ السلام سے شفا پانا۔ دودھ دینے والی بکری، باعث برکت ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہت میں بلبل کو آدمی بھور کی ضرورت۔ مروان اور ملی کی عجیب داستان۔ ملی کے ساتھ امام خمینی کی مہربانی۔ نماز گزار ملی! گناہوں کا کتا اور بندر کی صورت اختیار کرنا! بندروں کی طرح درختوں پر چڑھنے والے جنگلی انسان۔ بندر کی ہوشیاری اور چوری، بکری کی بے گناہی۔ تلی کی پتلی زبان! شاہ ولایت کے کلام پر بلاغت میں ٹڈی، چکاڑ، چوٹی، سور کی عجیب و غریب خلقت کا بیان۔ ٹڈی دس جانوروں کی ہمشکل ہے! جنت گیری میں چوہا کی افراط گری۔ انڈا چور چہ ہے کا انتقام! اور یا کے اندر رزق پہنچانے والی چوٹی۔ عدی کی چوٹیوں کے ساتھ مہربانی۔ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت کاظم علیہ السلام کی خچر کی سواری۔ خرگوش کی عجیب نیند۔ رزاق، مکر و مکاری اور ہاتھی و ہتھنی کی عجیب خلقت، زرافہ کی متعدد حیوانات سے مشابہت۔ سانپ پر انسان کا احسان! دلچسپ داستان۔ سانپ کیوں اور کب کھینچا بدلتا ہے؟ مہمان کی فضیلت، سانپ و بچھو کی روایت۔ حضرت خضر علیہ السلام اور لقمان کے بیٹے کی داستان۔ سائی کا ہوا دار گھر۔ حالات سوسار، خلقت کا عجیب شاہکار۔ بھوکے شیر سے خچر کی نجات۔ شیر کے بچے پر احسان کا بہترین بدلہ۔ کال شیر، مکار لومڑی۔ دنیا کی سب سے بڑی صدف۔ طوطا کہاں ہوتا ہے؟ بولنے اور پڑھنے والا طوطا۔ عقاب پرندہ نہیں ہوتا۔ عقاب کی سرعت پروازی اور عجیب بیٹائی۔ عقاء، پرندہ دلہن کو لے بھاگا! یہ زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں پیدا ہوا تھا۔ قمری کی جوڑے سے عجیب محبت۔ دو بک پرندوں کی عجیب گواہی۔ کیوتر کی بیٹ اور گوشت کے فوائد۔ ریا کار عابد اور کتے کی عبرت! حکایت۔ جناب ابو زک کے بت پر کتے کا پیشاب کرنا، ان کا ایمان لانا۔ مردہ کے برے اعمال کا بدبودار کتے کی شکل میں تبدیل ہو جانا! مخالف حکم شریعت کا سیر نہ ہونا۔ کتے کے پسندیدہ صفات (۸ عدد) کتے اور مرغی کی دوستی، نماز جماعت کی تیاری۔ جانوروں کی زبان سیکھنے پر حیرانی و پریشانی۔ کچھوے کی کم خوراک، طولانی عمر کا راز۔ کچھوے اور نہنگ زردادہ کے عجیب حالات۔ کوئے کی تین (۳) پسندیدہ عادات۔ شکر خدا کے بہانے سے کوئے کا لومڑی کے چنگل سے فرار۔ کوئل کا کوئے سے اپنے بچوں کی پرورش کرنا! خدا کی کوئی مخلوق بیکار نہیں، جملہ خفساء (گہریلا)۔ گدھ کی خوراک اور چالیس دنوں تک بھوک و پیاس کا تحمل! گدھوں کا عظیم اجتماع (جلسہ) لید سو گھنٹے کا راز۔ ماں کی بددعا سے بیٹے کا گدھا بن جانا! آخری خیمبر کی سواری کے لئے آخری گدھے کا انتظار و اشتیاق۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شبانی سیاہ و سفید گوسفندوں کی کہانی۔ اعلان صلح عام، مکار لومڑی کا کتے سے فرار، مرغی کی پکار۔ روزہ دار، مکار لومڑی اور بھڑیے کی گرفتاری۔ لومڑی کے دانت توڑنے والے کی تباہی و بربادی۔ مچھلی کا مالک بن دینار کو کشتی کا کرایہ دینا۔ مچھلی کی نیند۔ داستان مرگ، ماسون عباسی اور قصہ مائی۔ مچھلی اور دودھ ایک ساتھ کھانا پھر مر جانا۔ بکلی والی مچھلیاں۔ تاہمین معاویہ کی حماقت، ناقہ کے لئے جھوٹی شہادت۔ دو ہاتھیوں میں محبت، جنگ سے نفرت۔ زبردہ کی اپنی مادہ سے بے انتہا محبت۔ زندان شام میں حضرت امام جواد علیہ السلام کا معجزہ، بچہ آہو کا قصہ۔ ہرن کی بیماری، الہامی طور پر علاج اور شفا پائی۔ ہو رہ: ہم مارنے والا پرندہ!



بڑی ہی اہمیت کی حامل ہے مگر اس اہم موضوع پر یکجا مفصل مواد موجود نہیں ہے  
 مؤلف کتاب فخر محققین حجۃ الاسلام والمسلمین زبدۃ الامثال علامہ کرار حسین  
 صاحب اظہری مبارکپوری قمتی نے بڑی عرق ریزی و جانفشانی سے مواد فراہم  
 کر کے بڑے ہی محققانہ انداز میں پیش کیا ہے جو عوام و خواص کے لئے بہترین  
 تحفہ ہے۔

مؤلف موصوف کی دوسری کتابیں بھی زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر  
 آچکی ہیں بیشک مؤلف سلمہ کامیدان تصنیف و تالیف میں یہ ایک قابل صد تحسین  
 و آفرین اور امثال و اقران کے لئے لائق تاسی اقدام ہے، اللہ کرے زور قلم  
 اور زیادہ، خداوند کریم بطویل محمد و آل محمد علیہم السلام مؤلف سلمہ کے توفیقات میں  
 اضافہ فرمائے، آمین۔

مسرور حسن واعظ قمتی مبارکپوری

۶ جنوری ۲۰۰۳ء۔ ریونین



### شکول اظہری جلد ۱۹ کے خاص خاص عناوین

۱۔ خدائے واحد کی صرف ایک چیز کی نصیحت و تاکید۔ جنت تک صرف ایک قدم کا فاصلہ ہے! ۲۔ دفع فلج و ثقل سامعہ کے لئے دو چیزیں: عدد کی دو قسمیں: ملک و دین کے دو دشمن: دو افراد کی حسرت کے ساتھ موت ۳۔ درجات یقین ثلاثہ کی مثالیں: صلوات کی برکتیں: خدا کی رضامندی و ناراغسی کی علامتیں: تین خواتین کو بشارتیں: مومن و منافق کی علامتیں ۴۔ قلوب، کہتیں، طب سے بے نیازی، سختی سے جان نکلنے، قوت باہ کو گھٹانے، فلج، پتھری، عزت، عمل خیر کو برباد کرنے، ایمان کے ارکان، سال کے عظیم ایام و ایالی، کمر کو توڑنے والی چیزیں چار ۴۔ ۵۔ پانچ ۵۔ تاریخی بیڑے کے نام اور ان کی حکایت۔ شہداء دنیا، عقل کو گھٹانے، جنون پیدا کرنے، جسم کو کمزور کرنے، اس امت کے خصائص، دوستی کے شرائط حضرت آدم علیہ السلام کی خوش بختی، ابلیس کی بد بختی کے اسباب پانچ ۵۔ ۶۔ جہتیں، دعا قبول نہ ہونے، زیارت کعبہ، اورنگی، قرض، دانگی ثواب کے اسباب چھ ۶۔ ۷۔ دوزخ کے اسماء و اوصاف اور اس کے سات ۷۔ طبقات: جہنم کے سات ۷۔ دروازوں سے انسان کے سات اعضاء کا ارتباط: آسانی سے جان نکلنے، تساوت قلب و غضب دور ہونے، جنون سے محفوظ رہنے کے اسباب سات ۷۔ ۸۔ سال کے سات ۸۔ سختی روزوں کی فضیلت: سات ۸۔ کے حیرت انگیز شمار ۱۸، موارد) خاصوٹی کے سات ۸۔ فوائد اور نماز کی روح سات ۸۔ ۹۔ چیزیں ہیں ۸۔ جنت کے آٹھ ۸۔ اسماء اور اوصاف: بدن کو لاغر، قبر میں وحشت، حساب میں آسانی، میزان میں سنگینی کے اسباب آٹھ ہیں: زہد کی تعریف، حروف "زہد" کے اشارات: زہاد ثنائیہ: ۱۔ جناب ادیس قرنی ۲۔ جناب خواجہ ربیع ۳۔ جناب ہرم ۴۔ جناب عامر ۵۔ حسن بصری ۶۔ ابو مسلم خولانی ۷۔ مسروق ۸۔ اسود کے مختصر حالات ۹۔ نو ۹۔ چیزیں روز قیامت، سایہ میں رہنے کا سبب بنیں گی: اعداد کسری نو ۹۔ ۱۰۔ الہ جنت کے لئے دس ۱۰۔ مخصوص چیزیں: تعمیر و تجدید خاتمہ خدا، کعبہ معظمہ: دعا قبول نہ ہونے، زیادتی قوت باہ، تقویت معدہ، تسلط اشراق، محبت، نجات، کے دس ۱۰۔ اسباب ہیں ۱۱۔ اسماء و تعداد درجات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: دسواں دہلیات دور ہونے، پل صراط سے گزرنے کے اسباب گیارہ ۱۱۔ کھانے پینے کے آداب و مستحبات اور مکروہات گیارہ ۱۱۔ ۱۲۔ ذلت، خدا کی ناراضگی، قبر میں وحشت، درود جہنم کے اسباب اور مسواک کے فوائد بارہ ۱۲۔ ۱۳۔ ذکر کے فوائد و فضائل تیرہ ۱۳۔ ۱۴۔ تقویت جسم، مغفرت، جنت سے محرومیت، کے اسباب۔ چودہ کا مبارک عدد کہاں کہاں ہے؟ صلوات کے فوائد و فضائل ۱۵۔ ۱۶۔ تکمیل و زوال ایمان، پندرہ ۱۵۔ سوراخوں کی تفصیلات ۱۶۔ عقل کو بڑھانے والی چیزیں ۱۷۔ ۱۸۔ آداب و مستحبات غسل ۱۸۔ کھانے کے آداب و مستحبات ۱۹۔ اذان میں انیس ۱۹۔ چیزیں سنت ہیں۔

۲۰۔ ضروری امور: چوبیس ۲۳۔ گھنٹوں میں سانس کی تعداد: قبولیت دعا کے پچیس ۲۵۔ اوقات و مقامات: اسلامی جنگیں: ابن سیرین کے ایک ہی بیوی سے تیس ۳۰۔ بچے: مومن کے تیس ۳۰۔ حقوق: تینتیس ۳۳۔ چیزیں باعث استجاب دعا ہیں: اسباب تساوت قلب ۳۹۔ ۴۰۔ چالیس ۴۰۔ مومنین کی گواہی پر خدا کی بخشش: جھوٹ کی مذمت، نماز کی فضیلت میں چالیس ۴۰۔ احادیث: زبان کے چالیس گناہ: گناہ کبیرہ کی تعداد چالیس ۴۰۔ ہے: بعض ائمہ علیہم السلام کا ماہ رمضان میں چالیس ۴۰۔ ختم قرآن۔

۱۰۰ تا آخر) خیر و برکت کے ۱۰۰، ثروت کے ۱۰۶، فقر کے ۱۷، اسباب: انسان کے بدن میں ۳۶۰ (رگیں ہیں: ہزار رات در رکعات اور ہزار ختم قرآن والے باہر کت پیراہن رضوی کی داستان: دو ہزار سال سے زیادہ طولانی عمر والے پانچ افراد کے نام: تین ہزار ۳۰۰۰ سال تک کی طولانی عمر! انسانی اعضاء بدن کے ۵۰۰۰ فوائد و خواص: عورت کے ۹۰۰۰۰ میٹر لمبے بال! منافذ بدن آدمی کی تعداد ۲۰ لاکھ ہے! علم الاعداد کے موضوع پر چند کتابوں کے نام۔ چند قاری متفرق اشعار۔



### کشلول اظہری جلد ۲۰ کے خاص خاص عنادین

حکماء و عرفاء کے اقوال اور ان کے حالات: شاعری روئی نہ کھانے کی تاکید نبویؐ، بادشاہت، مثل آتش ہے۔ نصف شب میں عبادت کے لئے لقمان کی نصیحت۔  
 ارسطو: زبان پر کنٹرول، شہوت پر کنٹرول کی علامت ہے۔ ارسطو کا عجیب قول: جسم، روح کے اندر ہے!۔ ستراط: عورت، درندہ ہے۔ عالم کے دروازے سے ”شر“ کو داخل  
 ہونے کی ممانعت۔ گناہوں کی بدبو اور نفرت۔ افلاطون: دیوانہ کہنے پر خوش رہو!۔ ستراط: خاموشی سے کبھی پشیمانی نہ ہوگی۔ بقراط: چہرے پر دوا کا اثر۔ انسان و حیوان اور  
 فرشتوں میں فرق۔ افلاطون کی نظر میں دس (۱۰) ذلیل افراد۔ حکماء کے مال جمع کرنے کی علت۔ افلاطون کی تاکید: کسی کام میں جلدی نہ کرو!۔ عبد اللہ مبارک کے شاگرد کو  
 حوروں کا بلانا!۔ ستراط کا اپنی بد اخلاق بیوی کی اذیت پر صبر و تحمل کرنا۔ حکیم جالینوس کی تیرہ ہندسے سے دشمنی کی علت، اغلام کی عادت!۔ ارسطو کا اپنے استاد افلاطون پر  
 اعتراض۔ بیماری کی شکایت پر ایک عارف کی نصیحت۔ زہد سے بچنا۔ زہد کا زیادہ۔ زہد کا یوں کا عیب نہ بنانا!۔ ایک عارف کو اعمال کے قبول نہ ہونے کا اندیشہ  
 ۔ ابراہیم ادرہم کا درہم لینے سے انکار، فقر پر اختیار۔ ابراہیم ادرہم کے زہد اختیار کرنے کی علت۔ دریائے دجلہ اور ابراہیم ادرہم کی سوئی۔ ابراہیم ادرہم کو نصیحت، ترک بادشاہت۔  
 بہت۔ حکیم دیوجانس کی قناعت، کوزہ بھینکنے کی حکایت۔ بے وقت خدا کا شکر کرنے پر تیس سال توبہ!۔ اسکندر کا باپ سے زیادہ اپنے استاد کا احترام کرنا۔ ستراط کا اپنے  
 خاندان کے لئے باعث فخر بننا۔ فارابی کی مفلسی اور شوق مطالعہ۔ باتونی سے حکیم ارسطو کا فرار۔ ایک عارف کا تیس (۳۰) سالوں تک اولاد کو حکم نہ دینا!۔ کعبہ کی زیارت  
 میں باپ سے زیادہ بیٹے کی معرفت۔ دسیت افلاطون و فضیلت عالم۔ لقمان حکیم: لوگوں کا نسخہ نہیں بند کیا جاسکتا۔ بزرگوں کے چند اقوال۔ مالک بن دینار کا چور کو عبادت  
 گزار بتادینا!۔ مستجاب الدعوات حبشی غلام اور بارش۔ عجیب حادثہ: واقعی نمازی کا بے نمازی مشہور ہونے کا واقعہ۔ غیرت دار، دیدار، با اغلام نمازی میاں بیوی کے  
 صرف ایک لباس۔ حدیث نبویؐ میں بیوی کی اصلاحی پٹائی کا طریقہ۔ ایک صحابی کی ہوشیاری، دو میٹر لمبی مسواک سے بیوی کی پٹائی۔ محمد بن المنکدر کی بارچہ فردوسی  
 و پارسی کی بڑا خدمت کی داپسی۔ ایسا درخت جس کا پھل بڑھا ہونے اور مرنے سے بچاتا ہے!۔ آداب خورد و نوش شیخ جنید، بھلول، شعر و شاعری سے متعلق دلچسپ  
 حکایات: حدیث نبویؐ میں شعر و شاعری کی فضیلت۔ فردوسی کی توحیدی بیت، باعث مغفرت بنی۔ قبر حافظ شیرازی پر شادی کی تہنی چھ (۶) عورتیں۔ زہد زمانہ کا جوار حافظ  
 میں داکی خانہ، قال مطابق آمل۔ گیس خان افغانی اور مقبرہ حافظ کی دیرانی۔ حافظ شیرازی اور تنائے یوسر، قال مطابق حال۔ نہایت عمدہ فارسی رباعی برائے اشتیاق  
 یوسر۔ حافظ سعدی، خیام، مرغان، قافز، نوذر کے حالات اور چند اشعار۔ شاعری کی مشق، یہ توفیق شاعر کا کتنے کو لے کر حوض میں گر جاتا۔ ”نفس“ کی بیمار پری، ”نرگسی“  
 کی شفا یابی۔ ابو الطام کے ایصال ثواب کے لئے شعراء کی جانب سے دوسرے ختم قرآن!۔ ناصر الدین شاہ کی دعوت مقاربت، بیوی کی معذرت۔ ہندوستانی بادشاہ جہاں گیر  
 اور نور جہاں کی بیت بازی۔ ایرانی بادشاہ ”عباس منفوی“ کے بہترین مدحیہ اشعار۔ شاعری شعر اور انتقادی اصطبل۔ فتح علی شاہ اور فتح علی خان اور حکایت زندان۔ گلہ پاچہ کی  
 لذت، شیرازی بیوی کی حکایت۔ عربی اشعار میں ایک دل نگر سید کی ”صدق“ نامی مستود کا قصہ۔ سید کی چند حکایات۔ ولادت شافعی اور شعر خاقانی۔ مناسک حج میں  
 ابو حنیفہ کی رسوائی۔ قبر ابو حنیفہ پر آمد سے کی فریاد۔ عبدالقادر جیلانی کی وعدہ وفا کی دیکھائی اور چوروں کی توبہ واقعی۔ سلاطین روئے زمین کی حکایات: کریم خان کی  
 حکومت، دعائے بے گناہ کی اجابت۔ چالیس اور کریم خان۔ ”حقیر احمد“ کا نہایت تفصیلی نام اور ہندوستانی راجہ کا دلچسپ قصہ۔ چند مخموس و بد بخت لوگوں کی حکایت۔  
 سخاوت پر حاتم طائی کی خواستگاری اور شادی، مائتہ ذبیانی و دہنی کی سنگی۔ شاعری سناری مردہ کا زندہ ہو کر غسل سے پیے وصول کرنا۔ ایاز کی خار کی، تقدیم ایام کی یاد  
 آوری۔ ہندوستانی پھل کھا کر زندہ ہو جانا!۔ چند ہندوستانی راجہ بادشاہ اور وزیر کے دلچسپ قصے۔ سلطان سنجر کی فردوسی، شکار میں غلطی کی معافی۔ نادانی میں اپنی عی بر بادی  
 کے لئے فرعون کا نوشتہ۔ شہزاد اور اس کی ماں کی قبض روح کے وقت ملک الموت کا ترس کھانا۔ مختلف ممالک کے بادشاہوں اور حکمرانوں کے القاب۔ اطباء کے ماہرین  
 کی حکایات: ہندی و شامی حکیم کی مہارت، ننانوے (۹۹) بوٹیوں کی لذت۔ منصور سامانی کا بہترین مفت علاج، ذکر یارازی اور گرم حمام کی داستان۔ روحانی ایذا رسانی  
 سے کثیر بارون کی شفا یابی۔ قاروہ کا ماہر حکیم، گدھے یا خیر کا پیشاب!۔ یوحنا ابن سینا کی ہوشیاری، ساتھیوں کی رسوائی چمت یازمین کی تبدیلی۔ خواب و تعبیرات ابن  
 سیرین کی حکایات: جناب رسول خداؐ اور حضرت امام رضاؑ کا خواب و بیداری میں خرے عطا فرمانا۔ اسماء بنت عمیس کا خواب، محمدؐ کی ولادت اور شہادت۔ فہرست  
 و بار بارہ (۱۲) تاریخی خوابوں کا تذکرہ۔ حضرت امام جعفر صادقؑ اور ابن سیرین کی چند عجیب تعبیرات۔ تاریخی مشہور پیٹو لوگوں کی حکایات: سلیمان، داؤد،  
 حجاج، عبد اللہ زیاد، میسرہ و ہلال مازنی اور معاویہ کی بڑ خوری۔ معاویہ کی بڑ خوری کی علت۔ سنی عالم نسائی کے نزدیک فضیلت معاویہ پر مشتمل کتاب نہ لکھنے کی  
 علت۔ ہندوستان، ایران و قاہرہ میں نین شادیوں کا تذکرہ۔ ایک دینی عورت کی زوال بکارت کے لئے دعوت!۔ اشعار نظامی مجبوی میں انسانی زندگی کے خبیث و  
 خراز۔ چند مفرق اشعار۔



﴿شکول اظہری جلد ۲۱ کے خاص خاص عناوین﴾

FOR





مؤسسه الإمام الخميني

فون: ۷۷۷۲۶۷۸، ۰۰۹۸۲۵۱، موبائل: ۹۱۲۱۱۲۰۹۳۵

تلفن: ۷۷۳۶۷۶، فاكس: ۷۷۴۵۶۴۰

ISBN: 978-964-7408-80-8





## تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا سید حسین مہدی حسینی قمی دام ظلہ العالی

مرکز تحقیقات الحیاۃ ممبئی (ہندوستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿صاحب صحیفہ خاتون﴾

عورت، نمودہستی و ارتقائے حیات کی کلید ہے لیکن اسے انسانی تاریخ میں وہ مقام و مرتبہ نہ مل سکا جس کی وہ مستحق تھی، وہ ہر دور میں مردوں کی ظلم و زیادتی کے سبب خون کے آنسو روتی رہی، اس کی درد بھری کہانی مردوں کی جبین شعور کو عرق انفعال سے نمناک کرنے والی بنی ہوئی ہے۔

عورت، تھی جسے مرد کی چتا پر جلایا گیا۔

عورت، تھی جسے زندہ درگور کیا گیا۔

عورت، تھی جس پر بد نفسوں نے تیر نظر چلائے۔

عورت، تھی جس کے آگینہ عفت کو ہوس پرستوں نے بار بار چکنا چور کیا۔

عورت، تھی جسے تہذیب و تمدن کے نام پر بے پردہ کیا گیا۔

عورت، تھی جسے مساوات کی لالچ دلا کر کوچہ و بازار میں تشہیر کیا گیا۔

عورت کو اس کا صحیح حق دلانے کے لئے بڑے بڑے دانشمند، رفارمر اور



قائد اٹھے لیکن سب کی سعی و کوشش بے سود و بے ثمر رہی، اس سنگلاخ وادی کو اگر کسی نے فاتحانہ عبور کیا ہے تو وہ صرف اور صرف آمنہ (رضی اللہ عنہا) کا یتیم، قرآن کا مبلغ اعظم، عصمت کبریٰ کا مالک، حقیقت ہستی سے آشناء، اسلام کا نظام فطری پھیلانے والا، فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) جیسی اسوۂ زنان خاتون کا چہیتا باپ محمد عربی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تھا۔

اسلام نے عورت کو جو اعلیٰ حیثیت بخشی اس کی مثال نہ کل کے دور جاہلیت میں ملتی ہے اور نہ آج کے دور علم و ترقی میں۔

اسلام، روئے زمین پر پہلا وہ نظام ہے جس نے عورت کو مرد کے شانہ بشانہ خلقت ہستی کا شریک قرار دیا۔

اسلام نے عورت کو اس کی صحیح منزل سے روشناس کرایا اور اس کے کھوئے ہوئے وقار کی بازیابی کے لئے مسلسل جدوجہد کی اور اسے اپنی خاص نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا۔ (سورہ روم: ۲۱/۳۰) اور جب حضرت احدیت نے عطا و جزا کے مستحقین کا تذکرہ کیا تو اس میں عورت کو قدم قدم پر مرد کے برابر رکھا۔  
قرآن حکیم کا ارشاد ہے:

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، اطاعت گزار مرد اور اطاعت گزار عورتیں، سچے مرد اور سچی عورتیں، صابر مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، خاکسار مرد اور خاکسار عورتیں، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے



والی عورتیں، روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں، پاکباز مرد اور پاکباز عورتیں۔ (سورہ احزاب: ۳۳/۳۵)

مساوات کے ان سارے بیانات کے باوجود کچھ حدیثیں ایسی ہیں جن میں عورت کو ناقص العقل... جیسے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے مگر درحقیقت ان جیسی حدیثوں سے عورت کی مذمت مطلوب نہیں ہے بلکہ تقاضائے جسمانی کا تذکرہ کیا گیا ہے جس سے مرد کو بھی مستثنیٰ نہیں رکھا گیا ہے۔

انسان، روح و جسم کا مجموعہ ہے، اس کا جسم کثیف اور روح لطیف ہے۔ قرآن حکیم میں بے شمار ایسی جگہیں ہیں جہاں انسان کو جسم خاکی کے پست اثرات کی وجہ سے چغلخو، فسادی، حریص اور ظالم کہا گیا ہے اور روح کی عظمت کے پیش نظر، خلیفہ برحق، قبلہ ملائکہ، بروجر کا عبور کرنے والا اور کمالات الہیہ کا مظہر بتایا گیا ہے لہذا ناقص العقل جیسی روایات میں عورت کے جسمانی پہلو کی طرف اشارہ ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اسلام دشمن سازشوں نے اسلام کو بدنام کرنے کے لئے ایسی حدیثوں کا سہارا لیا ورنہ، مصرع:

”وجود زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ!“

اقبال

اسلامی نقطہ نظر سے مرد و عورت دو الگ الگ سلطنت کے سربراہ ہیں، عورت، الفت و محبت و شفقت، حسن و جمال اور نرم دلی کا محور ہے اور مرد، زحمت و مشقت و ہمت و صولت اور جرأت کا مرکز ہے لیکن اپنی مستقل حیثیت کے باوجود دونوں ایک



دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے لہذا جب یہی مرد و عورت ازدواجی زندگی میں جڑتے ہیں تو دونوں کی ذمہ داریاں الگ، دونوں کے تقاضے مختلف ہوا کرتے ہیں۔

اگر قرآنی اصولوں کے سایہ میں رہ کر یہ اجتماع آگے بڑھے تو نہ کہیں طلاق و ٹکراؤ کا مسئلہ اٹھے گا، نہ خود سوزی و خود کشی کی واردات سامنے آئے گی۔

ان مختصر سطروں میں اس کی گنجائش نہیں کہ عورت سے متعلق اسلام نے جو فلسفہ لازوال پیش کیا ہے اس کی طرف اشارہ کیا جائے لیکن یہ مسلم ہے کہ اسلام نے جو قانون بنایا ہے آج نہیں کل سہی اسے علمی حلقوں سے حمایت حاصل ہوگی کیونکہ اسلام نے محبت جیسی نہ دیکھی جانے والی چیز کو بھی مد نظر رکھتے ہوئے حکم دیا ہے لہذا ایک جگہ ارشاد فرما رہا ہے:

اگر متعدد بیویوں کے درمیان عدالت نہ کر سکو تو ایک ہی پر اکتفا کرو۔ (سورہ نساء: ۳۴)

دوسری جگہ فرماتا ہے:

تم چاہتے ہوئے بھی اپنی بیویوں کے درمیان عدالت نہیں برت سکتے۔ (نساء: ۱۲۹/۳)

ہشامؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا:

”کیا آیت میں خدا نے محال کا حکم دیا ہے؟ جیسا کہ ابوالعوجاء کہتا ہے۔“

حضرت نے فرمایا: نہیں! پہلی آیت میں خدا نے نان و نفقہ کے درمیان عدالت و مساوات کا حکم دیا ہے یہ ہر انسان کے لئے ممکن ہے اور دوسری آیت بتا رہی ہے کہ ایک سے زائد بیویوں کے درمیان محبت میں مساوات نہیں ہو سکتی۔



اسلام نے عورت کے فطری جنموں کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے ہر شعبہ زندگی میں آزادی دی ہے، عورت دینی ضابطوں میں رہتے ہوئے خدیجہ کبریٰ (سلام اللہ علیہا) کی شکل میں ملیکہ العرب اور فاطمہ بنت اسد (سلام اللہ علیہا) کی صورت میں آمنہ (سلام اللہ علیہا) کے لال حضرت مرسل اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حامی و سرپرست بن سکتی ہے، عورت جذبہ دینی سے سرشار دل کے ساتھ کوفہ و شام کے درباروں کے افسوں کو ناکام بنا سکتی ہے۔

حقوق نسواں کے نام پر دنیا جس قدر چاہے اسلام پر حملے کرے لیکن حق تو یہ ہے کہ جناب فاطمہ زہرا (علیہا السلام) جیسی خاتون کی موجودگی کے بعد اسلام کے دامن پر حق تلفی کا کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔

جناب فاطمہ زہرا (علیہا السلام) کا وجود، عورتوں کے سر کو ہمیشہ افتخار سے اونچا کئے رہے گا، یہ ہوتا رہتا ہے کہ ایک عام عورت کی آغوش میں انسانیت کا کھيون ہارا، جنم لے لیکن خود اس عورت کی حیثیت ایک ماں سے زیادہ نہیں ہوتی مگر جناب فاطمہ زہرا (علیہا السلام) ایسی ذی شرف خاتون ہیں جن کی آغوش کے گیارہ (۱۱) معصوم نمائندوں اور اماموں نے شہزادی کی تعظیم و تکریم صرف ماں ہونے کی وجہ سے نہیں کی بلکہ اس تکوینی شرف کی وجہ سے کی جس کا اظہار خود رسول عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا لہذا جب بھی جناب فاطمہ زہرا (علیہا السلام) آپ کی بزم میں تشریف لائیں تو آپ شہزادی کے استقبال میں کھڑے ہو جاتے۔



کیا صنف نسواں اس بات پر نازاں نہیں ہے کہ شہزادی کی زبان سے نکلی ہوئی بات، کلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح ”حدیث“ کہی جاتی ہے، ان کی خوشی خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی اور ان کی ناراضگی، خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غضب کا سبب ہے۔

یہ شرف ہی تو ہے کہ جناب فاطمہ زہرا (علیہا السلام) کی یتیمی کے بعد ان کی تسلی و دلا سے کے لئے ملائکہ روزانہ آتے اور آپ کے غم کو ہلکا کرتے، ملائکہ اور شہزادی کے درمیان کی گفتگو عام بات چیت نہیں تھی بلکہ قیامت تک زمین پر ہونے والے چھوٹے بڑے واقعات پر مشتمل تھی جسے حضرت علی (علیہ السلام) نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا تھا جسے ”مصنف فاطمہ علیہا السلام“ کہا جانے لگا۔

آل محمد علیہم السلام علم لدنی کے مالک تو تھے لیکن اس کے باوجود یہ حضرات اپنے بزرگوں سے ملنے والی میراث علمی سے بھی استفادہ فرماتے تھے۔

کتاب کافی کی روایت کے مطابق ان حضرات کے پاس:

● قرآن کے ہر ذرہ پر روزِ بر کا علم تھا۔

● جفر جیسی کتاب ہے جس میں انبیاء، اوصیاء اور علمائے بنی اسرائیل کے

حالات درج ہیں۔

● جامعہ جیسا ستر (۷۰) ہاتھ کا طولانی قلمی مسودہ ہے جسے حضرت

امیر المومنین (علیہ السلام) نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے املا پر تحریر کیا تھا۔



● جغرافیہ نامی کتاب بھی ہے جس میں زبور، توریت، انجیل اور مصحف فاطمہ علیہا السلام یکجا ہے۔

● ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام کا حجم ہمارے قرآن کے تین برابر ہے اس میں وہ مطالب پائے جاتے ہیں جو قرآن حکیم میں بیان نہیں کئے گئے ہیں۔ چونکہ اس مصحف کو آسمانی کتابوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے لہذا جس طرح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کا مرتبہ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ جتنے بھی حاملان کتب آسمانی ہوئے ہیں ان سے افضل و اعلیٰ ہے اسی طرح ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام بھی توریت، زبور، انجیل اور ابراہیمی صحیفوں سے افضل و برتر ہے۔ مصحف فاطمہ علیہا السلام فضیلت و عظمت میں قرآن کے بعد عظیم علمی کتاب ہے۔ برادر گرامی قدر جناب حجت الاسلام مولانا کرار حسین صاحب اظہری کی فرمائش پر یہ چند سطریں لکھ دی ہیں امید ہے کہ ان کی ترتیب کردہ کتاب میں ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام سے متعلق بہت سے اچھوتے پہلوؤں کی طرف اشارہ ہوگا۔ لکھنؤ مدرسہ واعظین کے قیام میں کچھ کتابیں ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام سے متعلق نظر سے گذری تھیں لیکن قدیم کتابوں کی زبانیں ایسی نہیں رہیں جن کو آج زندہ کیا جائے، برادر گرامی کی یہ بروقت تحریر نہایت مستحسن اقدام ہے، خدا ہمیشہ ان کے قلم کو رواں دواں رکھے، آمین۔

سید حسین مہدی حسینی ممبئی (ہندوستان)۔ ۲۰۰۳ء



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### مُقَدِّمَةٌ

الحمد لله الذي فطر السماوات العلى و الارضين السفلى هو الذي انزل  
الصحف على ابراهيم و موسى من المرسلين و الانبياء و بين فيها سُبُل الرشد  
و الهدى ثم الصلوة و السلام على رسوله و حبيبه محمد المصطفى الذي كان  
يتلو صحفاً مطهرة و على خليفته و كاتب وحيه على المرتضى و زوجته  
فاطمة الزهراء المحدثة الصديقة الكبرى و على اولادهما النجباء لاسيما بقية  
الله الامام الثاني عشر الحجة المنتظر (عجل الله تعالى فرجه الشريف) الوارث  
و المحافظ للصحف السماوية و لمصحف فاطمة عليها السلام و اللعن على  
اعدائهم و منكري فضائلهم من المخالفين الناكثين و القاسطين و المارقين الى  
قيام يوم الدين، اما بعد.

کتاب حاضر اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے بڑا مناسب تھا کہ  
مشہور و معروف علماء و محققین کے قلم سے ظہور میں آتی کتب خانوں میں کافی تلاش اور کوشش کے  
باوجود ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام کے سلسلہ میں فارسی میں کوئی کتاب نہیں مل سکی البتہ بعض  
کتابوں مثلاً اعیان الشیعہ وغیرہ میں اس کی بہت مختصر بحث ہے لیکن حقیقت کے متلاشی کے لئے  
اس کے مطالعہ کے بعد بھی تشنگی دور نہیں ہوتی تھی لہذا ہم نے بسم اللہ کہہ کر قدم آگے بڑھائے



خداوند عالم کی توفیق اور حضرت بقیۃ اللہ الاعظم (عَجَّلَ اللہُ فَرَجَهُ الشَّرِیف) کی خاص عنایتوں سے راستے کھل گئے جب بحار، کافی اور ہمارے استاد بزرگوار حضرت حجتہ الاسلام والمسلمین آقائے حاج شیخ جعفر الہادی (خوشنویس) دام ظلہ العالی کے جزوہ سے تقریباً آدھا مواد فراہم ہو چکا تو ایک عالم دین آقائے اکرم برکات دام ظلہ العالی کی کتاب کا نام کانوں سے ٹکرایا بڑی خوشی ہوئی واقعات دیکھنے اور مطالعہ کے بعد پتہ چلا کہ ان کی کتاب اس موضوع پر بہت عمدہ تالیف ہے انھوں نے تقریباً ایک سو اکانوے (۱۹۱) منابع سے اپنی کتاب کو مرتب فرمایا میں ان کے لئے مزید توفیقات کی دعا کرتا ہوں۔

اس کتاب حاضر کے اکثر مطالب انھیں کی کتاب ”حقیقۃ مصحف فاطمہ (علیہا السلام) عند الشیعہ“ سے لئے گئے ہیں اور بہت سے مطالب کا اضافہ بھی کیا گیا ہے تاکہ یہ کتاب مکمل طور سے مفید ثابت ہو تمام مطالب کے حوالے دیئے گئے ہیں اگر کسی مقام پر حوالہ نہ ہو تو اس طرح کے اکثر مطالب خود یا حقیر کی جانب سے ہیں یا سہو و نسیان کی وجہ سے حوالہ چھوٹ گیا ہے۔

مطالب کے نقل کرنے میں مکمل طور سے امانتداری کی رعایت کی گئی ہے اگر کسی کتاب سے کسی مطلب کے نقل کرنے کے دوران کسی لفظ یا جملہ کا اضافہ کیا گیا تو غالباً یہ کوشش کی گئی ہے کہ اضافہ شدہ بات دو کردشوں [...] کے درمیان میں ہو یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ اگر کوئی خوبی و ہنر ہو تو اس سے اصلی مولف، مصنف یا مترجم وغیرہ کی تعریف ہو اور اگر خدا نخواستہ کوئی نقص و عیب ہو تو وہ بھی اسی کی طرف منسوب کیا جائے کیونکہ ”نقل کفر، کفر نباشد“۔

واضح رہے کہ اس کتاب کی ترتیب و تدوین کے دوران اکثر ایسا ہوا کہ حقیر کتب خانہ میں سب سے پہلے پہونچا اور سب سے آخر میں وہاں سے نکلا بلکہ نکالا گیا پھر بھی خدا کا شکر گزار ہوں کہ مطلوبہ کتابیں دستیاب ہو گئیں کیونکہ فارسی مثل ہے ”جو بند یا بندہ“ ڈھونڈنے سے خدا مل جاتا ہے یہ حقیقت میرے لئے روشن ہو گئی کہ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا: اور جن



لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا انھیں ہم ضرور اپنی راہ کی ہدایت کریں گے۔ [۱]  
 ہمارے استاد آقائے خوشنویس دام ظلہ نے درس کے دوران اظہار فرمایا: ”کاش توفیق حاصل ہو جاتی اور فرصت مل جاتی تو ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام کی تکمیل ہو جاتی!“  
 حقیر کو اسی دن سے یہ سن کر تمنا تھی کہ استاد کے جزوہ کا اگر اردو میں ترجمہ ہو جاتا تو بڑا اچھا ہوتا لوگ اس سے مستفید ہوتے چنانچہ اسی جذبہ کے تحت اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں جلدی کی اس وقت ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام فارسی میں اور عنقریب اردو میں بھی شائع ہو جائے گی۔  
 (ان شاء اللہ)

اس امر کی بھی توضیح ضروری ہے کہ چونکہ استاد خوشنویس کے مطالب، جزوہ کی صورت میں تھے لہذا حوالہ میں اس کا صفحہ نمبر نہیں دیا گیا ہے اگر یہ کتاب مقبول ہو جائے تو حقیر سے زیادہ تعریف و تحسین کے مستحق وہ علماء ہیں جن کے گرانقدر قلمی آثار سے استفادہ کیا گیا ہے۔  
 عربی مثل ہے: الْفَضْلُ لِلْمُبْتَدِئِ وَإِنْ أَحْسَنَ الْمُقْتَدِئِ: فضیلت، ابتدا کرنے والے کے لئے ہے خواہ پیروی کرنے والا اس سے اچھا کر دکھائے۔

پہلے جو یہ بات بیان کی گئی کہ کتب خانوں میں اس موضوع پر کوئی مستقل کتاب نہ مل سکی اس سلسلہ میں تائید کے طور پر محقق بزرگوار شیخ آقا بزرگ تہرانی کی بات من و عن ذیل میں نقل کی جا رہی ہے موصوف نے شیعہ کتابوں کی فہرست مرتب کرنے میں بہت زیادہ زحمات برداشت کیں وہ فرماتے ہیں:

”مصحف فاطمہ“ (علیہا السلام) من ودائع الامامة عند مولانا و امامنا صاحب الزمان (علیہ السلام) کما روی فی عدة احادیث من طرق الانمة (علیہم السلام) منها ما فی بصائر الدرجات وقد حکاه العلامة المجلسی فی اول البحار: ”مصحف فاطمہ علیہا السلام تبرکات امام العظیمؑ سے ہے وہ ہمارے آقا و مولا اور ہمارے امام حضرت صاحب الزمان العظیمؑ کے پاس ہے جیسا کہ ائمہ معصومین علیہم السلام کی متعدد



احادیث میں اس کی روایت کی گئی ہے ان روایات میں سے بعض کتاب بصائر الدرجات میں منقول ہیں اور علامہ مجلسیؒ نے بھی ان روایات کو بحار میں نقل فرمایا ہے۔ [۲]

آقا بزرگ تہرانی نے لفظ مصحف کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ اور نہ فرمایا اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ان کے زمانہ تک ”مصحف فاطمہ“ (علیہا السلام) کے موضوع پر کوئی کتاب لکھی گئی ہوتی تو آپ کتاب لکھنے والے کا نام بھی ضرور ذکر فرماتے۔

آقائے ناصرالدین انصاری قمی نے ایک بہت اہم خدمت انجام دی ہے آپ نے ”کتابنامہ حضرت فاطمہ زہرا“ (سلام اللہ علیہا) میں تقریباً ۳۳۲ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ عربی، فارسی، اردو، گجراتی، انگریزی و فرانسیسی زبانوں میں لکھی جانے والی کتابوں کے نام حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ درج کئے ہیں جو حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے متعلق ہیں ان ساری کتابوں کے تمام مشخصات بھی لکھے ہیں مثلاً مترجم، صحیح، ساز، ایڈیشن نمبر، تعداد صفحات، محل نشر، سال نشر و نام انتشارات اور کسی فاضل نے اشاعت کے بعد تقریباً ہر صفحہ پر چند جدید کتابوں کے نام بھی اپنے قلم سے لکھ کر مزید اضافہ کر دیا ہے یہ کتاب وزیری ساز میں ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور زمستان ۱۳۶۹ھ شمسی میں شائع ہوئی ہے افسوس کہ اس کتاب میں بھی ”الذریعہ“ کی طرح ”مصحف“ نام کی کوئی کتاب نہ مل سکی۔

تقریباً ایسا ہی ایک نہایت تحقیقی کام برادر محترم حجۃ الاسلام والمسلمین سید شہوار حسین نقوی امرہوی نے اپنی ضخیم فارسی کتاب ”تالیفات شیعہ در شبہ قارہ ہند“ میں کیا ہے جو ابھی حال ہی میں قم مقدسہ سے رجب ۱۳۲۶ھ میں شائع ہوئی صفحہ ۵۷۶، نمبر ۱۰۶۳۰ میں مولف کے نام کے بغیر لکھا ہے: ”مصحف فاطمہ علیہا السلام کا ایک خطی نسخہ بنگال [ہند] کے کتب خانہ میں موجود ہے اس میں مصحف فاطمہ علیہا السلام کے متعلق شرح ہے۔“ (تالیفات... بحوالہ فہرست نسخائے خطی کتابخانہ انجمن آسیائی بنگال، ج ۲، ص ۲۲۸)

امام خمینیؒ کی پاک و پاکیزہ روح پر ہمارا درود و سلام ہو جنہوں نے اپنے گرانقدر وصیت نامہ میں مصحف فاطمہ علیہا السلام پر فخر کیا ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:



”ہمیں فخر ہے کہ حیات بخش دعائیں جنہیں ”قرآن صاعد“ کہا جاتا ہے وہ ہمارے اماموں سے نقل کی گئی ہیں [ان کی تعلیم کردہ ہیں] ائمہ حضرات کی مناجات شعبانیہ، حضرت امام حسین علیہ السلام کی دعائے عرفہ، صحیفہ سجادہ جیسے زبور آل محمد (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کہا جاتا ہے اور ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ جس کے مطالب و مندرجات خداوند عالم کی جانب سے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو الہام کئے گئے یہ ساری کتابیں ہماری ہی ہیں۔“ [۳]

خدایا! رہبر معظم انقلاب حضرت آیت اللہ العظمی آقائے حاج سید علی حسینی خامنہ ای دام ظلہ العالی کا سایہ قائم و دائم رکھ! (آمین!)

اس توفیق پروردگار پر میں اس کا بے حد شکر گزار ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدایا! مجھ حقیر کو جو یہ اسلام اور مسلمین کی خدمت اور حق و حقانیت کے اعلان کی فرصت عنایت کی تجھے حضرت زہرا علیہا السلام کے زخمی پہلو کا واسطہ اسے بطور احسن و اکمل قبول فرما اور آئندہ اس سے بھی زیادہ توفیقات سے نواز تا کہ میں اجتماعی خدمت انجام دینے میں ہمیشہ آگے آگے رہوں اور دیگر حضرات بھی اس گناہگار کے قلمی آثار سے استفادہ کر سکیں اس طرح میرے لئے ثواب کا ذخیرہ ہوتا رہے اور وہ اُس دن کام آئے جس دن لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَ لَا بَنُونَ: نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد!

آخر میں اپنے ہموطن بزرگ عالم دین صدر العلماء مولانا مسرور حسن صاحب قبلہ مجیدی دام ظلہ العالی کا نہایت شکر گزار ہوں کہ انھوں نے تقریظ لکھنے کے علاوہ پوری کتاب کو دیکھا جا بجا اصلاح بھی کی مفید مشورے دیئے میں نے سب پر عمل کیا موصوف نے ایک مقام پر باب پنجم میں جس کا عنوان یہ ہے:

”مصحف فاطمہ علیہا السلام باعث ختمی چشم ائمہ علیہم السلام“ تاریخ میں دو یادگار ”لَوْ لَا“ ہیں: ۱۔ عمر نے بارہا کہا: لَوْ لَا عَلَيَّ لَهْلَكَ عُمَرُ: اگر حضرت علی علیہ السلام نہ ہوتے تو میں (عمر) ہلاک اور نیست و نابود ہو جاتا!“

اس کے بعد میرے لئے یہ دعائیہ مشہور جملہ لکھا: ”احسنت! اللہ کرے زور قلم اور زیادہ!“



میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے یہ دیکھا کہ انھوں نے فارسی و عربی اشعار کا اردو میں بہترین منظوم ترجمہ بھی کر دیا ہے موصوف کا جس قدر بھی شکر یہ ادا کروں کم ہے خدا انھیں جزائے خیر دے، مدرسہ حجتیہ کے پرنسپل حجت الاسلام والمسلمین آقائے محامی کا بھی بیحد تشکر ہوں۔  
حجت الاسلام والمسلمین عالی جناب مولانا الحاج سید حسین مہدی حسینی صاحب قبلہ کا بھی نہایت شکر گزار ہوں انھوں نے مفصل اور مدلل تقریظ لکھ کر مجھ پر احسان فرمایا خداوند عالم تمام بزرگوں کا سایہ قائم رکھے ہمیشہ اسی طرح ان کی سرپرستی حاصل رہے ان کی قدردانی سے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔

یہ کتاب پانچ (۵) سال پہلے تیار ہو چکی تھی لیکن بعض وجوہات کی بنا پر تاخیر ہوتی گئی یہاں تک کہ اب زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائقین کی خدمت میں پہنچ رہی ہے۔  
تین (۳) بزرگ ایرانی علماء نے بھی لطف کیا کتاب کو باقاعدہ مہینوں اپنے پاس رکھ کر دیکھا اور مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ دیکھ کر تقریظ لکھی حوصلہ افزائی کی میں ان تمام حضرات کا بھی نہایت شکر گزار ہوں آقائے حسینی ۱۹۸۳ء میں مدرسہ حجتیہ کے پرنسپل تھے مدرسہ کے علاوہ حوزہ میں بھی درس دیتے تھے ان سے کئی کتابیں پڑھنے کا شرف حاصل ہوا آپ بہترین استاد ہیں موصوف ہی نے لکھنؤ میں ہمارا ایرانی اخبار لیا تھا جس کے بعد قم مقدسہ کے حوزہ میں درود ہوا۔

آقائے خوشنویس حوزہ کے مشہور استاد ہیں متعدد مدارس منجملہ مدرسہ حجتیہ و مرعشیہ وغیرہ میں درس دے چکے ہیں اور آقائے عابدی متعدد مدارس کے علاوہ یونیورسٹی میں بھی درس دیتے ہیں حوزہ میں اصول اور فقہ کا ”درس خارج“ دیتے ہیں خداوند عالم ان بزرگوں کا سایہ باقی رکھے۔ (آمین!)  
تاریخ و قاع: مورخہ ۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ قمری ۱۹/ ۳/ ۸۴ھ شمسی شب جمعہ ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک۔

مولف

کرار حسین اظہری مبارکپوری ہندی حوزہ علمیہ قم مقدسہ ایران

مورخہ ۲۰/ جمادی الثانیہ ۱۴۲۲ھ۔ روز ولادت حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام





باب اول

تعریف مصحف







## تعریف لغوی مصحف:

کچھ لوگوں کا خیال خام ہے کہ بارہ اماموں کو ماننے والوں کے پاس ایک دوسرا قرآن ہے جس کا نام ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام ہے اور ان کا قرآن دوسرے مسلمانوں کے قرآن سے بہت زیادہ فرق رکھتا ہے۔

شیعہ کی معتبر کتابوں میں لفظ ”مصحف فاطمہ علیہا السلام“ کا ذکر ہوا ہے یہاں پر سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ”صحیفہ اور مصحف“ کے کیا معنی ہیں؟ پھر آئندہ بحثوں میں اس کی وضاحت پیش کی جائے گی کہ مصحف فاطمہ علیہا السلام سے مراد کیا ہے؟ ذیل میں اہل لغت کے اقوال اور ان کے نظریات کو نقل کیا جا رہا ہے تاکہ لفظ ”مصحف“ کے معنی خوب اچھی طرح واضح ہو جائیں:

۱۔ فرہنگ عمید میں ہے:

صَحِيفَه: خط، ورق، کتاب، چھوٹی کتاب، اخبار، اس کی جمع صَحَائِف اور

صُحُف ہے۔ [۴]

مُصْحَف: کتاب، خطوط اور وہ اوراق جنہیں ایک جلد میں جمع کیا گیا ہو اس



کے معنی، قرآن مجید کے بھی ہیں اور اس کی جمع ”مَصَاحِف“ ہے۔ [۵]

۲۔ ڈاکٹر محمد معین نے اپنی فرہنگ میں لکھا ہے:

مُصْحَف: یہ اِصْحَاف کا اسم مفعول ہے: ۱۔ ایسے اوراق کا مجموعہ جنہیں ایک جلد میں رکھا جائے، جلد ۲۔ کتاب ۳۔ کتاب آسمانی ۴۔ قرآن (اسم خاص ہے)۔ [۶]

صُحُف: یہ صحیفہ کی جمع ہے، خطوط کتابیں۔ [۷]

۳۔ محقق بزرگوار دہخدا نے لکھا ہے:

صَحِيفَة: خط، اس کی جمع صَحَائِف اور صُحُف ہے، لکھا ہوا خط، کتاب (منتہی الارب) کتاب اور رسالہ۔ (غیاث اللغات) [۸]

مُصْحَف، مَصْحَف، مِصْحَف: جمع کئے گئے خطوط (ناظم الاطباء) کاپی، اس کی جمع مَصَاحِف ہے (منتہی الارب) جس میں صحیفے اور رسالے جمع کئے گئے ہوں (غیاث) ایسے اوراق کا مجموعہ جنہیں ایک جلد میں رکھا جائے، جلد، مجلد۔ [۹]

۴۔ مصباح المنیر میں ہے:

الصَّحِيفَة: قطعة من جلد او قرطاس كتب

فيه... والجمع: صحف (بضمتين) و صحائف.

المُصْحَف: بضم الميم اشهر من كسرھا: صحیفہ، کھال یا کاغذ کا وہ

ٹکڑا جس پر لکھا جائے... جمع صُحُف (بہ ضم صاد وحاء) اور صحائف ہے.



مُصْحَف: (بضم میم) مُصْحَف (بہ کسر میم) سے زیادہ مشہور ہے۔ [۱۰]

۵۔ مجمع البحرین میں ہے:

الصحيفة: قطعة من جلد او قرطاس كتب فيه ومنه صحيفة فاطمة عليها السلام روى ان طولها سبعون ذراعاً... والمُصْحَف: بضم الميم اشهر من كسر ها: صحيفه، کھال یا کاغذ کا وہ ٹکڑا جس پر لکھا جائے اور صحیفہ فاطمہ علیہا السلام بھی اسی قبیل سے ہے روایت کے مطابق وہ صحیفہ ستر (۷۰) ہاتھ طولانی ہے... مُصْحَف (بضم میم) مُصْحَف (بہ کسر میم) سے زیادہ مشہور ہے۔ [۱۱]

۶۔ مفردات راغب میں ہے:

الصحيفة: المبسوط من الشيء كصحيفة الوجه والصحيفة التي يكتب فيها وجمعها صحائف وصحف... والمصحف ما جعل جامعاً للصحف المكتوبة وجمعه مصاحف: ہر پھیلی ہوئی چیز کو صحیفہ کہتے ہیں جیسے چہرہ کی کھال اور صحیفہ وہ چیز ہے جس پر لکھا جائے اس کی جمع صحائف و صحف ہے... مصحف وہ چیز ہے جو چند لکھے ہوئے صحیفوں پر مشتمل ہو اس کی جمع، مصاحف ہے۔ [۱۲]

۷۔ المنجد میں لکھا ہے:

الصحيفة: ج: صحائف و صحف: القرطاس المكتوب. الورقة



من الكتاب بوجهيها. الجريدة.

المصحف، المصحف، المصحف: ج: مصاحف: ما جمع من  
الصحف بين دفتي الكتاب المشدود: صحيفه کی جمع، صحائف و صحف ہے  
یعنی لکھا ہوا کاغذ، ورق۔

مصحف یعنی کتاب، مجلد کتاب اس کی جمع مصاحف ہے۔ [۱۳]

۸۔ فرہنگ نظام میں ہے:

مصحف: ۱۔ لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ جسے کتاب کہتے ہیں ۲۔ قرآن

مجید۔ [۱۴]

۹۔ لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں ہے:

صحيفه: وہ چیز جس میں لکھا جائے اس کی جمع صحائف، صحف اور

صحف ہے... مصحف و مصحف: لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ جسے مجلد

کر دیا گیا ہو جس میں چند صحیفے جمع ہوں... از ہری نے کہا: مصحف کو اس لئے

مصحف کہا جاتا ہے کہ اس میں لکھے ہوئے صحیفے جمع کر دیئے جاتے ہیں جو مجلد ہوتا

ہے، فرانے کہا: اس لفظ کو مصحف اور مصحف کہا جاتا ہے... [۱۵]

۱۰۔ معجم مقاییس اللغة میں ہے:

صحف: اس کے اصلی معنی انبساط اور گستر دگی (پھیلاؤ) کے ہیں اسی لئے

کھلتے ہوئے چہرہ کو صحیفہ کہا جاتا ہے جس صفحہ پر کوئی بات لکھی جاتی ہے اسے بھی



صحیفہ کہا جاتا ہے چونکہ کاپی اور کتاب وغیرہ میں لکھنے کے لئے جگہ بالکل کھلی ہوتی ہوتی ہے اسی لئے ان کو بھی صحیفہ کہا جاتا ہے۔ [۱۶]

صَحِیفَہ: چمڑے یا کاغذ کا وہ ٹکڑا جس پر لکھا جائے اسے صحیفہ کہتے ہیں۔ [۱۷]  
مُصَحَّف: اس وجہ سے مصحف کہتے ہیں کہ دو دفتیوں کے درمیان اس میں بہت سے نوشتے ہوتے ہیں۔ [۱۸]

مُصَحَّف: عام طور سے مصحف چند صحیفوں اور صحف سے تشکیل پاتا ہے۔ [۱۹]  
اس تفصیل کے بعد اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ صحیفہ اور مصحف کے اصل لغوی معنی انبساط (کھلنے) اور سطح (ہموار ہونے) کے ہیں خواہ وہ چیز کوئی دھات مثلاً تانبا وغیرہ ہو یا چمڑا یا کاغذ البتہ یہ شرط ہے کہ وہ لکھنے کے لئے ہو۔

اس وقت لکھنے پڑھنے کے آلات میں بہت ترقی ہو چکی ہے شروع شروع میں خاک اور گل پر لکھا جاتا تھا پھر پتھر پر لکھا جانے لگا اس کے بعد آہستہ آہستہ تانبے، پتے، لکڑی اور درخت کی چھالوں پر لکھا جانے لگا پھر دھیرے دھیرے اتنی زیادہ ترقی ہوئی کہ انسان نے جانوروں کی کھال پر دباغی کی قدرت حاصل کر لی خاص طور سے ہرن، گائے اور اونٹ کی کھالوں پر دباغی کے بعد لکھا جانے لگا اس کے بعد اہل مصر اور چین نے کاغذ، ایجاد کئے روئی لوگ سفید ریشمی کپڑوں پر لکھتے تھے۔ [۲۰]

کتابت، کتاب اور کاپیوں کی ان مختلف فضاؤں کو ”صحیفہ، صحف



اور مصحف ”کہا جانے لگا اسی لئے گزشتہ ایام میں لفظ مصحف کوئی خاص عنوان نہیں رکھتا تھا اور کسی معین و مخصوص کتاب کا نام نہ تھا اسلام سے پہلے بھی اس کی کوئی خاص اصطلاح نہ تھی کیونکہ جن کاغذوں پر لکھ دیا جاتا ان پر لفظ مصحف کا اطلاق ہونے لگتا تھا اسلام سے پہلے جن دینی کتابوں کو لفظ صحف و مصحف سے یاد کیا گیا ہے وہ صرف اس لئے ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے انبیاء کی لوحیں اور لکھی ہوئی باتیں ان میں موجود ہیں۔ [۲۱]

## فرق بین صحف و مصحف:

اکثر اہل لغت نے جس خاص نکتہ کی طرف متوجہ کیا وہ یہ ہے کہ لفظ مصحف کی تعریف کرتے وقت اس میں جامعیت کے علاوہ ایک قید کا اضافہ کیا کہ مصحف وہ چیز ہے جس کے مطالب لکھنے کے بعد دو دفتیوں کے درمیان قرار دیئے گئے ہوں یہ قید اکثر کتب لغت جیسے تاج العروس (۱۶۱/۶) لسان العرب (۱۸۶/۹) صحاح اللغۃ (۱۳۸/۴) العین (۱۲۰/۳) میں موجود ہے۔

صحف اور مصحف میں فرق یہ ہے کہ صحف کا صرف اوراق والواح پر اطلاق ہوتا ہے لیکن جب انھیں اوراق کو جمع کر کے سب کا صرف ایک مجموعہ بنادیں پھر دو لوح یا دو دفتیوں کے درمیان رکھ دیں تو وہ مصحف کہلائے گا اسی لئے لفظ مصحف کی یہ مختصر اور جامع و مانع تعریف کی گئی ہے:



المصحف: هو الجامع للمصحف المكتوبة بين الدفتين: مصحف  
لکھے ہوئے صحف کے ایسے مجموعہ کو کہتے ہیں جو دو دفتیوں کے درمیان میں ہو۔  
اگر تاریخ میں یہ عبارت موجود ہے: ”قرآن کو مصحف میں رکھا گیا“ تو اس  
سے مراد یہ ہے کہ پہلے اس کو پراگندگی سے نکال کر اس کے اوراق والواح کو  
اکٹھا کیا گیا پھر دو دفتیوں کے درمیان رکھ دیا گیا انھیں دو عنوان کے اعتبار سے  
قرآن اور مصحف کے درمیان فرق ہے۔ [۲۲]

### لفظ مصحف کے حرکات:

آقائے اکرم برکات عاظمی دام ظلہ العالی نے فرمایا: مصحف کے لغوی معنی  
بیان کرنے سے پہلے یہ بیان کر دینا مناسب ہے کہ اہل لغت کے اقوال کا تتبع  
کرنے کے بعد یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس لفظ کو حسب ذیل تین (۳) حرکتوں اور  
طریقوں سے پڑھا جاسکتا ہے:

۱۔ الْمُصْحَف: [بہ ضم میم] یہی مشہور ہے اور [۲۳] یہ لفظ اسم مفعول ہے۔

[۲۴] یہ لفظ یا قیس کی لغت ہے جیسا کہ عبید نے ذکر کیا ہے۔ [۲۵]

۲۔ المِصْحَف: [بہ کسر میم] عرب کے نزدیک میم پر ضمہ، ثقیل تھا لہذا اسے

کسرہ دے دیا جیسا کہ قرآن سے منقول ہے۔ [۲۶] یا لغت تمیم ہے جیسا کہ ابن عبید

نے ذکر کیا ہے۔ [۲۷]



۳۔ المَصْحَف: [بفتح میم] کسائی کے علاوہ کسی بڑے اہل لغت نے ”میم“ پر ”فتح“ نہیں دیا ہے۔ [۲۸]

## لفظ مصحف کی مزید وضاحت:

زبان وادب کے ماہرین نے لکھا ہے: الْجَامِعُ لِلْمَصْحَفِ الْمَكْتُوبَةِ بَيْنَ الدَّفَتَيْنِ: لکھے ہوئے صحیفوں کے ایسے مجموعہ کو مصحف کہتے ہیں جو دو دفتیوں کے درمیان میں ہو۔ [۲۹]

اس تعریف میں خصوصی طور پر دو لفظ ”المصحف اور الدفتین“ زیادہ توجہ اور اہمیت کے حامل ہیں لہذا مصحف کی تعریف کرنے سے پہلے مقدمہ کے طور پر ان دو لفظوں کی وضاحت کر دینا ضروری ہے پھر اصل مطلوب پر تفصیلی بحث کی جائے گی:

الصُّحُف: یہ لفظ صَحِيفَة کی جمع ہے اور صحیفہ وہ چیز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے: ”ہر وہ چیز جس پر لکھا جائے خواہ وہ پتے ہوں یا کاغذ یا ان کے مانند دوسری چیزیں۔“ [۳۰]

الدَّفَتَان: یہ لفظ ”دَفَّة“ کا تشبیہ ہے جس کے معنی یہ ہیں:

کنارہ اور ہر چیز کا پہلو۔ [۳۱] اور اس کے اوپر و نیچے کا حصہ، دَفَّةُ الْكِتَاب یعنی کتاب کی جلد، دَفَّتَا الْمَصْحَف یعنی مصحف کے دونوں طرف کے حصے۔



[۳۲]... اور کہا جاتا ہے: دَفَّتَا الطَّبْل یعنی باجے کے دونوں طرف کا چمڑا، اسی قبیل سے ہے: دَفَّتَا الْمُصْحَف یعنی مصحف کے دونوں طرف کے حصے ایک حصہ اوپر اور دوسرا نیچے ہوتا ہے یہ دونوں اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

مصحف کے معنی میں دو چیزیں قابل ملاحظہ ہیں:

۱۔ مصحف چند صحیفوں کا مجموعہ ہوتا ہے پس ایک صحیفہ پر بطور حقیقت اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا ہے۔ [۳۳] اسی اعتبار سے مصحف اور کتاب کے معنی میں فرق ہے۔

۲۔ صحف کے لئے ضروری ہے کہ وہ دو دفتیوں کے درمیان میں ہو جیسا کہ گزر چکا برخلاف لفظ مصحف کے کیوں کہ اس کے معنی میں یہ شرط نہیں ہے۔ [۳۴]  
خلاصہ یہ ہوا کہ مصحف یعنی مجلد کتاب پس تمام اقوال سے نتیجہ یہ نکلا کہ عربی زبان میں مصحف ہر مجلد کتاب کو کہتے ہیں اور یہ لفظ صرف قرآن سے مخصوص نہیں ہے۔ [۳۵]

## تعریف اصطلاحی مصحف:

عام اصطلاح میں مصحف ہر اس کتاب کو کہتے ہیں جو مجلد ہو اور خاص اصطلاح میں مصحف اس کتاب کو کہتے ہیں جس کے مطالب، خداوند عالم کی جانب سے اس کے سب سے عظیم فرشتہ جبریل امین کے ذریعہ پیغمبر خدا حضرت



محمد مصطفیٰ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پر القاء کئے گئے اور اسی وقت اس کے لکھنے کا شرف آپ کے شوہر بزرگوار، صاحب ذوالفقار، حیدر کرار مولا علی علیہ السلام کو حاصل ہوا جو حضرات معصومین علیہم السلام کی روایات میں ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام کے نام سے مشہور ہے شروع سے آخر تک اس کے سارے مطالب و مضامین، وحی اور القاء کی صورت میں نازل ہوئے قرآن مجید کا ایک حرف بھی اس میں موجود نہیں ہے۔

### خلاصہ معنی مصحف:

اہل لغت کی ان تمام توضیحات و تعبیرات سے نتیجہ نکلا کہ لفظ مصحف کے معنی یہ ہیں: ایسی کتاب اور ایسے لکھے ہوئے اوراق کا مجموعہ جسے ایک جلد میں دو دفتیوں کے درمیان رکھا گیا ہو اگرچہ اس لفظ کا اطلاق، قرآن مجید پر بھی ہوا ہے لیکن کسی دلیل کے ذریعہ قرآن سے مخصوص نہیں ہے لہذا ہر کتاب اور لکھی ہوئی چیز پر اس کا اطلاق کر سکتے ہیں اور اگر کسی لغت و فرہنگ میں اس کے مؤلف نے مصحف کے معنی ”قرآن“ کے لکھے ہیں تو یہ از باب مصداق ہے اور مصداق کی کوئی حد معین نہیں ہے ان میں بڑی کثرت ہے۔

ہمارے استاد محترم آقائے جعفر الہادی نے فرمایا:

جب لفظ مصحف، الف و لام عہد ذکر یا ذہنی کے ساتھ ہو تو اس سے قرآن



مراد ہوگا مثلاً ”المُصْحَفُ“ یعنی قرآن کریم اور جب یہ لفظ، کلمہ مبارک فاطمہ علیہا السلام کی طرف مضاف ہو مثلاً ”مُصْحَفُ فَاطِمَةَ“ (علیہا السلام) تو قرآن کے معنی میں نہ ہوگا بلکہ ”کتابِ فاطمہ“ علیہا السلام کے معنی میں ہوگا۔

### کیا مصحف، قرآن کا خصوصی نام ہے؟

گزشتہ مباحث میں یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ لفظ مصحف، قرآن کا نام نہیں ہے آیہ کریمہ ”صُحُفًا مُّطَهَّرَةً“ کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ اس سے قرآن مجید کی طرف اشارہ ہے لیکن یہ صرف لغوی معنی کے اعتبار سے ہے یعنی ایسی کتابیں جو لکھے ہوئے اوراق پر مشتمل ہیں اسی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتابوں پر بھی اس لفظ کو لغوی معنی کے اعتبار سے اطلاق کیا گیا ہے: **إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى، صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى: بیشک یہی بات اگلے صحیفوں، ابراہیم علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں بھی ہے۔ [۳۶]**

### معیار شناخت معنی مصحف:

لفظ مصحف کے معنی لغوی وغیرہ کے پہچاننے کا طریقہ و معیار یہ ہے کہ اگر یہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد لغوی معنی ہوں گے جو معنی ”کتاب“ کے مساوی ہیں مثلاً مصحفِ فاطمہ یعنی فاطمہ زہرا علیہا السلام کی کتاب۔



البتہ کبھی لفظ مصحف کسی شخص کی طرف مضاف ہوتا ہے اس کے باوجود بھی اس سے مراد قرآن ہی ہوتا ہے مثلاً ”مصحف عائشہ و مصحف حفصہ“ کیونکہ ان کے پاس موجودہ قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن نہ تھا آگے اسی کتاب کے تیسرے باب میں اس کی مفصل بحث آئے گی۔ (ان شاء اللہ)

اگر مضاف، واقع نہ ہو تو اس سے غالبی معنی مراد ہوں گے یعنی ”قرآن کریم“ دوسری صورت (عدم اضافت) کے لئے چند روایات بعنوان استدلال نقل کی جا رہی ہیں:

روایت (۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: النَّظَرُ فِي الْمُصْحَفِ مِنْ غَيْرِ قِرَاءَةِ عِبَادَةٍ: صرف قرآن مجید میں دیکھنا جب کہ انسان اسے نہ پڑھے یہ بھی عبادت ہے۔ [۳۷]

روایت (۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَيْسَ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الْمُصْحَفِ نَظْرًا: قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھنے سے زیادہ شیطان پر کوئی چیز دشوار و ناگوار نہیں ہے۔ [۳۸]

روایت (۳) پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الْقِرَاءَةُ فِي الْمُصْحَفِ أَفْضَلُ مِنَ الْقِرَاءَةِ ظَاهِرًا: قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے بہتر ہے۔ [۳۹]



## لفظ مصحف، نزول قرآن کے بعد:

بلا شک، اسلام کے بعد لفظ مصحف، لکھے ہوئے قرآن پر کثرت کے ساتھ استعمال ہونے لگا اور اس معنی میں مشہور ہو گیا لیکن مشہور ہونا اس بات کا موجب نہیں بنے گا کہ وہ اپنے وسیع لغوی معنی میں استعمال ہونا لغو اور بند ہو جائے بلکہ وہ اپنے سابق لغوی معنی پر باقی رہے گا اور قرآن کریم کے علاوہ دوسرے معنی میں بھی استعمال ہوتا رہے گا جیسا کہ بہت سے آثار و نصوص میں لفظ مصحف کو قرآن مجید کے علاوہ دوسرے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ [۴۰]

## کیا خود قرآن نے اپنے کو مصحف بتایا؟

قرآن مجید کی متعدد آیات کریمہ میں اس کے بہت سے نام اور متعدد صفتیں بیان ہوئی ہیں لیکن ان تمام اسماء و صفات میں لفظ ”مصحف“ قطعی طور پر نہیں آیا ہے ہمارے استاد آقائے جعفر الہادی خوشنویس دام ظلہ نے ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام کے جزوہ میں قرآن مجید کے صرف یہ تین نام بعنوان مثال ذکر کئے ہیں:

۱۔ ذکر ۲۔ کتاب ۳۔ فرقان، اسی طرح آقائے اکرم برکات عالمی نے بھی صرف ان تین ناموں پر اکتفا کی: ۱۔ قرآن ۲۔ کتاب ۳۔ فرقان، موصوف نے فرمایا:

سیوطی نے اتقان میں ابوالمعالی [عزیری بن عبد الملک معروف بہ شید لہ



صاحب کتاب برہان] کے حوالہ سے قرآن مجید کے پچپن (۵۵) ناموں کو ذکر کیا ہے۔ [۴۱]

ابوالفتوح رازی نیشاپوری صاحب تفسیر روح البیان و روح الجنان نے فرمایا: ”خداوند عالم نے قرآن مجید کی عظمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور مخلوق کے لئے اس میں بہت زیادہ فائدے موجود ہونے کے اعتبار سے اس کتاب کو متعدد شریف ناموں سے یاد کیا تاکہ اس کی مخلوق کو قرآن مجید کی عظمت و جلالت کا اندازہ ہو سکے۔“

صاحب تفسیر نے اس کتاب میں قرآن کے تینتالیس (۲۳) نام ذکر کئے ہیں اور ہر نام کے لئے ایک آیت یا کئی آیتیں شاہد کے عنوان سے بیان کی ہیں۔ [۴۲]

الاتقان فی علوم القرآن کے مترجم آقائے ڈاکٹر محمد جعفر اسلامی نے تمام اسمائے قرآن کا ترجمہ کرنے اور انھیں نقل کرنے کے بعد حاشیہ میں لکھا: ”بعض کلمات جنھیں شید لہ نے ذکر کیا ہے وہ قرآن مجید کے نام نہیں ہیں بلکہ اس کی صفت شمار ہوتے ہیں جیسے: قُرْآنًا عَرَبِيًّا، شید لہ نے بہت سے ناموں کو ذکر نہیں کیا ہے جیسے: حکم، ذکر، مومن، تبیان، سراج، منیر، نعمت اور اُم الکتاب وغیرہ وغیرہ میں نے کتاب ”ردّ بررد“ میں اسی (۸۰) ناموں سے زیادہ بیان کئے ہیں جو اس کتاب [ترجمہ اتقان] کے بعد بنیاد اسلامی کی طرف سے



شائع ہوگی، ان شاء اللہ“ (انتہی) [۴۳]  
کاش آقائے اسلامی یہ بھی بتاتے کہ مذکورہ نام (حکم... ام الکتاب) کن سوروں  
اور آیتوں میں آئے ہیں تو کتنا بہتر ہوتا!

کتاب اتقان کا ایک دوسرا بھی فارسی ترجمہ ہے جسے آقائے مہدی قزوینی نے  
کیا ہے اس کی پہلی جلد میں صفحہ ۱۸۱ سے ۱۸۶ تک کوئی حاشیہ اور نوٹ وغیرہ نہ مل  
سکا مترجم نے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کی ہے۔

### قرآن میں قرآن کے اسماء و صفات:

چوں کہ تلاش کے بعد بھی کتاب ”ردّ بر ردّ“ کتب خانوں میں دستیاب نہ ہو سکی  
لہذا ہم تفسیر ابوالفتوح رازیؒ سے قرآن مجید کے تینتالیس (۴۳) اسماء و صفات کو  
نقل کر رہے ہیں اس کے بعد ۴۴ سے ۶۵ تک اتقان سے اور پھر ۶۶ سے ۶۷ تک  
اس کے ترجمہ سے نقل کریں گے اگرچہ اسم اور صفت میں فرق ہے لیکن چونکہ دونوں  
عنوان خدا کی کتاب ”قرآن مجید“ کی تعریف و توصیف میں موثر ہیں لہذا ہم نے  
اس بحث کے عنوان کو جامع قرار دیا تا کہ صرف اسم میں منحصر نہ رہے۔



## ﴿قرآن کے اسماء و صفات﴾

نمبر شمار	اسماء و صفات	نام سورہ	سورہ نمبر	آیت نمبر
۱	قُرْآن	بقرہ	۲	۱۸۵
۲	فُرْقَان	فرقان	۲۵	۱
۳	کِتَاب	بقرہ	۲	۲۰۱
۴	ذِکْر	انبیاء	۲۱	۵۰
۵	تَنْزِیل	واقعة	۵۶	۸۰
۶	حَدِیْث	زمر	۳۹	۲۳
۷	مَوْعِظَة	یونس علیہ السلام	۱۰	۵۷
۸	تَذْکِرَة	حاقة	۶۹	۲۸
۹	حُکْم	رعد	۱۳	۳۷
۱۰	ذِکْرِی	ذاریات	۵۱	۵۵
۱۱	حِکْمَة	قمر	۵۴	۵
۱۲	حَکِیم	یس	۳۶	۲
۱۳	مُهِیْمِن	مائدة	۵	۲۸



١٢	شَافِي (شِفَاء)	بنی اسر آئیل	١٤	٨٢
١٥	هُدَى	بقرة	٢	٢
١٦	هَادِي (يَهْدِي)	جَنّ	٤٢	٢
١٧	الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيم	فاتحة الكتاب	١	٦
١٨	نُور	اعراف	٤	١٥٤
١٩	رَحْمَة	يونس عَلَيْهِ السَّلَام	١٠	٥٤
٢٠	حَبْل	آل عمران	٣	١٠٣
٢١	رُوح	شورى	٣٢	٥٢
٢٢	قَصَص	يوسف عَلَيْهِ السَّلَام	١٢	٣
٢٣	حَقّ	حاقة	٦٩	٥١
٢٤	بَيَان	آل عمران	٣	١٨٣
٢٥	تَبْيَان	نحل	١٦	٨٩
٢٦	بَصَائِر	اعراف	٤	٢٠٣
٢٧	فَصْل	طارق	٨٦	١٣
٢٨	عِصْمَة (١)	•	•	•
٢٩	مُبَارَك	انبياء	٢١	٥٠



٢٠	نُجُوم	واقعة	٥٦	٤٥
٣١	مَجِيد	ق	٥٠	١
٣٢	عَزِيز	فُصِّلَتْ	٣١	٣١
٣٣	كَرِيم	واقعة	٥٦	٤٤
٣٤	عَظِيم	حجر	١٥	٨٤
٣٥	سِرَاج	احزاب	٣٣	٣٦
٣٦	مُنِير	احزاب	٣٣	٣٦
٣٧	بَشِير	فُصِّلَتْ	٣١	٣
٣٨	نَذِير	فُصِّلَتْ	٣١	٣
٣٩	عَجَب	جَنّ	٤٢	١
٤٠	قِيم	كهف	١٨	٢
٤١	مُبِين	يوسف العليّة	١٢	١
٤٢	نِعْمَة	ضُحَى	٩٣	١١
٤٣	عَلِيّ	زُخْرَف	٣٣	٣
٤٤	كَلَام	توبة	٩	٦
٤٥	هِدَايَة	انعام	٦	١٥٣



٢٦	قَوْل	طارق	٨٦	١٣
٢٧	نَبَأٌ عَظِيمٌ	نَبَأ	٤٨	١
٢٨	أَحْسَنُ الْحَدِيثِ	زمر	٣٩	٢٣
٢٩	مَثَانِي	زمر	٣٩	٢٣
٥٠	مُتَشَابِه	زمر	٣٩	٢٣
٥١	وَحْي	انبياء	٢١	٢٥
٥٢	عَرَبِيّ	يوسف <small>عليه السلام</small>	١٢	٢
٥٣	عِلْم	بقرة	٢	١٣٥
٥٣	عَرْوَةُ الْوُثْقَى	بقرة	٢	٢٥٦
٥٥	صِدْق	زمر	٣٩	٣٣
٥٦	عَدْل	انعام	٦	١١٥
٥٧	أَمْر	طلاق	٥٦	٥
٥٨	مُنَادِي	آل عمران	٣	١٩٣
٥٩	بُشْرَى	بقرة	٢	٩٤
٦٠	زُبُور	انبياء	٢١	١٥٠
٦١	بَلَاغ	ابراهيم <small>عليه السلام</small>	١٣	٥٢



۶۲	صُحُف	عبس	۸۰	۱۳
۶۳	مُكْرَم	عبس	۸۰	۱۳
۶۴	مَرْفُوع	عبس	۸۰	۱۴
۶۵	مُطَهَّر	عبس	۸۰	۱۴
۶۶	مُؤْمِن (۲)	•	•	•
۶۷	أُمُّ الْكِتَاب	زخرف	۲۳	۴

**نوٹ:** ہم نے اپنے کشل کی پندرہویں جلد میں کل چھتر (۷۶) اسماء بترتیب حروف تہجی بیان کئے ہیں دیکھئے: کشل اظہری: ۱۵/۲۵ تا ۱۰۰، نمبر ۱۹ تا ۱۱۳۔  
تمام اسماء کو تفسیر محقق سے نقل کیا ہے ”عِصْمَة، مُؤْمِن“ ان دونوں ناموں کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(۱) عِصْمَة: کشل کی مذکورہ جلد میں حرف ”ع“ سے جو نام ہیں وہ یہ ہیں:  
۳۴۔ عَجَب ۳۵۔ عَدَل ۳۶۔ عَرَبِي ۳۷۔ عُرْوَةُ الْوُثْقَى ۳۸۔ عَزِيز ۳۹۔  
عَظِيم ۴۰۔ عِلْم ۴۱۔ عَلِيّ۔

مفسر بزرگوار جناب شیخ ابوالفتوح رازیؒ نے ”نامہائے قرآن و معانی آن“  
اس فصل میں اجمال کے طور پر تینتالیس (۴۳) ناموں کو شمار کر کے کہا:  
”ہم ہر ایک کی تفصیل بیان کریں گے کہ کون سا نام کس آیت میں آیا ہے۔“



افسوس کہ ”عصمت“ کے علاوہ چند دیگر ناموں کی بھی یہ تفصیل نہ بتائی کہ کس آیت میں ہے؟!۔

موصوفؒ نے شروع میں پہلی جلد (مطبوعہ آستان قدس رضوی مشہد مقدس) کے صفحہ ۸ پر اجمال کے وقت ”فصل“ کے بعد ”عِصْمَة“ اور پھر ”مُبَارَك“ ناموں کو ذکر کیا ہے لیکن ”عِصْمَة“ کے لئے شاہد کے طور پر کوئی ایک آیت پیش نہ کی یا تو بھول گئے یا ہے ہی نہیں کیونکہ تفصیل کے وقت صفحہ ۱۳ پر ”فصل“ کے بعد بلافاصلہ ”مُبَارَك“ کو بیان کر دیا یہ تفسیر ۱۳ھ شمسی میں ڈاکٹر محمد جعفر یا حقی اور ڈاکٹر محمد مہدی ناصح کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی ان دونوں نے بھی کوئی توجہ نہ دی چنانچہ دونوں مقامات (صفحہ ۸، ۱۳) پر مؤلف کی طرح نقل کر دیا ان دونوں ڈاکٹروں کے علاوہ جن لوگوں نے اس تفسیر پر کام کئے ہیں وہ بائیس (۲۲) افراد ہیں سب کے نام شروع میں لکھے ہوئے ہیں اتنے افراد نے مل کر یہ کام کیا تب بھی یہ عیب باقی رہ گیا ظاہر ہے کہ تصحیح و تحقیق کرنے والوں نے محقق بزرگوار آیت اللہ آقائے ابوالحسن شعرانی کی تصحیح شدہ یہی تفسیر (مطبوعہ اسلامیہ تہران ۲۵۳۶ شاہنشاہی) بھی ضرور دیکھی ہوگی اس میں بھی اس مقام پر کوئی حاشیہ نہیں ہے پہلی جلد میں ”کشف الآیات“ بھی ہیں بہر حال نہ تو اس میں اور نہ تو مجم قرآن میں یہ نام نہ مل سکا۔ اس سے بھی زیادہ تعجب اس بات پر ہے کہ مطبوعہ مشہد مقدس کے ٹائٹل پر مذکورہ عظیم ادبی تفسیر کا نام اس طرح (حرف ”ض“ کے ساتھ) لکھا ہوا ہے:



”رَوْضُ الْجَنَانِ وَرُوحُ الْجَنَانِ فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ“

علامہ شعرانی کی تصریح کے مطابق یہ نام غلط ہے مرحوم نے تحریر فرمایا ہے:

”شیخ ابوالفتوح کے ایک شاگرد محمد بن علی بن شہر آشوبؒ مازندرانی ہیں انھوں

نے اپنی کتاب ”معالم العلماء“ میں لکھا ہے: میرے استاد کی کتاب ”روح الجنان

وروح الجنان فی تفسیر القرآن“ فارسی زبان میں ایک عجیب تفسیر ہے۔“

شیخ حر عاملیؒ نے کتاب ”الآمل“ میں ”روض الجنان“ نام بتایا ہے جب

کہ یہ ”روح الجنان“ کی تصحیف ہے کیونکہ صحیح ”روح الجنان“ ہے اس نام میں

بہت لطافت ہے: رُوحُ الْجَنَانِ وَرُوحُ الْجَنَانِ یعنی جنت کی بہترین ہوا اور

دل کی جان، اگر بغیر حرکات کے لکھا جائے تو دونوں لفظ مشابہ لگتے ہیں تکرار کا وہم

وگمان ہوتا ہے یہ صنائع بدیع کی ایک شیریں جناس اور دلنشین صنعت ہے ادیب

مفسر نے اپنے ادبی ذوق کے مطابق تفسیر کا یہ عجیب نام رکھا انھوں نے اپنی ایک

دوسری کتاب شرح شہاب الاخبار کا نام بھی اسی طرح یہ رکھا ہے:

رُوحُ الْاَحْبَابِ وَرُوحُ الْاَلْبَابِ یعنی دوستوں کی خوشی و آسائش اور عقلوں کی جان۔

رُوحُ: آسائش و باد نسیم؛ رُوحُ: جان؛ جَنَانِ اَوَّلُ، جَنَّةُ کی جمع ہے اور جَنَانِ

دوم بمعنی دل ہے ناسخ [کاتب] لوگ ایسے الفاظ کو مانوس لفظ سے بدل دیتے ہیں

میری تحریروں میں بھی ایسا بہت ہوا ہے۔ (روح الجنان و رُوح الجنان: ۱۸/۱ و ۱۹)

(۲) مُوْمِن: کُشُول کی مذکورہ جلد میں حرف ”م“ سے جو نام ہیں وہ یہ ہیں:



۲۸۔ مُبَارَك ۲۹۔ مُبِين ۵۰۔ مُتَشَابِه ۵۱۔ مَثَانِي ۵۲۔ مَجِيد ۵۳۔ مُحْكَم ۵۴۔  
مَرْفُوعَة ۵۵۔ مُصَدِّق ۵۶۔ مُطَهَّرَة ۵۷۔ مُفْصَّل ۵۸۔ مُكْرَّمَة ۵۹۔ مُنَادِي ۶۰۔  
مَوْعِظَة ۶۱۔ مُهَيِّمِن.

## نام پر بلاوجہ اعتراض!

بعض لوگوں پر بڑا تعجب ہوتا ہے وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ”کتاب فاطمہ علیہا السلام“ کا نام کیوں ”مصحف فاطمہ علیہا السلام رکھا گیا؟

حالانکہ یہ لفظ، قرآن مجید کی آیات کریمہ میں کہیں بھی اس کی توصیف کے عنوان سے نہیں آیا ہے پورے قرآن میں کہیں بھی قرآن نے اپنے کو ”مصحف“ نہیں بتایا ”سیبویہ“ پر کوئی اعتراض نہیں کرتا کہ کیوں اس نے اپنی کتاب کا نام ”الکتاب“ رکھا؟ جب کہ قرآن مجید کے متعدد ناموں میں سے اس کا ایک نام ”کتاب“ بھی ہے اور متعدد آیات نے اس کتاب وحی کو ”کتاب“ کے نام سے یاد کیا ہے۔ [۴۴] قرآن کے ناموں اور صفتوں کی اجمالی فہرست اس سے پہلے گزر چکی ہے۔  
معجم قرآن میں دوسو تیس (۲۳۰) مقامات پر لفظ ”کتاب“ کا ذکر ہے اکثر مقامات پر اس سے مراد ”قرآن مجید“ ہے۔ [۴۵]



کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کو مصحف کہا؟

اگرچہ لفظ مصحف، قرآن مجید میں نہیں ہے لیکن متعدد روایات میں جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں ان میں آپ کی زبان مبارک پر یہ لفظ جاری ہوا البتہ یہ اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ مصحف کو قرآن کا نام قرار دیا ہو کوئی مسلمان اس کا دعویٰ نہیں کر سکتا اس سلسلہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول تین حدیثیں پہلے گزر چکی ہیں۔ [۴۶]  
دوسری روایات میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ مصحف کو لکھے ہوئے قرآن کے معنی میں استعمال فرمایا ہے علامہ محقق سید جعفر مرتضیٰ عاظمی [دام ظلہ] نے اپنی گراندہ کتاب ”حقائق ہامہ“ میں انھیں بیان فرمایا ہے اور ان روایات سے استدلال کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی میں قرآن مجید، جمع ہو چکا تھا۔ [۴۷]

### لفظ مصحف و صحابہؓ

واقعاً بڑے تعجب کی بات ہے کہ سابقہ روایات اور ان کے مانند دیگر روایات کے بھی ہوتے ہوئے جن میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ مصحف استعمال کر کے قرآن کا ارادہ کیا اس کے باوجود بھی اہل سنت کی بعض کتابوں میں لکھا



ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں قرآن کو مصحف نہیں کہا گیا بلکہ ابوبکر کے زمانہ میں لفظ مصحف کا اطلاق، قرآن پر شروع ہوا جیسا کہ سیوطی نے تاریخ مظفری سے نقل کیا ہے:

”جب ابوبکر نے قرآن کو جمع کیا تو حکم دیا کہ اس کے لئے کوئی نام رکھا جائے کسی نے کہا: انجیل، دوسرے نے کہا: سفر، یہ نام لوگوں کو پسند نہ آئے آخر میں ابن مسعود [صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] نے کہا: ”میں نے حبشہ میں ایک کتاب دیکھی تھی لوگ اسے مصحف کہتے تھے۔“ اس طرح سے قرآن مجید کا نام ”مصحف“ رکھ دیا گیا۔“ [۴۸]

اسی مضمون اور معنی کی ایک دوسری روایت بھی ہے جسے کتانی نے کتاب مصاحف ابن شیبہ سے نقل کیا ہے۔ [۴۹]

### روایات اہل سنت پر اشکالات:

(۱) سابقہ روایات میں یہ بات گزر چکی کہ خود پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مصحف کا اطلاق، قرآن مجید پر کیا پس یہ دونوں روایتیں گزشتہ روایتوں سے منافات رکھتی ہیں۔

(۲) یہ دونوں روایتیں دلالت کرتی ہیں کہ وفات نبی کریم کے بعد پہلی مرتبہ قرآن جمع کیا گیا جب کہ اس سلسلہ میں تحقیق یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ



وسلم کی زندگی ہی میں قرآن جمع ہو چکا تھا مزید تحقیق و تفصیل کے لئے کتاب ”حقائق ہامہ“ کا مطالعہ فرمائیں۔ [۵۰]

بعض نصوص میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [۵۱] اور تابعین [۵۲] نے بھی لفظ مصحف کو قرآن کے علاوہ دوسری کتاب پر اطلاق کیا ہے۔

### لفظ مصحف اور علمائے متقدمین:

علمائے متقدمین نے لفظ مصحف کو ہر جلد بندھی ہوئی کتاب پر اطلاق کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اس لفظ کو لکھا ہے منجملہ:

مشہور و معروف کاتب ابو عثمان جاحظ نے کتاب ”الحيوان“ کے تمام اجزاء کو مصحف کہا ہے اور پہلے جزء کے اختتام پر لکھا ہے: ”تمّ المصحف الاول و يتلوه المصحف الثانی من کتاب الحيوان... کتاب حيوان کی پہلی جلد تمام ہوئی اس کے بعد دوسری جلد شروع ہوگی...“ اُس نے اس کتاب کے تمام اجزاء کے سلسلہ میں اسی طرح یہی عبارت لکھی ہے۔ [۵۳]

### لفظ مصحف اور علمائے معاصرین:

بعض معاصر علماء اور فضلاء نے تصریح کی ہے کہ لفظ مصحف، قرآن کے معنی میں اطلاق و استعمال ہوا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسی معنی میں منحصر ہو گیا



بلکہ لغوی معنی یعنی ”مجلد کتاب“ میں بھی استعمال ہوا ہے منجملہ ڈاکٹر امتیاز احمد ہیں جنہوں نے کتاب دلائل التوثیق میں اس نظریہ کا اظہار کیا ہے اور اس کے لئے متعدد شواہد و دلائل کو بیان کیا ہے۔ [۵۴]

### خلاصہ:

عربی زبان میں مصحف کے معنی مجلد کتاب کے ہیں پس اس اعتبار سے جس کتاب میں یہ صفت موجود ہو اس پر لفظ ”مصحف“ کا اطلاق ہوگا اسی لحاظ سے لوگ انجیل نصاریٰ کو مصحف کہتے تھے اور اسلام کے بعد لفظ مصحف، قرآن کریم کے معنی میں مشہور ہو گیا لیکن یہ شہرت اس بات کی موجب نہ ہوئی کہ لفظ مصحف، قرآن کے علاوہ دوسرے معنی میں استعمال نہ ہو بلکہ یہ لفظ صحابہ، تابعین، متقدمین و متاخرین علمائے مسلمین کی زبانوں پر مجلد کتاب کے معنی میں استعمال ہوتا تھا اور جو کتاب حضرت زہرا علیہا السلام کی طرف منسوب ہے اور اس کتاب حاضر کا خاص موضوع ہے اس میں بھی لفظ مصحف کو اسی معنی میں استعمال کیا گیا ہے پس مصحف فاطمہ علیہا السلام یعنی کتاب فاطمہ (علیہا السلام) حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی وہ کتاب جو مجلد ہے مگر قرآن نہیں ہے۔ [۵۵]





کتاب ”مصحف فاطمی“ مطبوعہ قم ۱۳۸۲ھ شمسی (۱۴۲۴ھ قمری) میں  
صفحہ ۱۱ پر آقائے عبداللہ امینی نے لکھا ہے:

”سوڈان کے اخبار ”آخر خبر“ میں ۶/۷ رجب ۱۴۱۶ھ میں  
ایک مقالہ شائع ہوا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ شیعوں کے پاس  
”مصحف فاطمہ“ نام کا ایک دوسرا قرآن ہے!“





باب دوم

مصحف حضرت علیؑ







## مصحف حضرت علیؑ

آقائے برکات عالمی دام ظلہ العالی فرماتے ہیں: بعض لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام بالکل وہی ”مصحف علیؑ“ ہے پھر ان دونوں کو ایک ہی سمجھ کر غلط نتیجہ نکالتے ہیں لہذا ضروری ہے کہ اختصار کے ساتھ ”مصحف علیؑ“ کے بارے میں بھی گفتگو کی جائے۔

## حضرت علیؑ جامع قرآن ہیں:

ایک حدیث میں وارد ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت علیؑ سے سفارش کی اور فرمایا: یا علی! القرآن خلف فراشی فی الصحف والحریر والقراطیس فخذوه واجمعوه ولا تضیعوه کما ضیعت الیہود التوراة: علی! قرآن میرے بستر کے پیچھے ہے وہ صحیفوں، ریشمی کپڑوں اور کاغذ کے [متفرق] ٹکڑوں پر لکھا ہوا ہے اسے لے کر جمع کرنا برباد نہ ہونے دینا جس طرح یہودیوں نے توریت کو برباد اور ضائع کر دیا۔“



حضرت علیؓ قرآن کے ان متفرق ٹکڑوں کو جمع کرنے میں مشغول ہو گئے ایک زرد کپڑے میں جمع کیا پھر اپنے گھر کے اندر ہی اس پر مہر لگائی اور آپ نے فرمایا تھا: ”جب تک میں قرآن کو جمع نہ کر لوں گا اپنے دوش پر عبا، نہ ڈالوں گا۔“ چنانچہ جب کوئی شخص ملاقات کے لئے آتا تھا حضرت بغیر عبا کے باہر نکلتے تھے اس طرح قرآن کو مکمل طور سے جمع کر لیا۔ [۱]

بعض روایات میں وارد ہے کہ حضرت علیؓ نے صرف تین (۳) دنوں میں قرآن کو جمع کر لیا تھا۔ [۲]

ایک دوسری روایت میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت نے چھ (۶) مہینوں میں قرآن کو جمع فرمایا۔ [۳]

### خصوصیات مصحف حضرت علیؓ:

کتاب مصحف امام علیؓ میں آقائے ایازی نے لکھا ہے: اس مصحف کی خصوصیات کے بارے میں قرآنی امور سے متعلق تحقیق کرنے والوں نے اپنے اپنے نظریوں کا اظہار کیا ہے [۴] انھوں نے تقریباً نو (۹) خصوصیات کو مختلف تعبیرات سے بیان کیا ہے اگرچہ اس کے بعض موارد میں زیادہ تر اقوال میں اتفاق ہے مثلاً ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ، تاویلات کا ہونا بہر حال مصحف حضرت علیؓ کے خصوصیات حسب ذیل ہیں:



(۱) ترتیب باعتبار نزول۔

(۲) ذکر ناسخ و منسوخ [پہلے منسوخ پھر ناسخ] [۵]

(۳) اشتمال بر تاویل۔

(۴) اشتمال بر تنزیل۔

(۵) بیان محکم و متشابہ۔

(۶) تفصیل احکام۔

(۷) ذکر اسامی اہل حق و باطل۔

(۸) املائے پیغمبر و خط علیؓ علیہما السلام۔

(۹) بغیر کمی و زیادتی حرف الف و لام۔

آقائے ایازی نے صرف پہلی آٹھ (۸) خصوصیات کو بیان فرمایا ہے اور یہ خصوصیات کتاب حقیقت مصحف فاطمہ علیہا السلام میں حقائق ہامہ صفحہ ایک سو ساٹھ (۱۶۰) کے حوالہ سے منقول ہیں اور آقائے برکات عالمی نے صراحت کے ساتھ فرمایا: ”میں نے ان عناوین کو مرتضیٰ عالمی کی کتاب سے نقل کیا ہے۔“ [۶]

**کاش مصحف حضرت علیؓ موجود ہوتا!**

آقائے برکات عالمی فرماتے ہیں: جب یہ واضح ہو گیا کہ حضرت علیؓ کا قرآن بہت زیادہ خصوصیات کا حامل تھا تو ظاہر ہے کہ جو شخص بھی اس قرآن کا



نام سنے گا اس کے دل میں یہ تمنا پیدا ہوگی کہ کاش حاصل ہو جاتا تو علم کا خزانہ مل جاتا اسی لئے تاریخ میں لکھا ہے کہ ابن سیرین جیسے بزرگ علماء یہ تمنا کرتے تھے کہ کاش اس مصحف تک دستری حاصل ہو جاتی کیونکہ اس میں علم تھا۔ [۷]

جب ابن عوان نے اس مصحف کے فضائل و خصوصیات سنے تو اسے تلاش کرنا شروع کیا مگر وہ نہ مل سکا چنانچہ وہ کہتا ہے: ”میں نے عکرمہ سے اس مصحف کے بارے میں سوال کیا اس نے جواب دیا کہ مجھے بھی اس کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ [۸]

زہری نے اس کے بارے میں کہا: لو وجد لکان انفع واكثر علماً: اگر وہ مصحف مل جاتا تو بڑا مفید ثابت ہوتا اس میں بہت زیادہ علوم تھے۔ [۹]  
ابن جزى کلبی نے کہا: لو وجد مصحفه لکان فيه علم کثیر: اگر مصحف علی (علیہ السلام) تک رسائی ہو جاتی تو اس سے بہت زیادہ علوم حاصل ہو جاتے۔ [۱۰]

## کیوں مصحف علی (علیہ السلام) تک رسائی نہ ہوئی؟

تاریخ میں مذکور ہے کہ جب حضرت علی (علیہ السلام) قرآن کو جمع کر چکے تو آپ نے اسے مخفی نہیں رکھنا چاہا لہذا لا کر پیش کیا جیسا کہ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرت علی (علیہ السلام) قرآن کو جمع کر کے لوگوں کے سامنے لائے اور فرمایا:



”ہذا کتاب ربکم کما انزل علی نبیکم لم یزد فیہ حرف ولم  
ینقص منہ حرف: یہ تمہارے پروردگار کی کتاب ہے بالکل ویسے ہی ہے جیسے  
تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی نہ اس میں ایک حرف زیادہ ہے  
اور نہ ایک حرف کم۔

انھوں نے کہا: لا حاجة لنا فیہ عندنا مثل الذی عندک: ہم لوگوں کو  
آپ کے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہمارے پاس بھی ایسا ہی قرآن موجود  
ہے۔

حضرت نے اپنی طرف سے ان پر حجت تمام کر دی اور اسے لے کر واپس  
آگئے۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علیؑ نے ان لوگوں کے انکار کر دینے  
کے بعد فرمایا: اما واللہ ما ترونہ بعد یومکم ہذا ابدا... خدا کی قسم! آج  
کے بعد پھر کبھی تمہیں اس کا دیکھنا تک بھی نصیب نہ ہوگا۔ [۱۱]

## کیوں مصحف علیؑ کو قبول نہ کیا؟

جو انھوں نے یہ کہا: ”ہمارے پاس بھی آپ جیسا قرآن موجود ہے!“ ان  
کے قبول نہ کرنے کی اصل وجہ یہ نہیں ہے کیونکہ وہ خود اندر اندر اچھی طرح جانتے  
تھے مگر اس حقیقت و فضیلت کا اقرار و اظہار نہیں کرتے تھے: لو جمعت الانس



والجن علی ان یؤلفوا [مِثْل] هذا التالیف ما استطاعوا: اگر انسان اور جن بھی مل کر ایسا قرآن لکھنا چاہتے تب بھی نہیں لکھ سکتے تھے وہ ایسی ترتیب پر قادر نہ تھے جیسا کہ عکرمہ نے ابن سیرین سے کہا تھا۔ [۱۲]

وہ لوگ اس مصحف کے مندرجات سے باخبر تھے اگر اسے قبول کر لیتے تو انھیں آیات قرآنی کی حقیقی تفسیر اور اس کے واقعی مصداق کا پتہ چل جاتا یہ ایسی تفسیر تھی جو سراسر ان کی سیاست کے خلاف تھی کیونکہ اس میں اہل حق و باطل کے نام ان کے باپ کے نام کے ساتھ درج تھے اسی لئے اس واقعہ کے بعد احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان کرنے پر پابندی لگادی گئی۔

مصحف علیؑ کو قبول نہ کرنے کی علت خود حضرت امیر المومنین علیؑ نے اس طرح بیان فرمائی: ”انھیں پتہ چل گیا کہ خدا نے اہل حق و باطل کے ناموں کو بیان فرمایا ہے یہ ان کی سیاست کے خلاف تھا اسی لئے برداشت نہ کر سکے اور کہہ دیا: ”ہم کو اس کی کوئی ضرورت نہیں!“ [۱۳]

## مصحف علیؑ اس وقت کہاں ہے؟

روایات میں وارد ہے کہ مصحف علیؑ آنحضرت کے بعد حضرت امام حسن

علیؑ پھر حضرت امام حسین علیؑ اس طرح سے بالکل آخر میں آخری امام

حضرت امام مہدی علیؑ تک پہنچا۔



حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں:

فَإِذَا قَامَ... أَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جب

حضرت امام مہدیؓ قیام اور ظہور فرمائیں گے تو حضرت علیؓ کا لکھا ہوا

قرآن اپنے ساتھ لے کر آئیں گے۔ [۱۴]

خلاصہ یہ ہے کہ مصحف علیؓ میں اور اس وقت کے موجودہ قرآن میں جو

تمام مسلمانوں کے پاس موجود ہے کوئی فرق نہیں ہے اس میں کوئی کمی و زیادتی

نہیں ہے صرف اس مصحف کی خصوصیت اور اس کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں قرآن

کی حقیقی تفسیر بھی موجود ہے وہ علم و دانش کا ایک سمندر ہے لیکن افسوس کہ جس

طرح یہ امت، صاحب مصحف کے فیوضات و برکات سے محروم ہوئی اسی طرح

اس مصحف سے بھی محروم ہو گئی۔ [۱۵]



خطاب اُم لیہا سے صاف ظاہر ہے      نبیؐ کے دردِ یتیمی کی ہے دوا، زہراً  
علیؑ خفا ہیں، پیسیر، خفا؛ خدا بھی خفا      خدا نخواستہ گر ہو گئیں خفا، زہراً  
(حجۃ الاسلام مولانا عسکری خان صاحب)

وہ کس دلیل سے ہوں گے بھلا رضی اللہ عنہ؟      تمام عمر رہیں ان سے جب خفا، زہراً  
(حجۃ الاسلام مولانا مجتبیٰ حیدر صاحب معروفی)

طرحی بزم مقاصد بہ سلسلہ ولادت باسعادت حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا منعقدہ قم مقدسہ  
منزل حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید احتشام عباس صاحب قبلہ زیدی حتم جو پوری۔ شب ۲۳ جمادی الثانیہ ۱۴۲۷ھ





باب سوم

متعدد مصاحف





1917





## کیا یہی قرآن، مصحف فاطمہ علیہا السلام ہے؟

حضرات ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین نے متعدد روایات میں تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: ”مصحف فاطمہ علیہا السلام نہ قرآن ہے اور نہ قرآن سے اس کا کوئی ربط ہے یہاں تک کہ قرآن مجید کا ایک حصہ بھی اس میں نہیں ہے وہ صرف علوم و تفسیر قرآن پر مشتمل ہے اور اس سے متعلق اکثر روایات کتاب بصائر الدرجات میں موجود ہیں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ اور دیگر بزرگوں نے انھیں کتابوں میں نقل فرمایا ہے اور اس کتاب میں بھی مصحف فاطمہ علیہا السلام سے متعلق تقریباً تمام روایات ایک علیحدہ آخری آٹھویں باب میں نسبتاً تفصیلی طور پر اسناد کے ساتھ نقل کی گئی ہیں اور اس باب سے پہلے بھی اس کتاب کے متعدد مقامات پر روایات کے بعض کلمات و فقرات کو استدلال کے عنوان سے نقل کیا جا چکا ہے۔

ہمیں جو تحریف کی تہمت لگائی جاتی ہے وہ ”مصحف فاطمہ“ علیہا السلام سے متعلق روایات کے مطالعہ کے بعد یہاں سے دور ہو جائے گی اور یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ شیعہ حضرات قطعاً تحریف قرآن کے قائل نہیں ہیں البتہ



متعدد کتابوں میں مختلف مصاحف کے قصے موجود ہیں کسی کے مصحف میں کوئی سورہ کم ہے، کوئی زیادہ ہے یہی حال، آیات و کلمات کا بھی ہے تو شیعہ کو تہمت لگانے والے افراد ذرا انصاف سے بتائیں ان مصاحف کے سلسلہ میں ان کی رائے کیا ہے؟ کیا ان روایات کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ کتاب خدا میں تحریف ہوئی ہے؟

تمام مسلمانوں کی مقدس کتاب کا دفاع کرتے ہوئے اور یہ اعلان کرتے ہوئے کہ قرآن مجید، تحریف سے پاک ہے اس باب میں چند تحریف شدہ مصاحف سے بحث کی جائے گی اور مسئلہ تحریف نیز اس کے بارے میں شیعہ اور اہل سنت کے نظریے بیان کئے جائیں گے اس باب کے اکثر عناوین و مطالب کو آقائے برکات عالمی دام ظلہ العالی کی کتاب سے نقل کیا جا رہا ہے۔

## تحریف شدہ مصاحف:

اہل سنت کی روایات میں وارد ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض بیویوں منجملہ عائشہ، حفصہ و ام سلمہؓ اور اسی طرح بعض اصحاب منجملہ عبد اللہ ابن مسعود، ابی بن کعب کے پاس کچھ ایسے قرآن مجید تھے جن میں کلمات اور زیادتیاں تھیں ذیل میں اس کے پانچ نمونے نقل کئے جا رہے ہیں:



## (۱) مصحف عائشہ:

عائشہ بنت ابی بکر کے قرآن مجید میں ایسے بہت سے فقرے تھے جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں:

(الف) فقرہ اول: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ (سورہ احزاب:

۵۶/۳۳) کے بعد یہ فقرہ زیادہ تھا: وَالَّذِينَ يُصَلُّونَ فِي الصُّفُوفِ الْأُولَى [۱]

(ب) فقرہ دوم: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى.

(سورہ بقرہ: ۲۳۸/۲) کے بعد یہ فقرہ زیادہ تھا: وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، عائشہ کے حکم

سے اس فقرہ کا اضافہ کیا گیا تھا۔ [۲]

## (۲) مصحف حفصہ:

حفصہ بنت عمر کے قرآن مجید میں بھی مثل سابق حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ

وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى کے بعد یہ فقرہ زیادہ تھا: وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، حفصہ نے خود

اپنے ہاتھ سے اس فقرہ کا اضافہ کیا تھا۔ [۳]

## (۳) مصحف حضرت ام سلمہؓ:

حضرت ام سلمہؓ کے قرآن مجید میں بھی دو گزشتہ قرآنوں کے مانند وہی زیادتی



موجود تھی، عبداللہ بن رافع کا بیان ہے: حضرت ام سلمہؓ نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے ایک قرآن مجید لکھوں اور اسی وقت یہ تاکید کر دی کہ تم جب آیہ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى پر پہنچنا تو مجھے خبر دینا چنانچہ جب میں اس مقام پر پہنچا تو انھیں خبر دی اس وقت فرمایا: اس آیت کو اس طرح لکھو: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى "وَصَلَاةِ الْعَصْرِ" [۴]

## (۴) مصحف عبداللہ ابن مسعود:

عبداللہ ابن مسعود کے قرآن مجید میں یہ دوسورہ نہ تھے: (۱) قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ. (۲) قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، انھوں نے قرآن مجید سے ان دونوں کو مٹا دیا اور کہا: جو چیز قرآن سے نہ تھی اسے قرآن میں اضافہ کر دیا گیا کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نے صرف یہ حکم دیا ہے کہ ان دونوں کے ذریعہ استعاذہ کیا جائے۔ [۵]

سیوطی نے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود اپنے قرآن مجید میں فاتحہ الکتاب (سورہ حمد) کو نہیں لکھتے تھے اور کہتے تھے: اگر اسے لکھوں تو پھر ہر جگہ لکھنا پڑے گا۔ [۶] بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ عثمان نے ابن مسعود کے قرآن کو جلا دیا۔ [۷]

## (۵) مصحف اُبی بن کعب:

بحسانی نے اپنی کتاب المصاحف میں نقل کیا ہے کہ ابی بن کعب صحابی کے



قرآن مجید میں موجودہ قرآن سے متعدد موارد میں اختلاف موجود تھا۔ [۸]  
سیوطی نے اتقان میں اس سے بھی عجیب بات نقل کی ہے کہ اُبی کے قرآن  
میں مندرجہ ذیل یہ دو سورے زیادہ تھے:

(الف) سورة الخلع : بسم الله الرحمن الرحيم اللهم انناستعينك و  
نستغفرک ونثني عليك ولانکفرک ونخلع ونترک من يضجرک.  
(ب) سورة الحفد : اللهم اياک نعبد و لک نصلي و اليک نسجد و  
نحفد نرجو رحمتک ونخشى نقيمتک ان عذابک بالکافرين ملحق. [۹]

### روایات تحریف کا بین الفرقین موجود ہونا:

اہل سنت اور شیعہ دونوں کے نزدیک تحریف سے متعلق متعدد روایات موجود  
ہیں ذیل میں دو نمونے اور تین حوالے پیش کئے جا رہے ہیں اس کے بعد ان  
روایات کے سلسلہ میں فرقین کے علماء کا رد عمل بھی بیان کیا جائے گا۔

### کتب اہل سنت میں روایات تحریف کے نمونے:

(۱) آیہ رجم:

اہل سنت کی کتابوں میں متعدد روایات وارد ہیں کہ عمر بڑی تاکید کے ساتھ



کہتے تھے: قرآن مجید سے ایک آیت کم ہو گئی ہے اور وہ یہ ہے:

الشیخ والشیخہ [اذا زنیاً] فارجموہما البتہ: بوڑھے آدمی اور بوڑھی عورت جب یہ دونوں زنا کا ارتکاب کریں تو انھیں ضرور کوڑے مارو۔

کتاب اتقان میں منقول ہے کہ ابوبکر کے زمانہ میں عمر یہ آیت لے کر آئے اور زید بن ثابت کو دکھایا تا کہ وہ اسے قرآن میں لکھیں مگر زید نے نہ لکھا کیوں کہ عمر صرف تنہا تھے اور زید نے اس بات کا بہت لحاظ رکھا تھا کہ جب تک دو عادل گواہ حاضر و موجود نہ ہوں وہ کوئی آیت نہیں لکھیں گے۔ [۱۰]

## (۲) آیہ ولایت علیؑ:

تفسیر درمنثور میں ابن مسعود سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہم اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے: یَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ "إِنَّ عَلِيًّا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ" وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ: [۱۱] اے رسول! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے خدا کی جانب سے تمہارے پاس جو پیغام نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو کہ بیشک حضرت علیؑ مومنین کے مولا ہیں اور اگر تم نے یہ کام انجام نہ دیا تو گویا اس کی رسالت کا کوئی کام ہی انجام نہ دیا اور خداوند عالم تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔



اس روایت میں حضرت علی علیہ السلام کا اسم مبارک، صراحت کے ساتھ موجود ہے اور ”اِنَّ عَلِيًّا مَوْلٰى الْمُؤْمِنِيْنَ“ کے فقرات زائد ہیں اور ان دو موارد کے علاوہ سیوطی کے نقل کرنے کے مطابق تیسری آیت جہاد، بھی قرآن سے حذف ہو گئی ہے۔ [۱۲] ان کے علاوہ کتاب حقیقت مصحف میں دو اور موارد بھی منقول ہیں: (۴) آیت شہادت (۵) حروف قرآن۔

### کتب شیعہ میں روایات تحریف کے نمونے: (۱) اسمائے رجال:

تفسیر عیاشی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ان فی القرآن مامضی ویحدث وما هو کائن کانت فیہ اسماء الرجال فالقیت وانما الاسم الواحد منه فی وجوه لایحصى یعرف ذالک الوصاة۔ [۱۳]

قرآن مجید میں گزشتہ، موجودہ اور آئندہ کی خبریں موجود ہیں اور اس میں کچھ لوگوں کے نام بھی موجود تھے پھر حذف ہو گئے اور ایک ہی نام میں متعدد وجوہات تھیں جو شمار کے قابل نہیں صرف اوصیاء کو ان سے آگاہی تھی۔

تفسیر عیاشی کے حاشیہ میں فیض کاشانی سے منقول ہے: شاید حذف شدہ ”اسمائے رجال“ سے مراد ان کے ”اعلام“ [مثلاً زید، عمرو، بکر] ہوں اور ”اسم



واحد“ سے مراد یہ ہو کہ جن الفاظ کے متعدد معانی ہیں کبھی ان میں سے کسی ایک سے کنایہ کیا گیا اور کبھی دوسرے سے کنایہ کیا گیا جیسے لفظ ”الذکر“ سے مراد کبھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور کبھی حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور کبھی قرآن اور اسی طرح کبھی لفظ ”شیطان“ سے مراد ”دوسرا“ ہے اور کبھی ”ابلیس“ اور کبھی ان دونوں کے علاوہ کوئی اور بھی ہے۔

امام علیہ السلام کی مراد یہ ہے کہ قرآن میں کچھ لوگوں کا ذکر نام بنام تھا ان کے نام حذف ہو گئے اور کبھی کنایہ [واشارہ] کے طور پر ان کا ذکر تھا وہ بھی حذف ہو گیا پس آج کل [موجودہ قرآن میں] کنایہ کے طور پر ایسے الفاظ کے ساتھ مذکور ہیں جن کے کئی معانی [قابل تصور] ہیں صرف اوصیاء کو ان کی اطلاع ہے۔ [۱۴]

## (۲) ولایت حضرت علی علیہ السلام

کتاب کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے آیت کی تفسیر میں فرمایا: من یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی (ع) والائمتہ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماً وھکذا انزلت: جو شخص حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بعد دیگر ائمہ علیہم السلام کی ولایت میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرے گا اسے عظیم کامیابی حاصل ہوگی، یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ [۱۵]



### (۳) قول حضرت امام حسین علیہ السلام روز عاشورا:

روایت میں ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عاشور کے دن ایک خطبہ پڑھا اس میں ارشاد فرمایا:.... إِنَّمَا أَنْتُمْ مِّنْ طَوَائِفِ الْأُمَّةِ وَ شُدَّاذِ الْأَحْزَابِ وَ نَبَذَةِ الْكِتَابِ وَ نَفْثَةِ الشَّيْطَانِ وَ عُصْبَةِ الْأَثَامِ وَ مُحَرِّفِي الْكِتَابِ .... تم لوگ امت کے شیطان و سرکش افراد ہو، مخالف و منحرف گروہ ہو، کتاب خدا کو چھوڑنے اور نظر انداز کرنے والے ہو، شیطانی و سو سے ہو، گناہوں کی پارٹی (گناہ کے پتلے) ہو اور قرآن کو تحریف کرنے والے ہو! [۱۶]

امام علیہ السلام کا مقصد یہ ہے کہ تحریف معنوی ہوئی ہے یعنی ایسی تفسیر و توجیہ کی گئی ہے جو خدا کے مقصود کے خلاف ہے۔

کبھی یہ توہم ہوتا ہے کہ جو روایات، مصحف علی علیہ السلام سے متعلق ہیں وہ بھی انھیں روایات میں داخل ہیں جن سے تحریف کی بو آتی ہے لہذا اس توہم کو دور کرنے کے لئے اس سے پہلے ایک علیحدہ باب میں ”مصحف علی“ علیہ السلام سے بحث کی گئی ہے۔

### روایات تحریف کے سلسلہ میں علمائے فریقین کا رد عمل:

شیعہ اور اہل سنت کے نزدیک مشہور قول یہ ہے کہ قرآن مجید کے اندر ذرہ برابر تحریف نہیں ہوئی ہے وہ بالکل منزہ ہے اگرچہ یہ بات بالکل واضح ہے اس